https://ataunnabi.blogspot.com/

شرح عقیدۃ الطحاویہ

تالیف لطیف

علامہ امام حجۃ الاسلام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی مصری حنفی

ترجمہ و شرح اردو

ابو عطاء
غلام حسین عاصم ماتریدی

مکتبۃ المصطفیٰ 8 کاسل سٹریٹ برائرفیلڈ' لنکاشائر- انگلینڈ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

شرح عقیدۃ الطحاویہ

تالیف لطیف

علامہ امام حجۃ الاسلام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی مصری حنفی (متوفی ۳۲۱ھ)

ترجمہ و شرح اردو

ابوعطاء غلام حسین عاصم ماتریدی

مکتبۃ المصطفیٰ

8 کاسل سٹریٹ برائرفیلڈ، لنکاشائر۔ انگلینڈ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب............................شرح عقیدۃ الطحاویہ

تالیف.............................امام ابوجعفر احمد طحاوی رَحِمَہُ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح اردو........ غلام حسین ماتریدی

باہتمام........................ قاری غلام مصطفیٰ حَفِظَہُ اللہ

کمپوزنگ.................. عزیزہ راشدہ اختر

معاونین.............................محمد شاہد، حاجی محمد عمران، حاجی غلام رسول

سن اشاعت........................ اگست ۲۰۱۰ء

صفحات......................... ۲۸۰

ملنے کے پتے:

مکتبۃ المصطفیٰ

8 کاسل سٹریٹ برائر فیلڈ لنکا شائر۔ انگلینڈ

ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ پاکستان۔

0092 55 4217986

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

حرف آغاز	15
مقدمہ	17
علم کلام کی وجہ تسمیہ	18
عقائد اھل سنت کی کتابیں	18
عقیدۃ الطحاویہ	23
شرح عقیدۃ الطحاویہ	24
عقیدۃ الطحاویہ کی مقبولیت	26
خطبہء کتاب	28
توحید باری تعالیٰ	30
توحید کی قسمیں	31
اس کا کوئی شریک نہیں	34
بے مثل ذات ہے	35
اللہ کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا	36
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں	37
اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے	38
اللہ کے لئے ھلاکت و فنا نہیں ہے	39
وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے	40
ادراک عقل و فہم سے وراء ہے	42

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخلوقات اس کے مشابہ نہیں	44
زندہ اور قائم رکھنے والا ہے	45
اللہ ہی خالق و رازق ہے	46
مارنے والا اٹھانیوالا	47
اپنی ازلی صفتوں سے ہمیشہ موصوف ہے	48
مخلوق کے پیدا کرنے کے قبل اور بعد بھی	48
اپنی صفتوں سے موصوف ہے	48
مخلوق کے وجود کے بعد خالق و باری کا نام نہیں حاصل کیا	51
مربوب و مخلوق سے قبل بھی رب اور خالق تھا	52
اس کے نام وصفی میں اضافہ نہیں ہوا	54
ہر چیز پر قادر ہے، سب اس کے محتاج ہیں	55
اس کی بے مثل صفتیں ہیں	55
مخلوق کو اپنے علم سے پیدا کیا	56
تقدیر مقرر کی ہے	57
موت مقرر کی ہے	58
اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں	59
انسانوں کو پیدا کرنے سے قبل جانتا تھا کہ وہ کیا کریں گے	59
اطاعت کو حکم دیا معصیت سے روکا	60
ہر چیز اس کے ارادہ سے چلتی ہے	61

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے	62
ھدایت دینا اس کا فضل ہے	63
گمراہ کرنا (توفیق ھدایت نہ دینا) اس کا عدل ہے	63
سب اس کے فضل وعدل کے درمیان پھر رہے ہیں	64
شریکوں اور مخالفوں سے بلند ہے	65
اس کا فیصلہ اٹل ہے	66
ہمارا اس پر ایمان ویقین ہے	67
محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہیں	68
اللہ تعالیٰ کے منتخب ہیں	68
اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ رسول ہے	68
خاتم النبیین ہیں	71
امام الاتقیاء ہیں	71
سید الرسل ہیں	71
آپ ﷺ کے بعد ہر دعوی نبوت گمراہی ہے	73
آپ ﷺ سب کے رسول ہیں	74
حق وھدایت اور نور وضیاء والے ہیں	74
قرآن کریم اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے	75
نزول کی کیفیت نامعلوم ہے	75
اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نبی ﷺ پر اتارا	75

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن کا اسی سے ظہور ہوا اسی کی طرف اٹھایا جائے گا	75
قرآن مخلوق کے کلام کی طرح نہیں	78
جو کہے یہ انسان کا کلام ہے وہ دوزخی ہے	79
اللہ تعالیٰ اپنی صفتوں کے ساتھ انسان کی مانند نہیں ہے	81
اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا	83
میدان حشر میں حق تعالیٰ کا عام دیدار ہوگا	83
تاویل صحیح و تاویل فاسد میں کیا فرق ہے	85
دینی مسائل میں شبہ ہو تو اھل علم سے دریافت کریں	87
اسلام کی درستگی کتاب و سنت کی پیروی میں ہے	88
کفر اور ایمان کے درمیان متذبذب ہونا	89
اہل فلاسفہ کی حیرانگی و اضطرابی	89
امام غزالی کا آخری عمل	90
امام رازی کا تاسف	91
بغیر تاویل اثبات دیدار پر ایمان لانا	92
نفی اور تشبیہ سے بچنا	94
اللہ تعالیٰ وحدانیت کی صفتون کے ساتھ موصوف ہے	95
اللہ تعالیٰ حدود و غایات اور اعضاء سے پاک ہے	96
اللہ تعالیٰ جہات ستہ سے منزہ ہے	96
آیات متشابھات	97

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معراج النبی ﷺ حق ہے	99
حوض کوثر حق ہے	101
شفاعت کبری حق ہے	102
عہد میثاق برحق ہے	104
اہل جنت کون ہیں اور اہل دوزخ کون ہیں؟	105
سب کا فیصلہ ہوگیا ہے	105
اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال کو پہلے سے جانتا ہے	107
کام وہی آسان ہوگا جس کے لئے بندہ پیدا کیا گیا ہے	108
اعمال کومت چھوڑو	109
اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے	110
کیا سعادت وشقاوت میں تغیر ہوتا ہے؟	111
تقدیر مخلوق میں اللہ کا ایک راز ہے	113
تقدیر پر کسی کو بھی مطلع نہیں کیا گیا	113
مسئلہ تقدیر میں زیادہ غور وفکر کرنا اور جھگڑا کرنا موجب ہلاکت ہے	115
کتاب کے حکم کو رد کرنا کفر ہے	115
بیان کردہ باتوں پر اعتقاد وعمل ضروری ہے	115
علم کی دو قسمیں ہیں	117
علم موجود اور علم مفقود میں کیا فرق ہے	118
غیب کی خبروں پر مطلع کرنا	119

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوح وقلم برحق ہیں	120
ہر بات کا فیصلہ ہو گیا ہے	122
نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے	124
تقدیر لکھ دی گی ہے	125
نوشتہ تقدیر میں ردوبدل نہیں ہو سکتا	126
اس کے حکم کو ٹالنے والا کوئی نہیں	126
اللہ تعالیٰ کا علم ازلی وابدی ہے	128
کونسی باتیں توحید وربوبیت کا اعتراف کہلاتی ہیں؟	128
مسلئہ تقدیر پر بحث کرنیوالا دل کا مریض اور گنگار ہے	129
عرش اور کرسی حق ہیں	130
عرش سے کیا مراد ہے	130
استوی علی العرش کا مفہوم	131
ہر چیز سے بے نیاز ذات	134
ہر چیز کا ہر جانب سے احاطہ کرنے والا ہے	135
حضرت ابراھیم خلیل اللہ ہیں	136
حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہیں	136
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ ہیں	136
فرشتوں، نبیوں اور کتابوں پر ایمان لانا	138
تمام نبیوں کے برحق ہونے کی شھادت دینا	138

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہل قبلہ مسلمان ہیں 139
حضور ﷺ جو لائے برحق ہے. 139
اللہ تعالیٰ اور دین و قرآن کے بارہ میں بحث کرنا درست نہیں 140
روح الامین نے قرآن اُتارا 141
اللہ تعالیٰ کا کلام بے مثل ہے 141
کیا جبریل نے قرآن سکھایا ہے؟ 141
مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت منع ہے 143
کیا اہل قبلہ کی تکفیر درست ہے؟ 144
اللہ اور رسول کی محبت 145
کیا گناہ ضرر رساں ہے؟ 146
نیکوں کے بارہ میں معافی کی امید 147
کیا کسی کے جنتی ہونے کی گواہی دینا درست ہے؟ 147
بے خوفی و ناامیدی ملت سے خارج کر دیتی ہے 149
ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے 151
بندہ ایمان سے کب خارج ہوتا ہے 152
ایمان کیا ہے؟ 153
تصدیق قلبی اور اقرار لسانی. 153
جو نبی ﷺ لائے ہیں وہ سب حق ہے 156
ایمان واحد ہے 158

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باعتبار ایمان کے سب برابر ہیں	158
باعتبار تقوی کے تفاوت ہے	158
مومن اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں	159
اللہ تعالیٰ کے ہاں افضل کون ہے	159
ایمانیات کا بیان	161
سب رسولوں پر ایمان لانا	162
کیا مرتکب کبیرہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا؟	163
مشرک کے سوا جس کو چاہے بخشدے	163
شفاعت کی وجہ سے نجات پانا	163
اللہ تعالیٰ اہل معرفت کو دوست رکھتا ہے	165
مصنف علیہ الرحمۃ کا دعا کرنا	165
ہر نیک و بد کی اقتداء میں نماز کا جواز	167
ضروریات دین کے منکر کی اقتداء درست نہیں	167
کسی کے دوزخی و جنتی ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا	169
بلا دلیل کسی کو کافر، مشرک، منافق کہنا درست نہیں	169
کیا کسی پر تلوار چلانا درست ہے؟	171
کیا حکام وقت کی اطاعت ضروری ہے؟	172
اہل السنۃ والجماعت کی پیروی ضروری ہے	174
اہل عدل و اہل امانت سے محبت رکھنا	176

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ظالم وخائن سے بغض رکھنا چاہیے	176
مشتبہ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے	177
موزوں پر مسح کرنا	178
حج وجہاد تا قیامت تک باقی ہیں	179
کراما کاتبین پر ایمان لانا	182
موت کے فرشتے پر ایمان لانا	185
عذاب قبر برحق ہے	187
عذاب قبر کا ثبوت	187
عذاب قبر کے ساتھ خاص نہیں	189
کیا روح میت کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے؟	191
ایک سوال کا جواب	192
قبر جنت کا باغ ہے یا دوزخ کا گڑھا	194
منازل قیامت برحق ہیں	196
دوبارہ زندہ ہونا	196
جزاء اعمال	198
حاضری	198
حساب	198
نامہ اعمال	199
ثواب وعذاب	199

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پل صراط	199
میزان عدل	200
جنت ودوزخ موجود ہیں	202
جنت ودوزخ کے لئے فنا نہیں	202
جنت میں داخل کرے تو اس کا فضل ہے	205
دوزخ میں ڈالے تو اس کا عدل ہے	205
انسان وہی کام کرتا جو اس کے حق میں لکھ دیا گیا ہے	207
نیکی اور برائی بندوں پر مقدر ہے	208
استطاعت کی قسمیں	209
طاقت سے زیادہ تکالیف نہیں دی جاتی	209
کیا بندوں کے افعال مخلوق ہیں؟	212
خلق وکسب میں فرق	212
اللہ تعالیٰ بندوں کو بقدر طاقت مکلف بناتا ہے	213
ہر کام اس کی توفیق سے ہوتا ہے	215
ہر کام اس کی مشیت پر قضاء وقدر کے ساتھ ہے	215
اس کی مشیت سب مشیتوں پر غالب ہے	217
اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا	219
اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے	220
اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہیں کیا جا سکتا کہ ایسا کیوں کیا ہے	220

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مردوں کیلئے ایصالِ ثواب	221
عبادات وصدقات کا ثواب	221
کیا تلاوت قرآن کریم کا ایصال ثواب جائز ہے؟	222
اللہ تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے	224
اللہ تعالیٰ بندوں کی حاجتیں پوری فرماتا ہے	224
اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے	225
جو اللہ تعالیٰ سے ایک ذرہ بھر بے پرواہی اختیار کرے، وہ کافر ہے	226
اللہ تعالیٰ ناراض بھی ہوتا ہے اور خوش بھی.	227
صحابہ کرام سے محبت کرنا	229
غلو و تبری سے بچنا	229
دشمن صحابہ کرام سے دشمنی رکھنا	229
صحابہ کرام کا ذکرِ خیر کرنا	229
صحابہ کرام کی محبت دین و ایمان کی نشانی ہے	233
صحابہ کرام سے بغض و نفاق کفر کی نشانی ہے	234
خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کی خلافت	235
فضائل خلفاء راشدین مع دیگر صحابہ کرام	236
عشرہ مبشرہ اور مراتب صحابہ کرام	243
صحابہ کرام و ازواج پاک کے حق میں اچھی بات کہنا لازمی ہے	243
علماء ربانی کی شان میں گستاخی کرنیوالا حق پر نہیں ہوتا	248

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی ولی نبی سے افضل نہیں	250
ایک نبی سب ولیوں سے افضل ہے	250
کرامات پر ایمان رکھنا	251
علامات قیامت ایمان لانا	252
کاھن وعراف کا غلط خبریں دینا	254
جماعت برحق ہے.	255
فرقہ بازی عذاب ہے	255
آسمان وزمین میں اللہ کا دین ایک ہی ہے	256
اِسلام کی خوبی	258
دین افراط وتفریط کے درمیان ہے	259
یہ ہمارا دین واعتقاد ہے	262
امام طحاوی کی دعا	262
باطل فرقوں سے بیزاری کا اظھار	263
دوسرے مذاھب سے آگاہی حاصل کرنا	263
فرقہ مشبہ، فرقہ معتزلہ،فرقہ جھمیہ،فرقہ جبریہ،فرقہ قدریہ	265
کن مسائل میں تقلید ضروری ہے؟	271
فتنوں کا آغاز	272
مؤلف کی دیگر کتب	279

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حرف آغاز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيّٖنَ. (سورہ بقرہ ۱۷۷) نیکی (بس یہی) نہیں کہ (نماز) میں تم پھیرلو اپنے رخ مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف بلکہ نیکی (کا کمال) تو یہ ہے کہ کوئی شخص ایمان لائے اللہ پر اور روز قیامت پر اور کتاب پر اور سب نبیوں پر۔ مسائل عقائد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) وہ مسائل جن میں تحصیل یقین مقصود ہو (۲) وہ مسائل جن میں ظن پر اکتفاء ہو۔ علامہ عبدالعزیز پرھاروی المتوفی ۱۲۳۹ھ فرماتے ہیں: اِنَّ الْمَسَائِلَ الْاِعْتِقَادِيَّةَ قِسْمَانِ اَحَدُهُمَا مَا يَكُوْنُ الْمَطْلُوْبُ فِيْهِ الْيَقِيْنَ كَوَحْدَةِ الْوَاجِبِ وَ صِدْقِ النَّبِيِّ ﷺ وَ ثَانِيْهِمَا مَا يُكْتَفٰى فِيْهَا بِالظَّنِّ كَهٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ وَالْاِكْتِفَاءُ بِالدَّلِيْلِ الظَّنِّيْ اِنَّمَا لَا يَجُوْزُ فِي الْاَوَّلِ بِخِلَافِ الثَّانِيْ ۔ (نبراس شرح شرح عقائد ص ۵۹۸) ترجمہ: مسائل اعتقادیہ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم ان میں سے وہ مسائل اعتقادیہ ہیں جن میں یقین (قطعیت) کا حاصل ہونا مقصود ہو جیسے اللہ تعالیٰ واجب الوجود کی یکتائی اور نبی ﷺ کی صداقت۔ دوسری قسم وہ مسائل اعتقادیہ ہیں جن میں ظن کافی

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جیسے یہ مسئلہ ہے (جیسے انسانوں اور فرشتوں کے تفاضل کا مسئلہ ہے)۔ بعض علماء نے مسائل اعتقادیہ کے تین اقسام مع متعدد انواع بیان کئے ہیں جیسا کہ عقائد اسلام حقانی میں مذکور ہے۔ کتب علم عقائد بے شمار ہیں مگر ان میں سے زیادہ جامع, معتبر و مستند اور مختصر عقیدۃ الطحاویہ ہے جس میں خالص عقائد اہل سنت و جماعت کو بڑے احسن طریقہ سے بیان کیا گیا ہے اور اسکی عربی اور اردو میں متعدد شروح ہیں تاہم ایک ایسی شرح کی ضرورت تھی جو عام فہم اور سہل و آسان ہو۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کی خاطر آج سے چند سال پہلے شرح عقیدہ الطحاویہ کو اسلامی عقائد کے نام سے شائع کیا گیا تھا اب دوبارہ نئی ترتیب و اضافوں کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ اس میں عقیدوں کی تعداد ۱۳۰ بیان کی گئی ہے اور ہر عقیدہ نمبر وار درج کیا گیا ہے تا کہ پڑھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو۔ بعد میں جو اختلافی مسائل اعتقادیہ پیدا ہوئے ہیں ان کا ذکر نہیں کیا گیا اس لئے کہ اُن موضوع پر عام کتب دستیاب ہیں جیسے عقائد و مسائل وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ اس شرح کو اصل کتاب کی طرح نافع اور ہمارے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

طالب دعاء　　　قاری غلام مصطفیٰ صفر ۱۴۳۱ھ مطابق جنوری ۲۰۱۰

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قارئین کرام! علم کلام کو علم عقائد، اصول الدین، الفقہ الاکبر، علم التوحید والصفات علم الاستدلال اور علم الکلام کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اس علم میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے علاوہ نبوت ورسالت، معاد، امامت اور خلافت کے مسائل بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ اس علم کی تعریف یوں کی جاتی ہے:

کہ وہ ایک علم ہے جس کے ذریعہ سے دوسروں پر عقائد دینیہ کو مدلل طور پر ثابت کیا جاتا ہے اور شبہات کا ازالہ بھی کیا جاتا ہے۔

یہ علم تمام علوم سے زیادہ بزرگی والا ہے۔ قرون سابقہ میں اس علم کو اَلْفِقْهُ الْاَكْبَرُ کہتے تھے۔ چنانچہ فخر الاسلام بزدوی فقہ اکبر کے بارہ میں فرماتے ہیں:

(وَقَدْ صَنَّفَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ذٰلِكَ) اَىْ فِىْ عِلْمِ التَّوْحِيْدِ وَالصِّفَاتِ كِتَابَ الْفِقْهِ الْاَكْبَرِ سَمَّاهُ اَكْبَرَ اِلَخْ (کشف الاسرار، ص ۷۱، ج ۱)

بعض کہتے ہیں کہ فقہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) فقہ اکبر، یعنی اعتقادیات حقہ۔

(۲) فقہ اوسط، یعنی قلبی خلوص نیت وغیرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳) فقہ اصغر، یعنی ظاہری اعضاء کے اعمال جیسے رکوع وسجود۔ (مقدمہ عین الھدایہ)

چونکہ بعض اہل تحقیق کے نزدیک سب سے پہلے جس مسئلہ میں اختلاف پیدا ہوا تھا وہ کلام الٰہی (قرآن مجید) کا مسئلہ تھا۔ معتزلہ اعلانیہ کہتے تھے کہ کلام اللہ مخلوق ومحدث ہے اور اہل السنۃ والجماعت اسکو غیر مخلوق اور قدیم مانتے تھے۔ تو ایک جزو کے نام سے سارے اجزاء کا نام علم کلام مقرر ہو گیا (صدر الشاھد)

علم کلام کی وجہ تسمیہ کے متعلق اور بھی اقوال ہیں جن کے ذکر کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اب یہاں عقائد اہل سنت و جماعت ماتریدیہ حنفیہ کی چندان کتابوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جو علم عقائد وکلام پر لکھی گئی ہیں۔ امید ہے کہ قارئین کرام کے معلومات میں اضافہ ہوگا. وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ. وَبِہٖ اَسْتَعِیْنُ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔

عقائد اہل سنت کی کتابیں: دوسری صدی ھجری سے لیکر آج (۱۴۲۰ھ) تک عقائد اہل سنت حنفیہ ماتریدیہ کے موضوع پر صدھا کتب مختلف زبانوں، مختلف زمانوں اور مختلف ملکوں میں لکھی گئی ہیں، جن کا احصا وشمار کرنا بہت مشکل اور دشوار ہے۔ مگر یہاں صرف چند اہم اور زیادہ مشہور کتب کا تعارف درج کیا جاتا ہے جو علم کلام وعقائد پر تحریر کی گئیں ہیں۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱) اَلْفِقْهُ الْاَکْبَرُ: حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی (متوفی ۱۵۰ھ) کی ہے اوراسکی بہت سی شرحیں تحریر کی گئیں ہیں اور بعض مدارس میں داخل نصاب بھی ہے۔

(۲) اَلْعَقِیْدَۃُ الطَّحَاوِیَّۃُ (اَلْعَقَائِدُ الطَّحَاوِیَّۃُ): حضرت امام ابوجعفر احمد طحاوی حنفی (متوفی ۳۲۱ھ) کی ہے اوراس کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں ہیں اور عقائد میں بڑی عمدہ کتاب ہے اور بعض مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔

(۳) کِتَابُ التَّوْحِیْدِ: حضرت امام علم الھدی ابومنصور محمد بن محمد ماتریدی سمرقندی (متوفی ۳۳۳ھ) کی تالیف ہے۔

(۴) اُصُوْلُ الدِّیْنِ: صدرالاسلام قاضی ابوالیسر محمد بن محمد بزدوی (متوفی ۴۸۴ھ) نے لکھی ہے اوراس میں علم کلام وعقائد کے بڑے اہم مسائل آسان طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں۔

(۵) اَلتَّمْھِیْدُ فِیْ بَیَانِ التَّوْحِیْدِ: امام ابوشکور محمد بن عبدالسید سالمی نیشاپوری نے تالیف فرمائی ہے۔ یہ امام پانچویں صدی ھجری میں ہوئے ہیں جیسا کہ اَلتَّمْھِیْدُ فِیْ بَیَانِ التَّوْحِیْدِ کے مخطوطہ کے ورق ۱۸۶ پر لکھا ہے۔ کسی زمانہ میں یہ کتاب بعض دینی مدارس میں پڑھی پڑھائی جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء نے یہ کتاب حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج سے پوری سبقاسبقا پڑھی تھی۔ (تاریخ دعوت وعزیمت، ص ۶۴، ج ۳)۔ نیز بعض کتابوں میں اس کے حوالے ملتے ہیں۔ اب یہ کتاب نایاب ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۶) تَبْصِرَةُ الْاَدِلَّةِ فِیْ اُصُوْلِ الدِّیْنِ عَلٰی طَرِیْقَةِ اَبِیْ مَنْصُوْرِ الْمَاتُرِیْدِی:

یہ سیف الحق والدین امام ابوالمعین میمون نسفی (متوفی ۵۰۸ھ) نے لکھی ہے۔ اس میں عقائد ماتریدیہ حنفیہ کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے نیز دیگر فرقوں کے بھی نظریات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ بڑی مفصل کتاب ہے امام ابوالمعین نسفی کی بَحْرُ الْکَلَامِ اور اَلتَّمْهِیْدُ لِقَوَاعِدِ التَّوْحِیْدِ بھی بڑی عمدہ کتابیں ہیں۔

(۷) اَلتَّمْهِیْدُ لِقَوَاعِدِ التَّوْحِیْدِ: علامہ ابوالثنا محمد بن زید لامشی ماتریدی (متوفی ۵۰۶ھ غالبا)۔ یہ کتاب مختصر اور نہایت آسان ہے۔ بیروت سے طبع ہو چکی ہے۔

(۸) اَلْعَقَائِدُ النَّسْفِیَّةُ: لا امام العقائد نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد نسفی (متوفی ۵۳۷ھ) یہ کتاب بڑی مستند ہے۔ عقائد ماتریدیہ کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔ ۳۵ سے زائد اس کی شرحیں تحریر کی گئیں ہیں۔ مگر سب سے زیادہ مشہور و متداول شرح عقائد نسفی علامہ سعد الدین تفتازانی کی ہے جس کی تقریبا ۸۰ کے قریب شروح و حواشی تحریر کیے گئے ہیں۔ اس کی قریب زمانہ میں علامہ شمس الدین صواتی نے تین جلدوں میں عربی شرح لکھی ہے جس کا نام اَلْجَوَاهِرُ الْبَهِیَّةُ عَلٰی شَرْحِ الْعَقَائِدِ النَّسْفِیَّةِ ہے۔

راقم الحروف نے بھی اَلْعَقَائِدُ النَّسْفِیَّةُ کی اردو زبان میں نہایت آسان شرح تحریر کی تھی جو اسلامی عقائد کے نام سے شائع کی گئی ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۹) قَصِیْدَۃُ بَدْءِ الْاَمَالِیْ: لامام سراج الدین امام الحرمین علی بن عثمان (متوفی ۵۹۹ھ) اس کی متعدد شروح لکھیں گئی ہیں۔

(۱۰) اَلْبِدَایَۃُ مِنَ الْکِفَایَۃِ فِیْ اُصُوْلِ الدِّیْن: مناظر اسلام نور الدین احمد صابونی بخاری (متوفی ۵۸۰ھ)۔ یہ کتاب عقائد اہل سنت و جماعت حنفیہ ماتریدیہ کی بڑی اہم کتاب ہے۔ مصر میں طبع ہو چکی ہے۔

(۱۱) اَلْمُعْتَمَدُ فِی الْمُعْتَقَد مُحَشّٰی فارسی: لامام اجل ابوعبداللہ فضل اللہ تور بشتی (متوفی ۶۶۱ھ)۔ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اور عقائد وکلام کے موضوع پر جامع اور عمدہ طریقے پر مرتب ہے۔

(۱۲) عُمْدَۃُ الْعَقَائِدِ فِیْ اُصُوْلِ الدِّیْن: لامام ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) یہ کتاب عمدہ عقیدہ اہل سنت والجماعۃ، عمدۃ العقائد، العقیدۃ الحافظیۃ کے ناموں سے مشہور ہے۔ اس کتاب کو بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ بہت سے علماء نے اس کی متعدد شرحیں لکھی ہیں۔

(۱۳) تَکْمِیْلُ الْاِیْمَانِ وَ تَقْوِیَۃُ الْاِیْقَانِ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ)۔ یہ کتاب فارسی میں ہے مگر اس کا اردو ترجمہ بھی ملتا ہے۔

(۱۴) عقائد اھل سنت وجماعت؛ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرھندی (متوفی ۱۰۳۳ھ) کے عقائد اہل سنت و جماعت کے موضوع پر تین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مکتوب ہیں۔یعنی مکتوب ۲۶۶ دفتر اول، مکتوب ۶۷ دفتر دوم اور مکتوب ۱۷ دفتر سوم۔

(۱۵) اِشَارَاتُ الْمَرَامِ مِنْ عِبَارَاتِ الْاِمَامِ: لعلامہ کمال الدین احمد البیاضی (متوفی ۱۰۹۸ھ)۔علامہ موصوف نے حضرت امام ابوحنیفہ کے رسائل خمسہ سے الاصول المنیفة مرتب کر کے اس کی بڑی جامع اور معلوماتی شرح تحریر کی تھی جو کہ طبع ہو چکی ہے۔

(۱۶) مَرَامُ الْکَلَامِ فِیْ عَقَائِدِ الْاِسْلَامِ مَعَ ایمان نامہ: علامہ عبدالعزیز بن احمد حامد قریشی افغانی ثم ملتانی پرھاروی (متوفی ۱۲۳۹ھ) کی تصنیف ہے، جو کہ ترتیب و تحریر کے اعتبار سے بڑی عمدہ ہے مگر اس کو احسن طریقہ سے طبع نہیں کیا گیا۔

(۱۷) اَلْمُعْتَقَدُ الْمُنْتَقَدُ (عربی): از علامہ فضل رسول بدایونی (متوفی ۱۲۸۹ھ)۔اس میں عقائد اہل سنت و جماعت کا اثبات اور اس دور کے بعض فرقوں کا رد ہے۔اور اس کے آغاز میں علامہ فضل حق خیرآبادی، علامہ مفتی صدر الدین شیخ احمد سعید مجددی اور مولانا حیدر علی رحمھم اللہ تعالیٰ کی تقریظیں ہیں جن سے کتاب کی اہمیت و افادیت ظاہر ہوتی ہے۔

(۱۸) اَلْحُصُوْنُ الْحَمِیْدِیَّةُ لِلْمُحَافِظَةِ عَلَی الْعَقَائِدِ الْاِسْلَامِیَّةِ: یہ علامہ حسین افندی بن محمد مصطفیٰ طرابلسی شامی (متوفی ۱۳۲۷ھ) کی تالیف ہے جو کہ اَلرِّسَالَةُ الْحَمِیْدِیَّةُ فِیْ حَقِیْقَةِ الدِّیَانَةِ الْاِسْلَامِیَّةِ وَحَقِیْقَةِ الشَّرِیْعَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہترین خلاصہ ہے جوطلبہ کے لئے بے حد مفید کتاب ہے۔

اسی طرح اور بھی بہت سی کتابیں علم عقائد وکلام کے موضوع پر ہیں مگر طوالت کے خوف کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔عقائد کی درستگی کے لئے ان کتابوں سے ضرور استفادہ حاصل کرنا چاہیے تا کہ عقائد میں پختگی اور علم میں وسعت پیدا ہو۔وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ۔

عقیدۃ الطحاویۃ: یہ حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد وارق طحاوی مصری کی تالیف ہے۔اس کے مندرجہ ذیل نام تذکروں میں ملتے ہیں۔

(۱) بَیَانُ عَقَائِدِ اَھْلِ السُّنَّۃِوَالْجَمَاعَۃِعَلٰی مَذْھَبِ فُقَھَاءِ الْمِلَّۃِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ۔

(۲) بَیَانُ السُّنَّۃِوَالْجَمَاعَۃِفِی الْعَقِیْدَۃِ۔

(۳) بَیَانُ السُّنَّۃِ۔

(۴) اَلْعَقِیْدَۃُ الطَّحَاوِیَّۃُ۔

(۵) اَلْعَقَائِدُ ۔ (تبصیرتہ ادلتہ ج ۲ ۳۵۵)

دراصل اس کا نام اَلْعَقَائِدُ ہے جیسا کہ امام ابوالمعین میمون نسفی نے حضرت امام طحاوی کا علمی مرتبہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

قَالَ فِیْ کِتَابِہٖ الْمُسَمّٰی بِاالْعَقَائِدِ الَّذِیْ افْتَتَحَہٗ فَقَالَ صَحَّ عِنْدِیْ مَذْھَبُ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ الخ۔

اور یہی نام درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ ایک بات کوعقیدہ کہتے ہیں ،دو سے زائد کو عقائد۔تو اس میں بعض کے نزدیک ۱۰۵ اور بعض کے نزدیک ۱۱۱۹ اسلامی عقیدوں کا ذکر ہے تو اس لحاظ سے العقائد نام زیادہ مناسب ہوگا.البتہ اَلْعَقِیْدَةُ الطَّحَاوِیَّة کے نام سے زیادہ مشہور ومعروف ہے۔

<u>شروح عقیدۃ الطحاویہ</u>:اس کی علماء نے متعدد شرحیں لکھیں ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

(۱)شَرْحُ عَقِیْدَةِ الطَّحَاوِیَّة : صدرالدین علی بن محمد ابن العز (متوفی ۷۲۶ھ) یہ سب سے زیادہ مشہور شرح ہے جو عرب ممالک سے عام دستیاب ہے.

(۲) اَلنُّوْرُ اللَّامِعُ وَالْبُرْهَانُ السَّاطِعُ شَرْحُ عَقِیْدَةِ الطَّحَاوِیَّة : ابوالفضائل نجم الدین ترکی (متوفی ۶۵۲ھ)

(۳) شَرْحُ عَقَائِدِ الطَّحَاوِیَّة : شیخ شجاع الدین ھبۃ اللہ ترکستانی (متوفی ۷۳۶ھ)

(۴) اَلْقَلَائِدُ فِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ الطَّحَاوِیَّة : شیخ محمود بن قونوی (متوفی ۷۷۰ھ)

(۵)شَرْحُ الْعَقَائِدِ الطَّحَاوِیَّة : قاضی سراج الدین عمر ہندی (متوفی ۷۷۳ھ)

(۶) شَرْحُ الْعَقَائِدِ الطَّحَاوِیَّة : ابوعبداللہ محمود (متوفی تقریباً ۹۱۶ھ کے بعد)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۷) شَرحُ عَقِيدَةِ اَهلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ : اکمل الدین محمود بن محمد بابرتی (متوفی ۷۸۶ھ)

(۸) شَرحُ عَقِيدَةِ الطَّحَاوِيَّةِ : عبدالرحیم رومی (متوفی ۹۴۴ھ).

دوران تالیف مندرجہ ذیل شروح طحاویہ پیش نظر تھیں:

(۱) شَرحُ عَقِيدَةِ الطَّحَاوِيَّةِ : صدرالدین علی بن محمد ابن العز (متوفی ۷۴۶ھ)

(۲) نُورُ الْيَقِينِ فِي اُصُولِ الدِّينِ شَرحُ عَقِيدَةِ الطَّحَاوِيَّةِ : شیخ کافی الحسن بسوی (متوفی ۱۰۲۰ھ).

(۳) شَرحُ عَقِيدَةِ الطَّحَاوِيَّةِ : علامہ عبدالغنی الغنیمی دمشقی (متوفی ۱۲۹۸ھ).

(۴) اَلشَّرحُ وَالتَّعلِيقُ عَلَى عَقِيدَةِ الطَّحَاوِيَّةِ : شیخ محمد ناصرالدین البانی (متوفی ۱۴۲۰ھ).(۵) اَلتَّعلِيقُ عَلَى عَقِيدَةِ الطَّحَاوِيَّةِ : شیخ عبدالعزیز بن باز (متوفی ۱۴۲۰ھ)۔

(۶) اظهار السنیه شرح العقیدة الطحاویه شیخ عبدالله افریقی العقیدة الطحاویه اردو (۷) العقیدة الطحاویة انگریزی ترجمه وغیره.

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عقیدۃ الطحاویہ کی مقبولیت: بظاہر یہ نہایت چھوٹی اور مختصر سی کتاب ہے مگر عقائد کے موضوع پر بڑی جامع، عمدہ اور معتبر ہے۔ بلکہ یوں کہہ دینا زیادہ مناسب ہوگا کہ العقائد الطحاویہ میں ہر وہ چیز جمع کر دی گی ہے جس کی مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ اور اس کا انداز تحریر نہایت ہی آسان ہے۔ علم عقائد کی دیگر کتابوں کی طرح زیادہ مشکل نہیں اور نہ اس میں علم کلام کی دقیق بحثیں ہیں. اس کتاب کی ہر زبان میں بہت سی شرحیں لکھی گئی ہیں جیسا کہ شروح عقیدۃ الطحاویہ میں ذکر کیا گیا ہے مگر زیادہ تر نایاب ہیں بعض نے اس پر عربی میں حواشی بھی لکھے ہیں جو نہایت ہی مختصر ہیں. علامہ علی ابن ابی العزالحنفی کی شرح سب سے زیادہ جامع اور مدلل ہے. جو عام مل جاتی ہے. مگر اس میں بحثیں طویل ہیں .اور سوائے علماء کے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکتا. بعض نے عقیدۃ الطحاویہ کا صرف اردو ترجمہ شائع کیا اور بعض نے اردو مع متن عربی بھی شائع کیا ہے. اور انگریزی میں بھی اس کا ترجمہ مل جاتا ہے. غرضیکہ یہ بڑی مقبول کتاب ہے. عزیزم قاری غلام مصطفی (سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی) نے ۱۴۱۲ھ میں عقیدۃ الطحاویہ پڑھا تھا اور اس کا ترجمہ بھی معہ عربی لکھ لیا تھا اور یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی کہ اس کی مختصر سی شرح اردو زبان میں لکھی جائے جس سے طلباء اور عام مسلمانوں کو بھی فائدہ حاصل ہو تو اسی مفید مشورہ کی بنا پر راقم الحروف نے عام فائدہ کی خاطر قرآن وحدیث کے ارشادات اور علماء کرام کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقوال کی روشنی میں مدلل شرح تحریر کی ہے جو نہایت عام فہم اور سادہ زبان میں ہے. اور حتی الامکان کوشش کی ہے کہ مسائل کو بیان کرنے میں غلطی نہ ہو. مگر پھر بھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اب اس میں کوئی غلطی نہیں ہوگی. بہت سی غلطیاں ہوں گی اس لئے قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ نظر اصلاح کریں اور مجھے اپنے مفید مشوروں سے مستفید فرمائیں اور مجھے اپنی کم علمی کا بھی پورا اعتراف اور احساس ہے. اگر کوئی اچھی بات لکھی گئی ہے تو یہ رب ذوالجلال کا کرم ہے. اور جو مجھ سے غلطیاں اور لغزشیں ہوئی ہیں وہ میرے فہم کا قصور ہے. دعا ہے کہ اللہ تعالی اس شرح کو اصل کتاب کی وجہ سے قبول فرمائے. اور سب کے لئے فائدہ مند بنائے اور میری دنیا و آخرت بہتر بنائے. اور جو احباب مجھ سے کسی بھی قسم کا تعاون کرتے ہیں رب تعالیٰ انہیں بھی سلامتی عطا فرمائے.

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْم. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ آمِيْنَ.

الراقم غلام حسین ماتریدی

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ هٰذَا ذِكْرُ بَيَانِ اعْتِقَادِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى مَذْهَبِ فُقَهَاءِ الْمِلَّةِ اَبِىْ حَنِيْفَةَ النُّعْمَانَ بْنِ ثَابِتِ الْكُوْفِيِّ وَاَبِىْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْجَبَلِيِّ وَاَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدِبْنِ الشَّيْبَانِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَمَا يَعْتَقِدُوْنَ فِىْ اُصُوْلِ الدِّيْنِ وَ يَدِيْنُوْنَ بِهٖ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کو پالنے والا ہے۔ اور اچھا انجام ہے پرہیزگاروں کے لئے۔ اور اللہ رحمت نازل فرمائے حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی سب آل پر (۱) (امام ابوجعفر احمد طحاوی متوفی ۳۲۴ھ) نے فرمایا کہ یہ کتاب اہل السنۃ والجماعت کے عقیدہ کے بیان میں ہے۔ (۲) جو فقہاء ملت احناف ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی (متوفی ۱۵۰ھ) ابویوسف یعقوب بن ابراہیم بجلی (متوفی ۳۲۰ھ) اور ابوعبداللہ محمد بن شیبانی (متوفی ۱۸۹ھ) کے مذہب کے موافق ہے اور اس میں اصول کے (مسائل) ذکر کیے گئے ہیں جن پر ائمہ دین یقین رکھتے ہیں اور ان کے مطابق رب کی اطاعت کرتے ہیں (چنانچہ یہ ائمہ دین فرماتے ہیں)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱) یہ خطبہ بعض نسخوں سے نقل کیا گیا ہے اور بعض نسخے اس سے خالی ہیں، مگر زیادہ نسخوں میں یوں ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ الْعَلَّامَۃُ حُجَّۃُ الْاِسْلَامِ اَبُو الْوَرَّاقِ الطَّحَاوِیُّ بِمِصْر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ھٰذَا ذِکْرُ بَیَانِ الخ.

(۲) یہ عربی عبارت یوں بھی ہے :

فَقَالَ صَحَّ عِنْدِیْ مَذْھَبُ فُقَھَاءِ الْمِلَّۃِ اَبِی حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانَ بْنِ ثَابِتِ نِ الْکُوْفِی وَاَبِیْ یُوْسُفَ یَعْقُوْبَ بْنَ اِبْرَاھِیْمَ الْاَنْصَارِیِّ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّیْبَانِیِّ (تبصرة الادله، ج ۱، ص ۳۵۵)

ترجمہ: کہ امام ابوجعفر احمد طحاوی نے فرمایا میرے نزدیک زیادہ درست فقہاء ملت کا مذھب ہے۔

مذہب۔روش۔طریقہ۔اعتقاد۔واصل اور اس کی جمع مزاہب اتی ہے۔اسلامی مذہب زیادہ مشہور چار ہیں حنفی۔مالکی۔شافعی اور حنبلی۔ملت۔مذہب شریعت۔

یعتقیدون اعتقاد سے ہے بمعنی پختہ یقین رکھنا' اصول اصل کی جمع معنی جڑ اس کے مقابل فرع اصول دین سے مراد دین کی بنیاد ہے جیسے اعتقادیات یدینونہ اس کو دین اختیار کرتے ہیں۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نَقُوْلُ فِي تَوْحِيْدِ اللّٰهِ مُعْتَقِدِيْنَ بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: کہ ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق (۱) سے اللہ کی توحید کے بارہ میں یہ اعتقاد اور یقین رکھتے ہیں (اور اس اعتقاد کا اعلان کرتے ہیں).

(۱) توحید باب تفعیل کا مصدر ہے جس کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اقرار کرنا اور ایک ماننا توفیق باب تفعیل کا مصدر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بندے کے فعل کو اپنی پسند اور اپنی مرضی کے مطابق کر دینا۔

یہاں امام طحاوی نے نَقُوْلُ فرمایا، کہ ہم زبان سے ہی اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ نیز اس کتاب میں تمام اہل سنت و جماعت کے عقائد کا بیان ہے اس لئے جمع کا صیغہ نَقُوْلُ کو اَقُوْلُ کی جگہ لائے ہیں۔ توحید کا معنی ہے، اللہ تعالیٰ کو ذات وصفات، اسماء وافعال اور احکام میں ایک ماننا۔ بعض نے توحید کی تین قسمیں بیان کی ہیں: (۱) توحید ربوبیت، کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے کاموں میں ایک ماننا ہے کہ وہ خالق، رازق اور مدبر ہے، دنیا وآخرت میں متصرف ہے، اس کا کوئی شریک نہیں:

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (سورہ زمر ٦٢)

ترجمہ: اللہ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس توحید ربوبیت میں کسی کو شک نہیں ہے.اور سب لوگوں کی فطرۃ میں اس کا اقرار موجود ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا(نمل ١٤)

ترجمہ:اورانہوں نے بے انصافی اورغرور سے انکار کیا لیکن ان کے دل ان کو مان چکے تھے.

(۱)توحیدالوھیت ،اس کو توحید عبادت بھی کہتے ہیں، کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہےاوراس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا یہی معنی ہے۔

(۲)توحیداسماءوصفات، اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفتوں میں کوئی شریک نہیں ہے۔

لیکن بعض کے نزدیک توحید کی تین قسمیں نہیں ہیں، بلکہ دو قسمیں ہیں کہ توحید الوہیت کوئی الگ قسم نہیں، درحقیقت یہ توحید الوھیت توحید ربوبیت میں داخل ہے۔اس کی دلیل یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اوران کی اولاد سے عھد میثاق لیا تو حق تعالیٰ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

ترجمہ:کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں.

یہ نہیں فرمایا،اَلَسْتُ بِاِلٰھِكُمْ، ترجمہ:کیا میں تمھارا معبود نہیں ہوں توان سے توحید

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ربوبیت پر ہی اکتفا فرمایا۔تو جان لینا چاہیئے کہ جس نے توحید ربوبیت کا اقرار کرلیا تو بلاشبہ اس نے توحید الوھیت کا بھی اقرار کرلیا ہے۔اس لئے کہ اِلٰہ کے سواء کوئی رب نہیں.

تو رب بعینہ اِلٰہ ہے:

وَالْحَقُّ اَنَّ الرَّبَّ وَالْاِلٰهَ يُرَدَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (حاشیہ شرح فقہ اکبر)

ترجمہ: اورحق یہ ہے کہ لفظ رب اور الہ سے ایک ہی معنی مراد ہوتا ہے اللہ کی کتاب میں۔

نیز حدیث میں آیا ہے کہ جب دو فرشتے بندہ مومن سے اس کی قبر میں کہتے ہیں :

مَنْ رَبُّكَ؟ ترجمہ: تیرا رب کون ہے؟

یہ نہیں کہتے : مَنْ اِلٰهُكَ؟ ترجمہ: تیرا معبود کون ہے؟

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ توحید ربوبیت توحید الوھیت کو شامل ہے توحید کے چار مراتب ہیں:

ایک یہ کہ واجب الوجود اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ جانے.

دوسرا یہ کہ تمام عالم کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ کو ہی سمجھے.

تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ جہاں کا مدبر اللہ تعالیٰ ہی کو جانے.

چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے.

سورہ اخلاص میں توحید حق تعالیٰ کا شاندار اور ایمان افروز بیان اور شرک کی تردید ہے.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُعْتَقِدِيْنَ کا معنی یقین کرنیوالے ہے۔ تَوْفِیْقٌ بمعنی موافق کرنا۔

تَوْجِیْهُ الْاَسْبَابِ نَحْوَ الْمَطْلُوْبِ الْخَیْرِ تَوْفِیْقُ اللّٰهِ۔

توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد و تائید سے کام پورے ہونے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں لفظ توفیق

آیا ہے، چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ (سورہ ھود ۸۸)

ترجمہ: اور نہیں میری توفیق مگر اللہ کی طرف سے۔

کیونکہ مقصد کے مطابق حالات کو درست کر دینا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ مگر طلب توفیق

ضروری ہے کیونکہ جب بندۂ مومن اللہ تعالیٰ سے کسی کار خیر کے ہونے کی مدد طلب کرتا

ہے تو اگر بندے کے حق میں درست ہو تو اس کی توفیق دی جاتی ہے۔ اسی لئے سورہ فاتحہ

میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی تعلیم دی گئی ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت ۶۹)

ترجمہ: جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم انہیں ضرور راستے دکھائیں گے۔

معلوم ہوا کہ حصول مراد کیلئے طلب توفیق و سعی ضروری ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَاحِدٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

ترجمہ: کہ بلا شبہ اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں (۱)۔

(۱) اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے کہ وہ ذات و صفات اور اسماء میں واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سُبْحَانَهٗ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (سورہ زمر ۴) ترجمہ: پاک ہے وہ تمام شریکوں سے وہی اکیلا غالب ہے۔ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (سورہ النساء ۱۷۱) ترجمہ: اللہ ایک ہی معبود ہے۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ بقرہ ۱۶۳) ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے نہیں کوئی معبود سوائے اس کے وہ بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (سورہ الانبیاء ۲۲) ترجمہ: اور اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔ شریعت میں شرک برابری کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور اسماء و افعال میں کسی کو برابر ٹھہرانا۔ قیامت کے دن مشرکین خود اعتراف کریں گے۔ چنانچہ سورہ شعراء میں ہے تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ شعراء ۹۷۔۹۸) ترجمہ: اللہ کی قسم بیشک ہم کھلی گمراہی میں تھے جبکہ تم کو ہم برابر کرتے تھے سارے جہاں کے پروردگار کے ساتھ۔ معلوم ہوا کے شرک برابری کا نام ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲﴾ وَلَاشَیءَ مِثْلُہٗ

ترجمہ: (کائنات) کی کوئی چیز اس کی مثل (مانند) نہیں ہے (۱)۔

(۱) اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اسماء صفات ساور افعال کا بیان ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (شوریٰ ۱۱) اس کی مثل (مخلوق میں سے) کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ یعنی نہ اللہ تعالیٰ کی ذات نہ اس کی صفات اور نہ اس کے افعال میں کوئی برابر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (سورہ اخلاص ۰) :اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورہ روم ۲۷)۔ اور اسی کے لئے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفتیں مخلوق کی صفتوں کی طرح نہیں ہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں کہ وہ اپنی ذات میں بھی یکتا ہے اور صفات میں بھی اور تمام کاموں میں بھی کسی شخص کو کسی کام میں اسکے ساتھ برابری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفتیں مخلوقات کے ساتھ بجز نام کی برابری کے اور کسی قسم کی برابری نہیں رکھتیں۔

(مالا بدمنہ اردو)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳﴾ وَلَا یُعْجِزُہٗ

ترجمہ: اور نہ کوئی چیز اس کو عاجز کر سکتی ہے(۱)۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا (سورہ فاطر۴۴) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس کو عاجز کر سکے بیشک وہ جاننے والا قدرت رکھنے والا ہے۔

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ (سورہ بقرہ ۲۵۵)

ترجمہ: اور ان دونوں کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں اور وہی بلند عظمت والا ہے۔

وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ (سورہ ق ۳۸) ترجمہ: اور ہمیں کچھ تھکاوٹ نہیں ہوتی۔

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ (سورہ بقرہ ۲۵۵) ترجمہ: اور نہ اسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

یعنی وہ ہر عجز و کمزوری سے پاک ہے اور سب پر غالب و قادر ہے۔ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورہ یسٓ ۸۲) اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

عجز قدرت کی ضد ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی صفت قدرت کی وجہ سے ہر چیز پر قادر ہے

ثُمَّ العجز ضدُّ القدرت واللّٰهُ سُبحانه وتعالىٰ قادر لثبوت قدرته۔

(اظهار العقيدة السنية ۳۶)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴﴾ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ

ترجمہ: اور اس کے سوا کوئی معبود (لائق عبادت) نہیں (۱)۔

(۱) یہ وہ کلمہ توحید ہے جس کی جانب تمام رسولوں نے دعوت دی اس کلمہ میں توحید کا اثبات ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ: کہ نہیں ہے کوئی معبود لائق عبادت سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ بقرۃ ۱۶۳)

ترجمہ: اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمٰن رحیم ہے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (سورہ محمد ۱۹)

ترجمہ: تو جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورہ آل عمران ۱۸)

ترجمہ: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا حکمت والا ہے۔

﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء:۲۲) اگر زمین آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درھم برھم ہو جاتے۔ ﴿وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (المومنون:۹۱) اور البتہ چڑھائی کرتے بعض ان (کے) اوپر بعض (کے)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵﴾ قَدِيْمٌ بِلَا اِبْتِدَاءٍ دَائِمٌ بِلَا اِنْتِهَاءٍ

ترجمہ: وہ قدیم ازلی (ہمیشہ سے) ہے(۱) جس کی کوئی ابتداء نہیں اور وہ دائمی ابدی ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

(۱) قدیم سے مراد سب سے اول ہونا اور آخر سے مراد ہمیشہ ہونا۔ اللہ کریم فرماتا ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ (سورہ حدید ۳) ترجمہ: وہی سب سے اول وہی سب سے آخر ہے۔

رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ

ترجمہ: اے اللہ تو سب سے اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔ (مسلم) لفظ قدیم قرآن مجید میں دو مقام پر آیا ہے۔

اِنَّكَ لَفِي ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ (سورہ یوسف ۹۵) ترجمہ: آپ تو پرانی محبت میں ہیں۔

حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (سورہ یٰسین ۳۹) ترجمہ: یہاں تک کہ چاند پرانی کھجور کی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔

مگر یہاں دونوں معنی مراد نہیں ہیں بلکہ یہاں بمعنی ہمیشہ سے ہے۔ یہ نام اسمائے حسنیٰ میں نہیں آیا لیکن علماء متکلمین اس کا ذکر کرتے ہیں اور بمعنی سب سے اول ہی لیتے ہیں اور فقہا نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿٦﴾ وَلَایَفْنٰی وَلَایَبِیْدُ

ترجمہ: وہ ذات نہ فنا ہوگی اور نہ ہی ہلاک (ختم) ہوگی(۱)۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز ممکن اور قابل فنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (سورہ رحمن ۲۶، ۲۷)

ترجمہ: جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمھارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی۔

لَاتَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ .

(سورہ قصص ۸۸)۔

ترجمہ: اللہ کے ساتھ دوسرے کی پوجا مت کرو اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہر چیز قابل فنا ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔

حل لغات: فَنِیَ یَفْنٰی فَنَاءً، فنا ہونا۔ بَادَ یَبِیْدُ بَیْدًا، ہلاک ہونا۔ یعنی وہ فنا اور ہلاکت سے پاک ہے۔ فنا ہونا اور ہلاک ہو جانا دونوں مترادف المعنی ہیں اور دونوں کو اکٹھا ذکر کرنے سے تاکید مقصود ہے۔ بذات خود جو ہلاک ہو اس کو فنا کہتے ہیں اور جو غیر کی وجہ سے ہلاک ہو اس کو بید کہا جاتا ہے۔ اس سے قبل بیان ہوا کہ اللہ کی ذات دائمی ہے اور اس کی انتہا نہیں اس کی تاکید میں اس وصف کو ذکر کیا گیا ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷﴾ وَلَایَکُوْنُ اِلَّامَایُرِیْدُ

ترجمہ: (جہاں میں) اس کے ارادہ (چاہنے) کے بغیر کوئی چیز نہیں ہوتی (۱)۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ (سورہ بقرہ ۲۵۳) ترجمہ: لیکن اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

نیز فرماتا ہے: فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (سورہ بروج ۱۶) ترجمہ: جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

محققین کہتے ہیں کہ کتاب اللہ میں ارادہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) قسم اول ارادہ قدریہ تکوینیہ خلقیہ۔

(۲) قسم ثانی ارادہ دینیہ تکلیفیہ شرعیہ

چنانچہ ارادہ شرعیہ اس کی محبت اور رضا کو متضمن ہے اور ارادہ کونیہ اس مشیت کا نام ہے جو موجودات کو شامل ہے۔ ارادہ کونیہ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ (سورہ انعام ۱۲۵)۔

ترجمہ: جسے اللہ چاہتا ہے ہدایت بخشے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔ ارادہ شرعیہ تکلیفیہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُبِکُمُ الْعُسْرَ (سورہ بقرہ ۱۸۵)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: ارادہ کرتا ہے اللہ تمھارے ساتھ آسانی کا اور نہیں ارادہ کرتا تمھارے ساتھ دشواری کا۔

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ (سورہ مائدہ ٦) ترجمہ: اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کرے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ترجمہ: صرف اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اے نبی کے گھر والو اور تم کو خوب پاک کرے۔

(سورہ احزاب ٣٣)

ان آیات میں جس ارادہ کا ذکر کیا گیا ہے یہ وہ ارادہ ہے جو کہ ان لوگوں کے بارے میں کہا جاتا ہے جو برے کام کرتے ہیں کہ یہ ایسے کام کر رہے ہیں جن کا اللہ ارادہ نہیں کرتا یعنی اللہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور نہ اس کا حکم دیتا ہے اور اللہ پسند فرماتا ہے کہ تم پر آسانی ہو اور تم گناہوں کی میل کچیل سے صاف ہو جاؤ۔ اور ارادہ کونیہ وہ ارادہ ہے جس کا ذکر مسلمانوں کے اس قول میں ہے۔ کہ جو کچھ اللہ چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی میں ارادہ قدریہ کونیہ مراد ہے:

اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورہ یس ٨٢). ترجمہ: جب وہ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کا اس چیز سے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ بن, وہ بن جاتی ہے (تبیان القرآن)۔ تو اس میں سرعت کا بیان ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸﴾ لَاتَبْلُغُهُ الْاَوْهَامُ وَلَاتُدْرِكُهُ الْاَفْهَامُ

ترجمہ: اس تک وہم کی رسائی نہیں اور نہ عقل و فہم اس کا ادراک کرسکتے ہیں (انسانی خیالات اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ ہی عقل اس کا ادراک پاسکتی ہے)

(۱) وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ (سورہ بقرۃ ۲۵۵)

ترجمہ: اور وہ نہیں پاتے اس کے علم سے مگر جتنا وہ چاہے۔

فائدہ: (۱) قولہ وَلَاشَيْءَ مِثْلُهُ میں توحید الاسماء والصفات کا بیان ہے۔

(۲) قولہ وَلَاشَيْءَ يُعْجِزُهُ میں توحید ربوبیت کا ذکر ہے۔(۳) قولہ وَلَااِلٰهَ غَيْرُهُ میں توحید الوھیت کا ذکر ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا (سورہ طه ۱۱۰)

ترجمہ: اور وہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتے۔علم حق تعالیٰ کی صفت ہے اس کا ادراک مشکل ہے تو دوسری صفات کا بھی یہی عالم ہے۔

(۱) اس کی شرح حضرت شیخ سعدی کی زبان میں سب سے بہتر ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں:

نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم • نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم

نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد • نہ فکرت بغور صفاتش رسد (بوستان سعدی)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: نہ تو اس کی بلندی تک وہم کا پرندہ اڑ سکتا ہے نہ اس کی صفتوں کے دامن تک فہم کی رسائی ہو سکتی ہے اس کی ذات پاک کا ہرگز ادراک نہیں ہو سکتا اور نہ غور وفکر سے اس کی صفتوں تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔ نیز شیخ سعدی فرماتے ہیں:

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووھم ۔ وز ہر چہ گفتہ اند وشنیدہ ایم وخواندہ ایم

ترجمہ: اے وہ کہ تو اونچا ہے ہمارے خیال، اندازہ گمان اور وھم سے
جو کچھ لوگوں نے کہا ہم نے سنا ہے اور پڑھا ہے تو اس سے وراء الورا ہے

دفتر تمام گشت باپایاں رسید عمر۔ ماہمچناں دراول وصف تو ماندہ ایم (گلستان سعدی)

ترجمہ: زندگی کا دفتر تمام ہو گیا اور عمر اپنے آخر دور میں پہنچ گئی مگر ہم ویسے کے ویسے ہی تیرے پہلے وصف میں رہ گئے ہیں کے تیرا پہلا وصف بھی پورا نہ بیان کر سکے

کجا دریابد اورا عقل چالاک • کہ او بالاتر است از حد ادراک

نظر کن اندر اسماء وصفاتش • کہ واقف نیست کس از کنہ ذاتش

عقل چالاک کب اس کو پا سکتی کیونکہ وہ پالینے کی حد سے بلند وبالا ہے۔ اس کے اسماء اور صفات میں غور وفکر کر اس لئے کہ کوئی بھی اس ذات پاک کی حقیقت سے آگاہ نہیں ہے

علم کنہ ذات حق آمد محال • جل ذات اللہ عما فی الخیال

ما کمینہ بندہ گانیم اُو خدا • اللہ اللہ ما کجا ئیم اُو کجا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹﴾ وَلَا یُشْبِهُهُ الْاَنَامُ

ترجمہ: اور مخلوقات بھی اس کے مشابہ و مانند نہیں یعنی مخلوق کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جاسکتی (۱)۔

(۱) یعنی وہ اپنی ذات وصفات اور افعال میں یکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ (سورہ شوری ۱۱)

ترجمہ: اسکی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اس میں فرقہ مشبہ کا رد ہے جو خالق کو مخلوق کے مشابہ قرار دیتا ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَا یُشْبِهُ شَیْئًا مِّنَ الْاَشْیَاءِ مِنْ خَلْقِهٖ وَلَا یُشْبِهُهٗ شَیْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ (فقہ اکبر)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کے مشابہ نہیں ہے. اور نہ اس کی مخلوق میں سے کوئی چیز اس کے مشابہ ہے۔

کہا گیا ہے اَنَامُ سے مراد ہر ذی روح ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے تمام مخلوقات مراد ہے۔ امام ابو منصور ماتریدی فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک انسان مراد ہیں اس بات کا شاھد یہ ارشاد ہے: وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ (سورہ الرحمن ۱۰)

ترجمہ: اور زمین رکھی مخلوق کے لئے۔ (نور الدین فی اصول الدین ص ۱۱۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰﴾ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ قَیُّوْمٌ لَایَنَامُ

ترجمہ: وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی وہ محافظ ہے اسے نیند نہیں آتی (۱)۔

(۱) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۔ (سورہ بقرہ ۲۵۵)

ترجمہ: اللہ (معبود حقیقی ہے) کوئی معبود نہیں ہے سوائے اس کے وہ زندہ قائم ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ تو اونگھ اور نیند کی نفی اس کی کمال حیات اور اس کی قیومیت پر دال ہے کہ وہ حی و قیوم ہے۔ ان دونوں صفتوں کا ذکر قرآن کریم کی متعدد آیات میں کیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (سورہ الفرقان ۵۸)

ترجمہ: اور اس زندہ پر بھروسہ رکھ جو کبھی نہیں مرے گا۔

هُوَ الْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سوره غافر (المومن) ٦٥)

ترجمہ: وہ معبود زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ (سوره طه ١١١)

ترجمہ: اور اس زندہ قائم کے آگے منہ نیچے ہوں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰهَ لَایَنَامُ وَ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّنَامَ (مسلم)

ترجمہ: بیشک اللہ پر نیند طاری نہیں ہوتی اور اس کے لئے نیند کرنا لائق بھی نہیں۔

یہ دونوں نام (حی اور قیوم) اسم اعظم ہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱﴾ خَالِقٌ بِلَا حَاجَةٍ رَازِقٌ بِلَا مَئُونَةٍ

ترجمہ: بغیر حاجت کے پیدا کرنیوالا ہے(۱)۔اور وہ سب کا رازق ہے بغیر کسی تکلیف کے(۲)۔

(۱) حاجت کا معنی ضرورت ہے۔ بِلَا حَـــاجَةٍ بغیر ضرورت کے یعنی اللہ تعالیٰ بغیر کسی حاجت اور ضرورت کے پیدا فرماتا ہے مخلوقات کے پیدا کرنے سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ اپنے بندوں کو اپنی شان غفاری دکھانا مقصود ہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں:

من کردم خلق تا سودے کنم　　بلکہ تا بر بندگان جودے کنم

اللہ ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے: اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (سورہ زمر ۶۲)

ترجمہ: اللہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔اور مخلوقات کو پیدا کرنے میں اس کو کوئی حاجت نہیں تھی کیونکہ وہ ضرورت وحاجت سے پاک ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ عنکبوت ۶) ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ بے پرواہ تمام جہانوں سے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ (سورہ محمد ۳۸)

ترجمہ: اور اللہ بے پرواہ ہے اور تم محتاج ہو۔

(۲) بِلَا مَـــئُونَةٍ کا معنی بلا مشقت ہے۔روزی دینے میں اس کو کوئی ثقل وکلفت نہیں کیونکہ وہ کامل قدرت والا ہے اور صفت قدرت اس کی ذاتی صفت ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲﴾ مُمِیْتٌ بِلَا مَخَافَۃٍ بَاعِثٌ بِلَا مَشَقَّۃٍ

ترجمہ: وہ سب کو موت کی نیند سلا دینے والا ہے بغیر کسی ڈر کے اور سب کو دوبارہ زندہ کرنیوالا ہے بغیر کسی مشقت کے(۱)۔

(۱) یعنی وہ مارنے والا ہے بغیر کسی خوف کے, دوبارہ زندہ کرنے والا ہے بغیر کسی مشقت کے جس طرح بلا احتیاج پیدا کرنیوالا ہے اسی طرح بلا کسی خوف ضرر کے مارنے والا ہے کیونکہ وہ غالب وقہار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیَاۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (سورہ ملک ۲)

ترجمہ: اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تا کہ آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے۔

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے والا ہے بغیر مشقت کے جس طرح اس کا مارنا بغیر خوف کے ہے اسی طرح دوبارہ زندہ کرنا بھی بغیر کسی مشقت کے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ (سورہ قٓ ۱۵)

ترجمہ: تو کیا ہم پہلی بار بنا کر تھک گئے۔

نہ جب ہم پہلی بار پیدا کرنے سے نہیں تھکے تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیسے تھک جائیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۳﴾ مَازَالَ بِصِفَاتِهٖ قَدِیْمًا قَبْلَ خَلْقِهٖ لَمْ یَزْدَدْ بِکَوْنِهِمْ شَیْئًا

لَمْ یَکُنْ قَبْلَهُمْ مِنْ صِفَتِهٖ

ترجمہ: وہ ہمیشہ سے اپنی تمام صفتوں کے ساتھ قدیم ہے۔مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے جن اوصاف سے متصف تھا مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اس کے کسی وصف میں اضافہ نہیں ہوا(۱)

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے اپنی قدیم ازلی صفتوں سے موصوف تھا اور مخلوق کے پیدا کرنے کے بعد بھی مخلوق کو پیدا کرنے سے اسکی صفتوں میں کوئی اضافہ نہیں ہوا کیونکہ اس کی سب صفتیں ازلی اور ابدی ہیں۔علامہ علی حنفی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: اَیْ اَنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی لَمْ یَزَلْ مُتَّصِفًا بِصِفَاتِ الْکَمَالِ صِفَاتِ الذَّاتِ وَصِفَاتِ الْفِعْلِ وَلَایَجُوْزُاَنْ یُّعْتَقَدَاَنَّ اللّٰہَ وُصِفَ بِصِفَةٍبَعْدَ اَنْ لَمْ یَکُنْ مُتَّصِفًابِھَا (شرح عقیدۃ الطحاویہ ص ۱٤٠)

ترجمہ: بے شک اللہ پاک اور بلند ہمیشہ کمال کی صفات کے ساتھ موصوف رہا ہے.عام ہے کہ وہ صفات ذاتی ہوں یا وہ صفات فعلی اور ہرگز یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ اللہ کسی ایسی صفت کے ساتھ موصوف ہوا جو اس میں پہلے نہ تھی۔

اس لئے کہ اللہ پاک کی صفات کامل ہیں.یعنی کائنات کی تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ کا خالق

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہونا ثابت نہیں ہوا اور نہ ہی کائنات کو معرض وجود میں لانے کے بعد اس کا باری ہونا ثابت ہوا ہے بلکہ وہ پہلے سے ہی خالق وباری کی صفتوں سے موصوف ہے۔ کہ جس طرح اس کی ذات ازلی ابدی ہے اسی طرح اس کی صفتیں ہیں۔

علامہ حسن کافی متوفی ۱۰۲۲ھ فرماتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذاتی ازلی ناموں اور اپنی ذاتی ازلی صفتوں کے ساتھ موصوف ہے جیسے حیات، قدرت، علم، ارادہ، سمع، بصر اور کلام اور صفات فعلیہ سے بھی متصف ہے جیسے پیدا کرنا، بنانا، ایجاد کرنا، احداث (عدم سے وجود میں لانا)، زندہ کرنا اور مارنا۔ مخلوقات کی پیدائش سے پہلے ان اوصاف سے موصوف تھا کیونکہ یہ صفتیں اس کی ذات سے ازل میں قائم تھیں۔ اور یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ صفتیں نہ ہی ذات ہیں اور نہ غیر ذات بلکہ کہا جائے گا یہ لازم معانی ہیں ذات کیلئے ازل سے ابد تک بغیر ابتدا وانتہا کے۔ (نورالیقین فی اصول الدین ص ۱۲۱)

شیخ عبداللہ ھرری لکھتے ہیں: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى اَزَلِيٌّ اَىْ مَوْجُوْدٌ فِى الْاَزَلِ بِصِفَاتِهِ الْقَدِيْمَةِ بِقِدَمِ الذَّاتِ لِاَنَّهُ يَسْتَحِيْلُ عَلَى الذَّاتِ الْقَدِيْمِ الْاِتِّصَافُ بِصِفَةٍ حَادِثَةٍ (اظهار عقيدة السنية ص ٤٠)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ازلی ہے یعنی موجود تھا ازل میں اپنی قدیم صفات اور ذات کے ساتھ کیونکہ محال ہے قدیم ذات پر کہ وہ متصف ہو سکے حادث صفت کے ساتھ۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۴﴾ وَكَمَا كَانَ بِصِفَاتِهِ اَزَلِيًّا كَذٰلِكَ لَايَزَالُ عَلَيْهَا اَبَدِيًّا

ترجمہ: اور وہ جیسے اپنی جملہ صفات کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اسی طرح ہمیشہ رہے گا(۱)۔

(۱) یعنی اس کی ذات وصفات کی نہ بدایت وابتدا ہے اور نہ نہایت وانتھا ہے اول کو پہلے جملہ سے اور دوسرے کو ثانی جملہ سے بیان فرمایا۔ حضرت امام طحاوی نے معتزلہ جھمیہ اور جوان کے موافق ہیں کا رد کیا ہے۔ ازلی وہ ہے جس کی کوئی ابتدا نہ ہو اور ابدی وہ ہے جس کی کوئی انتھا نہ ہو اور یہ شان اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ (سورہ الحدید ۳) ترجمہ: وہی اول ہے اور وہی آخر ہے۔

جب یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ازلی ہے اور اس کی صفتیں بھی ازلی ہیں تو اسی طرح ثابت ہوا کہ وہ ہمیشہ ابدی ہے اپنی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ کے ساتھ اس لیئے کہ ماتریدیہ کے نزدیک اس کی سب صفتیں قدیم (ہمیشہ سے) ہیں اور امام بخاری بھی ان کے ہم خیال ہیں (شرح عقیدۃ الطحاویہ ص ٤١)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۵﴾ لَیْسَ بَعْدَ خَلْقِ الْخَلْقِ اِسْتَفَادَ اِسْمَ الْخَالِقِ

وَلَا بِاِحْدَاثِهِ الْبُرِیَّةَ اِسْتَفَادَ اِسْمَ الْبَارِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اپنے لئے خالق کا نام وضع نہیں کیا اور نہ ہی مخلوق (بریت) کو معرض وجود میں لاکر باری کا نام اختیار کیا(۱)۔

(۱) ایک نسخہ میں لَیْسَ بَعْدَ کی بجائے لَیْسَ مُنْذُ خَلَقَ الْخَلْقَ مذکور ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے خالق کا نام حاصل نہیں کیا وہ تو پہلے ہی سے خالق و باری کے نام سے متصف ہے۔

حل لغات:

اِسْتَفَادَ (فائدہ حاصل کرنا، استفادہ کرنا)۔ اِحْدَاثٌ (نئی بات نکالنا، نیا پیدا کرنا) بَرِیَّةٌ (مخلوق، دنیا کے لوگ)۔

خَالِقٌ کا معنی ہے کسی کو عدم سے وجود میں لانے والا نیز خلق کا معنی تقدیر ہے وہ کسی چیز کو کسی مخصوص صورت میں مقدر فرماتا ہے۔ بَارِیْٔ کا معنی بغیر کسی مثال کے پیدا کرنے والا ہے اس لئے دونوں میں فرق کیا گیا ہے:

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ (سورہ حشر ۲٤)

ترجمہ: وہی اللہ خالق اور موجد ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۶﴾ لَهٗ مَعْنَى الرُّبُوْبِيَّةِ وَلَا مَرْبُوْب وَ مَعْنَى الْخَالِقِ وَ لَا مَخْلُوْق

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کسی پلنے والے کے بغیر بھی ربوبیت کے مقام پر فائز ہے اور وہ کسی چیز کو پیدا کرنے کے بغیر بھی خالق ہے۔ (معنی ربوبیت سے مراد صفت ربوبیت، معنی خالقیت سے مراد صفت خالقیت ہے یعنی وہ ذات مخلوق کے پیدا کرنے سے قبل بھی ان صفتوں کے ساتھ موصوف تھی اور اب بھی ہے)(۱)۔

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت اور صفت خالقیت ساری مخلوق سے پہلے تھی اور ہمیشہ رہے گی۔ صدر الدین ابوالحسن محمد بن ابی العز حنفی دمشقی (متوفی ۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ مَوْصُوْفٌ بِاَنَّهُ الرَّبُّ قَبْلَ اَنْ يُّوْجَدَ مَرْبُوْبٌ وَمَوْصُوْفٌ بِاَنَّهُ خَالِقٌ قَبْلَ اَنْ يُّوْجَدَ مَخْلُوْقٌ (شرح العقيدة الطحاويه ص ۱۵۵، ج ۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ موصوف تھا رب ہونے کے ساتھ ہے کسی مربوب کے پائے جانے سے پہلے اور وہ موصوف تھا خالق ہونے کے ساتھ کسی مخلوق کے پائے جانے سے پہلے۔

یہاں خلق سے مراد صفت تکوین ہے۔ امام عمر نسفی فرماتے ہیں:

وَالتَّكْوِيْنُ صِفَةٌ لِّلّٰهِ تَعَالٰى اَزَلِيَّةٌ وَهُوَ تَكْوِيْنُهٗ لِلْعَالَمِ وَلِكُلِّ جُزْءٍ مِّنْ اَجْزَائِهٖ لِوَقْتِ وُجُوْدِهٖ وَهُوَ غَيْرُ الْمُكَوَّنِ عِنْدَنَا (عقائد نسفيه)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: تکوین اللہ تعالیٰ کی ایک ازلی صفت ہے۔ اور وہ اس کا پیدا کرنا ہے عالم کے لئے اور ہر جز کے لئے اس کے اجزاء سے اس کے موجود ہونے کے وقت۔ اور وہ ہمارے نزدیک مکون سے جدا ہے۔ امام ابوالبرکات عبداللہ نسفی (متوفی ۷۱۰ ھ) لکھتے ہیں:

اَلتَّکْوِیْنُ غَیْرُ الْمُکَوَّنِ وَھُوَ صِفَۃٌ اَزَلِیَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِذَاتِہٖ کَجَمِیْعِ صِفَاتِہٖ وَھُوَ تَکْوِیْنُہٗ لِلْعَالَمِ وَلِکُلِّ جُزْءٍ مِّنْہُ لِوَقْتِ وُجُوْدِہٖ (عمدۃ العقائد ص ۹)

ترجمہ: تکوین غیر مکون ہے اور صفت ازلی اس کی ذات سے قائم ہے اللہ تعالیٰ کی تمام صفتوں جیسی ہے اور وہ جہاں کیلئے پیدا کرنے والا ہے اور جہاں کے ہر حصہ کیلئے اس کے وجود اور پائے جانے کے وقت۔ ماتریدیہ کے نزدیک صفات کمالیہ آٹھ صفتیں ہیں: علم، قدرت، حیات، سمع، بصر، ارادہ، کلام اور تکوین۔ اشاعرہ (مالکیہ و شافعیہ) کے ہاں سات صفتیں ہیں تکوین کے علاوہ۔ علامہ عبدالعزیز پرھاروی صاحب نبراس لکھتے ہیں: وَ ھِیَ الْحَیَاۃُ وَ الْعِلْمُ وَ الْقُدْرَۃُ وَ الْاِرَادَۃُ وَالسَّمْعُ وَالْبَصَرُ وَ الْکَلَامُ وَ التَّکْوِیْنُ

(نبراس شرح شرح عقائد نسفی ص۱۹۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿١٧﴾ وَكَمَا اَنَّهٗ مُحْيِ الْمَوْتٰى بَعْدَ مَا اَحْيَاهُمْ اِسْتَحَقَّ هٰذَا الْاِسْمَ قَبْلَ اِحْيَائِهِمْ كَذٰلِكَ اسْتَحَقَّ اِسْمَ الْخَالِقِ قَبْلَ اِنْشَآئِهِمْ

ترجمہ: جیسا کہ وہ مردوں کو زندہ کرنے کے بعد زندہ کرنیوالا کہلاتا ہے اسی طرح وہ زندہ کرنے سے پہلے بھی اس نام کا مستحق ہے اسی طرح وہ مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی خالق کے نام کا استحقاق رکھتا ہے(۱)۔

(۱) جس طرح مردوں کو زندہ کرنے سے قبل اس وصف محی سے متصف تھا اسی طرح مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے بھی خالق کی صفت کے ساتھ موصوف تھا لہٰذا اس کے کسی وصفی نام میں اضافہ نہیں ہوا۔یعنی اللہ تعالیٰ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ قدیم سے ہے۔علامہ ابن العز لکھتے ہیں:

اِنَّهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مَوْصُوْفٌ بِاَنَّهٗ مُحْيِ الْمَوْتٰى قَبْلَ اِحْيَائِهِمْ فَكَذٰلِكَ يُوْصَفُ بِاَنَّهٗ خَالِقٌ قَبْلَ خَلْقِهِمْ (شرح عقيدة الطحاويه ص ٢٠٤)

حل لغات: مُحْيِ پیدا کرنے والا, مَوْتٰى مردے بے جان, اِسْتَحَقَّ وہ لائق ہوا مستحق ہوا, اِحْيَاء زندا کرنا, خَالِقٌ پیدا کرنے والا, اِنْشَاءٌ پیدا کرنا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۸﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَكُلُّ شَيْءٍ اِلَيْهِ فَقِيْرٌ وَكُلُّ اَمْرٍ عَلَيْهِ يَسِيْرٌ لَا يَحْتَاجُ اِلٰى شَيْءٍ (لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ) (سورہ شوریٰ ۱۱)

ترجمہ: یہ اس لئے کہ (۱) وہ ہر چیز پر قادر ہے (۲) اور ہر چیز اس کی محتاج ہے۔ ہر کام اسکے لئے آسان ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اس کی کوئی مثال نہیں، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(۱) ذٰلِكَ سے اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفتیں ازل میں مخلوق سے پہلے تھیں اور ان کا ازل میں ہونا برحق ہے۔

(۲) وہ ازل سے ہر ہر چیز پر قادر تھا اگر چہ چیزیں موجود نہیں تھیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کا ازل میں اثبات ہے اور ہر چیز اللہ کی محتاج ہے اور ہر معاملہ و کام اس پر آسان ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ اس عقیدہ میں امام طحاوی صفات باری تعالیٰ کو ازل میں ثابت کرتے ہوئے فرقہ باطلہ کی تردید فرماتے ہیں۔ چنانچہ شَیْءٌ قَدِیْرٌ میں معتزلہ کا رد ہے کہ وہ بندے کو خالق افعال کہتے ہیں۔ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ میں مشبہ کا رد ہے جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق سے تشبیہ دیتے ہیں۔ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ کے ذریعہ معطلہ کی تردید کی گئی ہے جو صفات باری کا انکار کرتے ہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴾۱۹﴿ خَلَقَ الْخَلْقَ بِعِلْمِهٖ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اپنے علم سے پیدا کیا(۱)۔

(۱) یعنی اس نے اپنی مخلوق کو اپنے علم سے پیدا کیا۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ. وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ (سورملک ۱۴)

ترجمہ: بھلا جس نے پیدا کیا ہے وہ بے خبر ہے وہ تو پوشیدہ باتوں کو جاننے والا خبردار ہے۔

اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ (سورہ نساء ۱۶۶)

ترجمہ: اس نے اس کو اپنے علم سے نازل کیا ہے۔

وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ (سورہ بقرہ ۲۵۵)

ترجمہ: اور وہ نہیں گھیر سکتے کسی چیز کو اس کے علم سے مگر جتنا وہ چاہے۔

اس میں اس کی صفت علم کا بیان ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا (سورہ انعام ۵۹)

ترجمہ: اور جانتا ہے جو کچھ ہے جنگل میں اور سمندر میں اور نہیں گرتا کوئی پتا مگر وہ اس کو جانتا ہے۔

تو اللہ نے اپنی مخلوق کو علم سے پیدا کیا اور اس کو اپنی مخلوق کا علم ہے اور یہ محال ہے کہ مخلوق کو پیدا کیا اور اس کو مخلوق کا علم نہ ہو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۰﴾ وَقَدَّرَلَهُمْ اَقْدَارًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیریں بنائیں(۱)۔

(۱) خَلَقَ (اس نے بنایا، پیدا کیا) اَوْجَدَ، اس نے ایجاد کیا، اَنْشَأَ، اس نے بنایا، اَبْدَعَ، اس نے بلا نمونہ بنایا خلق مخلوق کے معنی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ (سورہ قمر ۱۹)

ترجمہ: بیشک ہم نے ہر چیز کو اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا (سورہ احزاب ۳۸)

وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا (سورہ فرقان ۲)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس کا اندازہ مقرر فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

للہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال قبل مخلوق کی تقدیر لکھ دی اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا (مشکوٰۃ باب القدر)

اس حدیث میں تحدید و حد بندی نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے بہت ہی پہلے سب کی تقدیر لکھی تھی خواہ نیکی خواہ برائی۔ نور الیقین میں ہے:

وَالْقَدَرُ تَعْيِيْنُ مَا يَقَعُ لِكُلِّ شَیْءٍ مِنْ زَمَانٍ اَوْ مَكَانٍ اَوْ ثَوَابٍ اَوْ عِقَابٍ اَوْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ وَجَعْلُ كُلِّ شَیْءٍ عَلٰى مَاهُوَ اَلْيَقُ بِهٖ (نور اليقين ص ۱۲۸)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۱﴾ وَضَرَبَ لَهُمْ آجَالاً

ترجمہ: اور اس نے مخلوق کا آخری وقت متعین کیا(۱)۔

(۱) ضَرَبَ مقدر کی, آجَالاً اجل کی جمع ہے، اجل کہتے ہیں کسی چیز کی عمر مقرر کی مدت کو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمروں کی مدتیں مقرر فرمادی تھیں ان میں نہ ردوبدل ہو سکتا ہے اور نہ آگے پیچھے، ہر ایک کو وقت مقررہ پر موت آجائے گی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (اعراف ۳۴)

ترجمہ: جب ان کا وقت آجائے گا ایک ساعت تاخیر نہیں کریں گے اور نہ آگے ہوں گے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا (ال عمران ۱۴۵)

ترجمہ: اور کسی شخص میں یہ طاقت نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر مر جائے اس نے موت کا وقت مقرر کر کے لکھ دیا ہے۔

موت ایک ہے دو موتیں نہیں جیسے معتزلہ کہتے ہیں اور اللہ نے مقدر و فیصلہ فرمادیا ہے کہ جو قتل ہوتا ہے اپنی اجل کے مطابق قتل ہوتا ہے قاتل پر قصاص اور دیت کا واجب ہونا منہی عنہ کے ارتکاب اور ناجائز کام کرنے کی وجہ سے ہے یہ اللہ کا علم اور اس کی تقدیر ہے کہ یہ انسان فلاں بیماری کے ساتھ فوت ہوگا اور فلاں قتل ہوگا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۲﴾ وَلَمْ يَخْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَهُمْ وَعَلِمَ مَاهُمْ عَامِلُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَهُمْ

ترجمہ: مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے اس پر کوئی چیز مخفی (پوشیدہ) نہیں تھی اور لوگوں کو پیدا کرنے سے پہلے یہ جانتا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں کیا کچھ کرنے والے ہیں(۱)۔

(۱) اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ آئندہ وہ کیا کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کفار کے بارہ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَوْرُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْعَنْهُ (سورہ انعام ۲۸)

ترجمہ: اگر یہ (دنیا میں) لوٹائے بھی جایں تو جن (کاموں) سے ان کو منع کیا گیا تھا وہی پھر کرنے لگیں گے۔

وَلَوْعَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ

(سورہ انفال ۲۳)

ترجمہ: اور اگر خدا ان میں نیکی دیکھتا تو ان کو سننے کی توفیق بخشتا اور اگر (بغیر صلاحیت ھدایت) کے سماعت دیتا تو وہ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔

اس میں روافض، قدریہ اور ان لوگوں کا رد ہے جن کا خیال ہے کہ اللہ پیدا کرنے اور ایجاد سے پہلے کچھ علم نہیں رکھتا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۳﴾ وَاَمَرَهُمْ بِطَاعَتِہٖ وَ نَهَاهُمْ عَنْ مَعْصِيَتِہٖ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی اطاعت کا حکم دیا اور انہیں نافرمانی سے روکا (۱)

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ---- وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ

(سورہ نحل ۹۰)

ترجمہ: بے شک اللہ حکم دیتا ہے عدل اور احسان کا اور روکتا ہے بے حیائی اور برائی اور سرکشی سے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے لئے پیدا فرمایا:

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِ نْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (سورہ زاریات ۵۲)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر تاکہ وہ میری عبادت کریں (میری معرفت حاصل کریں)۔ اور اللہ نے فضول اور عبث پیدا نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ (سورہ مؤمنون ۱۱۵)

ترجمہ: کیا تم نے گمان کیا کہ ہم نے تمہیں عبث پیدا کیا ہے اور بیشک تم ہماری طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے۔

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا (سورہ ص ۲۷)

ترجمہ: اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمینوں کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے فائدہ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۴﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ يَّجْرِي بِتَقْدِيْرِهٖ وَمَشِيْئَتِهٖ وَمَشِيْئَتُهٗ تَنفُذُ

ترجمہ: اور کائنات کی ہر چیز اس کے اندازے سے اور ارادے کے مطابق چلتی ہے۔ اس جہاں میں اس کی مشیت نافذ العمل ہے(۱)۔

(۱) ایک نسخہ میں تَقْدِیْرِہٖ کے بجائے بِقُدْرَتِہٖ ہے یعنی ہر چیز اس کی قدرت اور مشیت سے جاری ہے اور اس کا ارادہ نافذ ہوتا ہے اور کل شیء میں خیر و شر، حسن و قبح، جوھر و عرض سب اس کے ارادہ سے جاری ہوتے ہیں۔ اس میں معتزلہ کا رد ہے جو کہتے ہیں جو حلت اور اطاعت کی قسم سے ہیں اور فعل معصیت و قبح کا ارادہ نہیں فرماتا اور مشیت و ارادہ اللہ کی صفت ذاتی ہے اس لئے وہ تمام چیزوں میں نافذ ہوتی ہے کیونکہ وہ واحد اور قھار ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (سورہ رعد ۱۶)

ترجمہ: ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (سورہ فرقان ۲)

ترجمہ: اور اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا پس اندازہ کیا اس کو اندازہ کرنا۔

كُلُّ شَيْءٍ سے مراد ہر چیز ہے بھلائی ہو یا برائی حسن ہو یا قبح جوھر ہو یا عرض سب اس کے ارادہ، مشیت اور قدرت سے ہے اور اس کی مشیت چیزوں میں نافذ ہے کیونکہ وہ صفت ازلیہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۵﴾ لَا مَشِيْئَةَ لِلْعِبَادِ اِلَّامَاشَآءَ لَهُمْ فَمَاشَآءَ لَهُمْ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاء لَمْ يَكُنْ

ترجمہ: اور بندوں کی مشیت کوئی نہیں بجز اس کے جو وہ چاہے ان کے لئے تو ان کے لئے جو چاہے وہی ہوتا ہے اور جو وہ نہ چاہے وہ نہیں ہوتا(۱)۔

(۱) یعنی اس کائنات میں جو کچھ ہوتا رہا ہے یا ہوتا ہے یا آئندہ ہوتا رہے گا بھلائی، برائی، ھدایت وگمراہی، سب اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتا ہے۔ چونکہ فرقہ معتزلہ اللہ تعالیٰ کی عمومی مشیت کا انکار کرتا ہے اس لئے اس کا رد کیا گیا ہے قصیدہ بدالامالی میں ہے:

مُرِيْدُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ الْقَبِيْحِ ، وَلٰكِنْ لَّيْسَ يَرْضٰى بِالْمُحَالِ.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا تَشَآءُ وْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ تکویر ۲۹)

ترجمہ: اور تم نہیں چاہتے ہو مگر وہ جو اللہ ہی چاہتا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے

وَ مَا تَشَآءُ وْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (سورہ دہر ۳۵)

ترجمہ: تم وہی چاہتے ہو جو اللہ چاہتا ہے بے شک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۶﴾ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ وَيَعْصِمُ وَيُعَافِي فَضْلًا وَيُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَخْذُلُ وَ يَبْتَلِيْ عَدْلًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ھدایت دیتا ہے اور اپنے فضل وکرم سے ہر ایک کی حفاظت فرماتا ہے۔ اور وہ عدل وانصاف کی بنیاد پر گمراہ، رسوا اور آزمائش میں مبتلا کرتا ہے(۱)

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ (سورہ مدثر ۳۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ھدایت دیتا ہے۔ اس کے فضل وکرم اور عدل کے درمیان اس کی مشیت میں پھر رہے ہیں۔

حل لغات:

يَعْصِمُ باب ضرب سے بمعنی حفاظت کرنا۔ يُعَافِیْ باب مفاعلہ سے ہے بمعنی مصیبت دور کرنا, فَضْلًا بلاعلت واحسان کے نعمتیں عطا کرنا, يُضِلُّ باب افعال گمراہ کرنا, يَخْذُلُ باب نصر سے چھوڑ دینا, يَبْتَلِیْ باب افتعال سے آزمائش کرنا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَ مَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (سورہ انعام ۳۹)

ترجمہ: جس کو چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس کو سیدھی راہ پر کرتا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۷﴾ وَ كُلُّهُمْ يَتَقَلَّبُوْنَ فِيْ مَشِيْئَتِهٖ بَيْنَ فَضْلِهٖ وَعَدْلِهٖ

ترجمہ: اور سب اس کی مشیت چاہنے میں پلٹتے ہیں اس کے فضل وعدل کے درمیان (۱)۔

(۱) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ (سورہ تغابن ۲)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہیں پیدا فرمایا پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور تم میں سے بعض مومن ہیں۔

تو جس کو اس نے ایمان کی طرف ھدایت دی تو اپنے فضل سے دی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے تو جس کو اس نے گمراہ کر دیا تو اپنے عدل سے کیا اور اسی کے لئے تعریف کرنی چاہیے کیونکہ وہی خیر وشر کا خالق ہے۔ علامہ حسن کافی فرماتے ہیں: فَمَنْ هَدَاهُ فَبِفَضْلِهٖ وَ مَنْ اَخْزَاهُ فَبِعَدْلِهٖ وَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ عَلٰى مَا سَبَقَ عِلْمُهٗ فِي الْاَزَلِ

ترجمہ: تو جس کو اس نے ھدایت دی تو اپنے فضل سے دی اور جس کو رسوا کیا تو اپنے عدل سے کیا اور یہ سب اس پر ہے جس پر اللہ کا علم گزر چکا ہے ازل میں (نور الیقین ص ۱۳۳)

امام طحاوی مسئلہ تقدیر پر کسی ایک مقام میں مکمل بحث نہیں کرتے ہیں بلکہ مختلف مقامات پر بحث فرماتے ہیں غالباً اس میں یہ حکمت ہوگی کہ مسئلہ تقدیر بہت اہم ہے اس لئے متعدد بار ذکر کرنے سے یاد ہو جائے۔ واللہ اعلم۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۸﴾ وَهُوَ مُتَعَالٍ عَنِ الْاَضْدَادِ وَالْاَنْدَادِ

ترجمہ: اور وہ ذات ہمسروں اور شریکوں سے بلند تر ہے(۱)

(۱) جبکہ وہ تمام ہمسروں شریکوں سے پاک ہے تو پھر اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرانا کفر اور شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورہ بقرہ ۲۲)

ترجمہ: ہرگز اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو شریک اور مدمقابل مت ٹھہراؤ حالانکہ تم جانتے ہو

اَضْدَادْ ضِدْ کی جمع ہے بمعنی مخالف اور اَنْدَادْ, نِدٌّ کی جمع ہے بمعنی مثل, تو اللہ تعالیٰ کا کوئی معارض مخالف اور مثل نہیں اس نے جو چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا۔ اور اس کا کوئی برابری کرنے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (سورہ اخلاص ٤)

ترجمہ: اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔

اضداد اور انداد دونوں کی نفی کرنے سے مراد معتزلہ کے زعم فاسد کا رد کرنا ہے کہ بندہ اپنے فعل کا خالق ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۹﴾ وَلَا رَادَّ لِقَضَائِهِ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ وَلَا غَالِبَ لِاَمْرِهِ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی قضاوقدر کوئی ٹال نہیں سکتا اس کے حکم کا کوئی تعاقب نہیں کر سکتا اور اس کے فیصلوں پر کوئی غالب نہیں آ سکتا (۱)۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے فیصلوں کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور نہ کوئی رد کر سکتا ہے اور نہ اس کے امر پر کوئی غالب آ سکتا ہے. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ ترجمہ: اور اللہ ہی اپنے امر پر غالب ہے۔

حل لغات:

لَا رَادَّ کوئی ٹالنے والا نہیں۔ لِقَضَائِهِ اس کے فیصلہ وقضا سے۔ قضاء سے تکوین مراد ہے کہ کوئی بندوں میں سے اس کو رد نہیں کر سکتا۔ ذکر قضاء کا کیا جاتا ہے اور مراد حکم لیا جاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے قَضَى الْقَاضِي قاضی نے حکم دیا۔ لَا مُعَقِّبَ کوئی موخر کرنے والا نہیں۔ لَا غَالِبَ لِاَمْرِهٖ اس کے حکم پر کوئی غالب آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورہ نحل ۴۰)

ترجمہ: ہمارا فرمانا یہی ہوتا ہے کہ ہم کہیں ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۰﴾ اٰمَنَّا بِذٰلِكَ كُلِّهٖ وَ اَيْقَنَّا اَنَّ كُلًّا مِّنْ عِنْدِهٖ

ترجمہ: ہم ان باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہر چیز اسی کی طرف سے ہے۔

(ا) یعنی ہم ان تمام باتوں میں یقین اور ایمان رکھتے ہیں جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے اور یقین رکھتے ہیں کہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اسی کے ارادہ اور مشیت سے ہیں۔ اٰمَنَّا ہم ایمان لاتے ہیں قضا اور قدر کی سب باتوں پر خیر سے ہو یا شر سے اس میں اس بات کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہے اپنے ارادہ اور اپنے فیصلہ و قضا سے تو جو اس کی مخالفت کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ ۔ (سورہ فاطر ۳)

ترجمہ: کیا اللہ تعالیٰ کے سوا ہے کوئی پیدا کرنے والا۔

اِیْقَانًا کا معنی یقین کرنا ہے ایسا یقین کرنا جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو یعنی بلا شبہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ كَذٰلِكَ نُرِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ۔ (سورہ انعام ایت ۷۵)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم ابراھیم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۱﴾ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیُّہُ الْمُجْتَبٰی وَرَسُوْلُہُ الْمُرْتَضٰی

ترجمہ: اور بلاشبہ حضرت محمد ﷺ (۱) اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے (۲) اس کے منتخب نبی اور اس کے پسندیدہ رسول ہیں (۳)۔

(۱) حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ توحید کا بیان کرنے کے بعد اب رسالت محمد ﷺ کا ذکر فرماتے ہیں اور یہی ترتیب کلمہ توحید میں ہے، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، پہلے جزو میں اعلان توحید ہے اور دوسرے حصہ میں ذکر رسالت ہے۔ آپ ﷺ کا اسم ذاتی محمد قرآن مجید میں چار مقام میں آیا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (سورہ آل عمران ۱٤٤) ترجمہ: اور محمد تو ایک رسول ہیں۔

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ (سورہ احزاب ٤٠)

ترجمہ: نہیں محمد تم مردوں میں سے کسی کے باپ۔

بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (سورہ محمد ٢)

ترجمہ: اس قرآن کے ساتھ ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (سورہ فتح ٢٩) ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَاِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا (سورہ بقرہ ۲۳)

ترجمہ: اور اگر تمہیں شک ہو اس میں جو ہم نے نازل کیا اپنے (برگزیدہ) بندے پر۔

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (سورہ بنی اسرائیل ۱)

ترجمہ: ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے قلیل حصہ میں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ (سورہ کہف ۱)

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے نازل فرمائی اپنے محبوب بندے پر یہ کتاب۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (سورہ فرقان ۱)

ترجمہ: بڑی خیر و برکت والا ہے وہ جس نے اتارا ہے الفرقان اپنے محبوب بندہ پر تاکہ وہ بن جائے سارے جہان والوں کو (عذاب) سے ڈرانے والا۔

فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى (سورہ نجم ۱۰)

ترجمہ: پس وحی کی اللہ نے اپنے (محبوب) بندے کی طرف جو وحی کی۔

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ (سورہ جن ۱۹)

ترجمہ: اور جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا خاص بندہ تاکہ اس کی عبادت کرے

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى (سورہ العلق ۹،۱۰)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے حبیب آپ ﷺ نے دیکھا ایسے کو جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا ترجمہ: کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

خیال رہے کہ مرتبہ ربوبیت کے بعد سب سے بلند مقام، مقام عبودیت ہے۔ اور یہی آپ ﷺ کا پسندیدہ مرتبہ ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ کی عبودیت کا ذکر قرآن عزیز میں متعدد بار آیا ہے۔

(۳) المصطفی، المجتبی اور المرتضی تینوں مترادف المعنی ہیں۔ یعنی اس کے برگزیدہ بندے، اس کے چنے ہوئے نبی اور اس کے پسندیدہ رسول ہیں۔ بعض کے نزدیک لفظ نبی قرآن مجید کی ۱۱ سورتوں میں ۲۵ مرتبہ آیا ہے، اور لفظ رسول قران مجید کی ۳۷ سورتوں میں ۱۳۷ جگہ مذکور ہے۔ لفظ نبی کا معنی ہے اللہ کی طرف سے غیب کی خبریں بندوں کو دینے والا۔ لفظ رسول بمعنی مرسل ہے، کہ اللہ کا بھیجا ہوا۔ ہر رسول نبی ہے ہر نبی رسول نہیں۔ چنانچہ صدر الاسلام ابوالیسر محمد بزدوی فرماتے ہیں:

اَلرَّسُوْلُ لَایَکُوْنُ اِلَّا نَبِیًّا وَالنَّبِیُّ قَدْ لَا یَکُوْنُ رَسُوْلًا (اصول الدین ص ۲۲۲)

ترجمہ: رسول نہیں ہوتا مگر نبی اور نبی رسول نہیں ہوتا (صرف نبی ہوتا) ہے۔

نبی اور رسول میں کیا فرق ہے؟۔ اس کے بارہ میں اور بھی بہت سے اقوال ہیں۔ جن کی تفصیل نمبر اس کے صفحہ ۷۹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۲﴾ وَاَنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِمَامُ الْاَتْقِيَآءِ وَسَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَحَبِيْبُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: اور وہ بے شک نبیوں کے خاتم ہیں۔ پرہیزگاروں کے پیشوا۔ سب رسولوں کے سردار(۱)۔ اور پروردگار عالم کے دوست ہیں۔

(۱) حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ (ترمذی)

ترجمہ: میں پہلوں اور پچھلوں سے سب سے افضل اور یہ فخر نہیں۔

چنانچہ حضرت ابن عباس سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ انبیاء کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلَا وَ اَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: یاد رکھو میں اللہ کا دوست ہوں اور کوئی فخر والی بات نہیں۔

ایک اور روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا (الشفا)

ترجمہ: کہ بے شک اللہ نے مجھے خلیل بنایا جس طرح حضرت ابراھیم کو خلیل بنایا۔

بعض کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حبیب اللہ ہونا حدیث سے ثابت نہیں اور یہ دعویٰ غلط ہے۔ آپ کا حبیب اللہ ہونا حدیث سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (سورہ احزاب آیت ۴۰)

ترجمہ: اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بیت المقدس میں شب اسراء کو تمام نبیوں کی آپ نے امامت فرمائی اور ہر نبی متقی ہوتا ہے کیونکہ تقویٰ نبوت کے آثار میں سے ہے جس طرح آپ امام الانبیاء ہیں امام الاتقیاء بھی ہیں اور رب کائنات کے دوست ہیں۔ حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں:

حبیب خدا اشرف انبیاء　　　　که عرش مجیدش بود مت کا

خدا کے دوست سارے نبیوں سے افضل، کہ بزرگی والا عرش انکے تکیہ لگانے کی جگہ ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۳﴾ وَكُلُّ دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ فَغَيٌّ وَهَوٰى

ترجمہ: آپ ﷺ کے بعد نبوت کا ہر دعوی گمراہی اور جہالت ہے(۱)۔

(۱) پہلے امام طحاوی نے فرمایا کہ آپ سب نبیوں کہ خاتم ہیں۔ اب فرماتے ہیں کے ہر قسم کی نبوت کا دعوی کرنے والا سرکش اور گمراہ ہے۔ متن کی عبارت کے بعض نسخوں میں مختلف الفاظ پائے جاتے ہیں۔ مثلاً (۱) كُلُّ دَعْوَةِ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ (۲) كُلُّ دَعْوَةِ النُّبُوَّةِ بَعْدَ نُبُوَّتِهِ فَغَيٌّ (۳) وَكُلُّ دَعْوَةٍ بَعْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَغْيٌ وَهَوٰى۔ یعنی ہر دعوی نبوت آپ کے بعد بغاوت اور گمراہی ہے بہر حال سب کا مفہوم ایک ہی ہے، کہ آپ کے بعد ہر نبوت کا مدعی بے دین گمراہ اور کافر ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخری نبی بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (سورہ احزاب ۴۰)

ترجمہ: بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا:

وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (ترمذی، ابو داود، ابواب الفتن)

ترجمہ: میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۴﴾ وَهُوَ الْمَبْعُوْثُ اِلٰى عَامَّةِ الْجِنِّ وَكَافَّةِ الْوَرٰى بِالْحَقِّ وَ الْهُدٰى وَ بِالنُّوْرِ وَ الضِّيَاءِ

ترجمہ : آپ ﷺ جن وانس (۱) اور پوری کائنات کی طرف حق وصداقت رشد وھدایت اور نور وضیاء کیساتھ مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

(۱) کہ آپ ﷺ تمام انسانوں اور جنوں سب کے رسول ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آپ کی رسالت عامہ کا ذکر فرماتا ہے:

تَبَارَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (سورہ فرقان ۱)

ترجمہ: بہت ہی خیر وبرکت والا ہے وہ جس نے اتارا فرقان اپنے بندے پر تاکہ ہوں جہاں والوں کو ڈرانے والے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. (سورہ انبیاء ۱۰۷)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر سراپا رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ (سورہ سبا ۲۸)

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام انسانوں کی طرف خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا

نیز حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً (مسلم)۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۵﴾ وَاَنَّ الْقُرْآنَ كَلَامُ اللّٰهِ مِنْهُ بَدَا بِلَا كَيْفِيَّةٍ قَوْلًا وَاَنْزَلَهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحْيًا وَصَدَّقَهُ الْمُؤْمِنُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ حَقًّا وَاَيْقَنُوْا اَنَّهُ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْحَقِيْقَةِ

ترجمہ: اور بے شک قرآن مجید اللہ کا کلام ہے(۱) اللہ ہی سے اس کا ظھور ہوا ہے (۲) قول وکلام کی شکل میں بغیر کیفیت کے (۳)۔ اور اللہ نے اس کو اپنے رسول پر بطور وحی کے نازل فرمایا اور ایمانداروں نے اس کی تصدیق کی اس پر کہ وہ حق ہے اور انہوں نے یقین کیا کہ درحقیقت یہ اللہ کا کلام ہے۔

(۱) یعنی قرآن مجید کا نزول بلا کیف اسی سے ظہور ہوا (ہم اس کی کیفیت نہیں جانتے)۔

(۲) اَیْ لَا تُعْرَفُ كَيْفِيَّةُ تَكَلُّمِهٖ بِهٖ قَوْلًا لَيْسَ بِالْمَجَازِ وَاَنْزَلَهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَحْيًا اَیْ اَنْزَلَهُ اِلَيْهِ عَلٰى لِسَانِ الْمَلَكِ فَسَمِعَهُ الْمَلَكُ جِبْرِيْلُ مِنَ اللّٰهِ وَسَمِعَهُ مُحَمَّدٌ ﷺ مِنَ الْمَلَكِ وَقَرَءَ عَلَى النَّاسِ (شرح عقیدۃ الطحاویہ)

ترجمہ: کہ اللہ کے تکلم کی کیفیت کو ہم نہیں جانتے اللہ نے اپنے کلام کو فرشتے کے ذریعہ اپنے رسول کی جانب وحی کی اور حضرت جبریل نے کلام کو سنا اور حضرت جبریل سے حضرت محمد ﷺ نے سنا آپ ﷺ نے لوگوں پر اس کو پڑھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا (سورہ اسراء ۱۰۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے قران کو جزو جزو کر کے نازل کیا تا کہ تم لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس کو آہستہ آہستہ اتارا ہے.

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

(سورہ الشعراء ۱۹۳) (شرح عقيدة الطحاويه)

ترجمہ: نیز اللہ فرماتا ہے اس کو ایمانت دار فرشتہ لے کر اترا (یعنی اس نے تمھارے دل پر القاء کیا ہے) تا کہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو اور یہ القاء بھی فصیح عربی زبان میں کیا ہے۔

اور قرآن مجید قول وکلام اور حروف کے شکل میں ہے اسی طرح بعض سلف نے بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ متکلم ہے اسی سے ظاہر ہوا ہے نہ کہ مخلوقات سے اور اسی کی طرف لوٹ جائے گا کہ قرآن مجید سینوں اور مصاحف سے اٹھالیا جائے گا پھر سینوں اور مصاحف میں ایک آیت بھی باقی نہیں رہے گی جیسا کہ آثار (حدیثوں) میں آیا ہے۔

چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

کہ اسلام ایسا پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کی بیل پرانی ہو جاتی ہے حتیٰ کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ کیا چیز ہے۔ اور کتاب (قرآن) ایک ہی رات میں ایسے ہی غائب ہو جائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہے گی اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسلمانوں کے چند گروہ باقی رہ جائیں گے جن کے بوڑھے اور بوڑھی عورتیں یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو یہ کلمہ کہتے سنا تھا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ہم بھی یہ کہا کرتے ہیں۔

(ابن ماجه ابواب الفتن باب ذهاب القرآن)

(۳) مِنْهُ بَدَاهُوَ مُتَكَلِّمٌ بِهٖ (شرح عقيدة اطحاويه)

ترجمہ: اسی سے ظاہر اور ظہور ہوا یعنی وہ اس کے ساتھ کلام کرنے والا ہے۔

اس صورت میں منه کی ضمیر کا مرجع ذات باری تعالیٰ ہے۔ اور اس میں فرقہ معتزلہ کا رد ہے کہ وہ کہتے ہیں قرآن کی اضافت اللہ کی جانب تشریفی ہے. جیسے ہم بَيْتُ اللّٰهِ یانَاقَةُ اللّٰهِ کہتے ہیں. بعض نے ضمیر کا مرجع قرآن مجید کو قرار دیا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ اُس سے بغیر کسی کیفیت کے اللہ کے کلام کا اظہار ہوتا ہے، کیونکہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ اور اس میں مفعول کو مقدم لایا گیا ہے خصوصیت کیلئے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا نہ اس کے سوا مخلوقات سے۔ اس میں جھمیہ اور معتزلہ کا رد ہے کیونکہ انہوں نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کلام کو محل میں پیدا کیا تو کلام اس محل میں ظاہر ہوا ہے۔ حق بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرنیوالا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ (سوره سجده ۱۳) ترجمہ: اور مگر میری بات قرار پا چکی

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ (سوره انعام ۱۹) ترجمہ: اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ اس سے تمہیں ڈراؤں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳٦﴾ لَيْسَ بِمَخْلُوْقٍ كَكَلَامِ الْبَرِيَّةِ

ترجمہ: مخلوق نہیں ہے مخلوق کے کلام کی طرح (۱)۔

(۱) کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام صفت ازلی ہے حروف وآواز کی قسم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام نفسی ہے جس پر کلام لفظی دلالت کرتا ہے۔

مَخْلُوْقٌ، پیدا کیا ہوا، حادث۔ اَلْبَرِيَّةُ، مخلوق۔ چونکہ کلام اللہ تعالیٰ کا صفت ہے اور صفت مخلوق نہیں ہے بلکہ ازلی ابدی ہے اس لئے فرمایا گیا ہے کہ کلام اللہ مخلوق نہیں ہے مخلوق کے کلام کی طرح کیونکہ مخلوق کے کلام میں حروف وآواز پائی جاتی ہے۔

امام بیہقی کتاب اسماء وصفات میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو درداء سے مرفوع یہ حدیث ہماری طرف نقل کی گئی ہے: اَلْقُرْآنُ كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ (حاشیہ نور الیقین ص ۱۲۲) قرآن اللہ کا غیر مخلوق کلام ہے۔ لِاَنَّ كَلَامَهٗ تَعَالٰی صِفَةٌ اَزَلِيَّةٌ لَيْسَ مِنْ جِنْسِ الْحُرُوْفِ وَ الْاَصْوَاتِ لِاَنَّهَا اَعْرَاضٌ حَادِثَةٌ (نور الیقین)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۷﴾ فَمَنْ سَمِعَهُ فَزَعَمَ اَنَّهٗ کَلَامُ الْبَشَرِ فَقَدْ کَفَرَ وَ قَدْ ذَمَّهُ اللّٰهُ وَعَابَهٗ وَاَوْعَدَهٗ حَیْثُ قَالَ تَعَالٰی (سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ) (سورہ مدثر ۲۶) فَلَمَّا اَوْعَدَ اللّٰهُ بِسَقَرَ لِمَنْ قَالَ (اِنْ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ) (سورہ مدثر ۲۵) عَلِمْنَا وَاَیْقَنَّا اَنَّهٗ قَوْلُ خَالِقِ الْبَشَرِ وَلَا یُشْبِهُ قَوْلَ الْبَشَرِ

ترجمہ: تو جس نے اس قرآن کو سنا اور اس نے گمان کیا کہ یہ انسانوں کا کلام ہے تو بیشک وہ کافر ہے(۱)۔ اور بلا شبہ اللہ نے اُس کی برائی بیان کی ہے اور اس کو عیب لگایا اور عذابِ دوزخ سے ڈرایا اللہ نے فرمایا: میں جلدی اسکو دوزخ میں ڈالوں گا۔ تو جب اللہ نے ایسے شخص کو دھمکی دی جو قرآن کے بارہ میں کہتا ہے کہ یہ انسان کا کلام ہے (۲) ہم نے جان لیا اور یقین کیا کہ بے شک قرآن کریم انسان کے پیدا کرنے والے کا کلام ہے اور انسانوں کے کلام سے مشابہت نہیں رکھتا۔

(۱) جس نے قرآن کے کلام اللہ ہونے سے انکار کیا بلا شبہ وہ کافر ہے کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی صفت قدیم ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کی صفت کی نسبت مخلوق کی طرف کردی وہ مفتری اور کافر ہے۔

(۲) اور قرآن کریم نے یہ بتایا کہ جس نے قرآن عزیز کو انسان کا کلام کہا اس کیلئے دوزخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ (سورہ مدثر ۲۶)

ترجمہ: عنقریب اس کو دوزخ میں داخل کریں گے۔

اس سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید انسان کا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (سورہ نساء ۸۷)

ترجمہ: اور کون ہے زیادہ سچا اللہ سے بات میں۔

نیز فرماتا ہے: لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ (سورہ اسرا ۸۸)

ترجمہ: اگر انسان اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ ان میں سے ایک دوسرے کا مددگار ہو۔

حل لغات:

زَعَمَ خیال، گمان کیا، ذَمَّہ برائی بیان کی، عَابَ عیب لگایا، عیب دار کیا، اَوْعَدَ ڈرایا، سَقَرَ دوزخ، لَا يُشْبِهُ انسان کے قول و کلام کے مشابہ نہیں کیونکہ مخلوق کا کلام حادث ہے اور اللہ کا کلام ازلی اور قدیم ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۸﴾ مَنْ وَصَفَ اللّٰهَ بِمَعْنًى مِنْ مَعَانِي الْبَشَرِ فَقَدْ كَفَرَ فَمَنْ اَبْصَرَ هٰذَا اِعْتَبَرَ وَعَنْ مِّثْلِ قَوْلِ الْكُفَّارِ انْزَجَرَ وَعَلِمَ اَنَّهٗ بِصِفَاتِهٖ لَيْسَ كَالْبَشَرِ

ترجمہ: اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو کسی انسانی وصف کے ساتھ موصوف کیا وہ کافر ہو گیا جس شخص نے اللہ کی ثابت کردہ صفات کو بصیرت کی آنکھ کے ساتھ دیکھا وہ قابل اعتبار ہے اور کافروں کے قول سے رک گیا ہے اور اس نے معلوم کر لیا کہ اللہ اپنے اوصاف کے ساتھ انسان کی مانند نہیں (۱)

(۱) یعنی جس نے اللہ کا وصف ایسے معنی وصفت کے ساتھ بیان کیا جو انسانوں کی صفت ہے تو وہ کافر ہو گیا کیوں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی صفتوں سے پاک ہے اللہ تعالیٰ صفت کلام سے متکلم ہے مگر مخلوق کے مشابہ نہیں ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (سورہ الشوریٰ ۱۱) ترجمہ: اس کی مثل کسی بھی صفت میں کوئی نہیں ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وہ جانتا ہے نہ اس طرح جیسے ہم جانتے ہیں۔ وہ قادر ہے نہ اس طرح جیسے ہم قدرت رکھتے ہیں۔ وہ دیکھتا ہے نہ ہماری طرح۔ وہ کلام کرتا ہے مگر ہماری طرح کلام نہیں کرتا وہ سنتا ہے مگر ایسا نہیں جیسا ہم سنتے ہیں. ہم آلات وحروف سے بات کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بغیر آلات اور حروف سے کلام فرماتا ہے اور حروف مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ کا کلام غیر مخلوق ہے (فقہ اکبر)۔

معنی کا معنی وصف ہے یعنی جو انسان کے حادث اوصاف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اوصاف بیان کرے وہ کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور بشر کے درمیان مماثلت (برابری) ثابت کرنا کفر ہے اور اس کی نص کے ساتھ نفی کی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (سورہ الشوریٰ ۱۱) ترجمہ: اور اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔

اور جس نے عبرت و بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور غور کیا اس نے عبرت حاصل کی اور اللہ تعالیٰ نے عبرت حاصل کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاعْتَبِرُوْا يَآاُولِي الْاَبْصَارِ (سورہ حشر ۲)

حل لغات: مَعْنًى وصف، مَعَانِي الْبَشَرِ انسانوں کی صفتیں، اَبْصَرَ بصیرت کی نگاہ سے دیکھا اِعْتَبَرَ عبرت حاصل کی اِنْزَجَرَ باز آ گیا، رک گیا اور کفار کی طرح کہنے سے رک گیا تو پھر اس نے اس حقیقت کو جان لیا کہ اللہ کی صفات انسان کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتی ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے جب فقہاء ملت کے عقیدۂ توحید و نبوت اور قرآن مجید کا ذکر کیا تو پھر اصول دین کے مسائل میں جو زیادہ اشرف اور اجل (بڑا) ہے اس کے بعد ذکر کیا ہے اور وہ دیدار خداوندی کا مسئلہ ہے۔ اس کے ذریعہ سے اہل سنت و جماعت گمراہ فرقوں اور ان منکرین سے ممتاز ہیں جو اپنے رب کے دیدار سے محروم ہوں گے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۳۹﴾ وَالرُّؤْيَةُ حَقٌّ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ بِغَيْرِ اِحَاطَةٍ وَّلَا كَيْفِيَّةٍ كَمَا نَطَقَ بِهٖ كِتَابُ رَبِّنَا وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (سورہ قیامہ ۲۲) وَتَفْسِيْرُهٗ عَلٰى مَا اَرَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلِمَهٗ

ترجمہ: اہل جنت کا اپنے پروردگار کو دیکھنا برحق ہے (۱) لیکن یہ دیدار بغیر کسی احاطہ اور کیفیت کے ہوگا جیسا کہ ہمارے رب کی کتاب نے اس کو بیان فرمایا ہے۔ اس روز بہت سے چہرے رونق دار ہوں گے اور اپنے پروردگار کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔ اور رویت کی تفسیر وتشریح وہی قابل قبول ہوگی (۲) جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ جو اس کی منشاو علم کے مطابق ہوگی۔

(۱) یعنی جنتیوں کو اللہ کا دیدار ہوگا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر جنتیوں کو نہیں ہوگا. اس میں علماء کے تین قول ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ صرف ایمان داروں کو دیدار ہوگا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ سب محشر والے دیدار کریں گے مومن کافر سب برابر ہیں پھر کافروں کو پردہ میں کر دیا جائے گا وہ نہ دیکھ سکیں گے مطلب یہ ہے کہ دیدار خداوندی میدان حشر میں عام ہوگا، کافر، مومن، نیک و بد سب دیکھیں گے۔ پھر کفار دیدار سے محروم ہو جائیں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (سورہ مطففین ۱۵)

ترجمہ: ہرگز یوں نہیں ہے بیشک وہ کفار اپنے رب کے دیدار سے اس دن محجوب (محروم) ہوں گے۔

یہ محرومیت ان کی سزا ہوگی۔ دیدار خداوندی خاص اہل ایمان کو جنت میں ہوگا۔ چنانچہ رسول ﷺ نے فرمایا:

اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: بیشک تم عنقریب اپنے رب کو دیکھو گے جیسے تم اس چاند کو دیکھتے ہو اور تم کوئی رکاوٹ اور پریشانی محسوس نہیں کرو گے۔

اور جنت کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ اہل محبت کے لئے حصول جنت کا مقصد ہی دیدار محبوب حقیقی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

جنت و دوزخ کو یارب کیا کروں آرزو ہے میں تجھے دیکھا کروں.

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ. امین (۲)

تَفْسِيْرُهٗ کی ہ ضمیر کا مرجع آیت بھی ہوسکتی ہے تو مطلب ہوگا کہ اس آیت کی تفسیر وہی قابل قبول ہوگی جس کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۰﴾ وَكُلُّ مَاجَاءَ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ عَنِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَعْنَاهُ عَلٰى مَا اَرَادَ، لَا نَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ مُتَأَوِّلِيْنَ بِاٰرَائِنَا وَلَا مُتَوَهِّمِيْنَ بِاَهْوَائِنَا

ترجمہ: اوراس کے بارہ میں جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث آئی ہے وہ اسی طرح برحق ہےاوراس کا معنی وہی ہوگا جوآپ نے ارادہ فرمایا۔اوراس مسئلہ میں اپنی رائے کے ساتھ تاویل نہیں کرتے اورنہ اپنی خواہشات کے ساتھ وہم میں پڑتے ہیں(ا)۔

(ا) بعض مفسرین ابن جریر,امام ماتریدی وغیرہ تاویل سے مرادتفسیر لیتے ہیں اور بعض کے نزدیک تاویل کا معنی یہ ہے کہ کسی لفظ کاراجح معنی ترک کر کے مرجوح معنی مرادلینااس لئے کہ مرجوع معنی کا متقاضی موجود ہے.یہ وہ تاویل ہے جس میں تنازع پایا جاتا ہے.یعنی متأخرین کے نزدیک تاویل کا معنی ہے لفظ کواس کے ظاہری معنی سے بدل لیا جائے اگر قواعدشرعیہ کے مطابق ہوتودرست ہےورنہ فاسد۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے آخرت میں دیدارخداوندی کااثبات فرمایاہے کہ اہل ایمان آخرت میں اللہ تعالیٰ کودیکھیں گےاور یہ حق ہے,اس پرایمان لاناواجب ہے۔جب اہل ایمان اللہ تعالیٰ کادیدارکریں گےتواللہ تعالیٰ اوردیکھنے والوں کےدرمیان کوئی مسافت نہیں ہوگی اور یہ دیداربغیرکسی تشبیہ جہت (طرف) اورمسافت (دوری,نزدیکی) کےہوگااوراللہ کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیدار اس طرح نہیں ہوگا جس طرح مخلوق کا دیکھنا ہوتا ہے کیونکہ مخلوق آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اور نیچے اور تمام جہات میں دیکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے جہتوں کا ہونا جائز نہیں اور نہ اس کی شان کے لائق ہے اور اس کی امام ابو منصور ماتریدی نے تصریح کی ہے اور امام ابوحنیفہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں: وَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُرٰی فِی الْاٰخِرَۃِ وَ یَرَی الْمُؤْمِنُوْنَ وَ ھُمْ فِی الْجَنَّۃِ بِاَعْیُنِ رُؤُسِھِمْ بِلَا تَشْبِیْہٍ وَ لَا کَیْفِیَّۃٍ وَ لَا کَمِّیَّۃٍ وَ لَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ خَلْقِہٖ مُسَافَۃٌ (شرح عقیدۃ الطحاویہ) اللہ تعالیٰ کے دیدار کی ممکن ہونے کی بڑی اہم دلیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دیدار کیلئے سوال کرنا ہے چنانچہ قاضی بیضاوی فرماتے ہیں: فَلَوِ اسْتَحَالَ لَکَانَ سُوَالُہٗ جَھْلًا وَّ عَبَثًا (طوالع الانوارص ۱۹۱) ترجمہ: تو اگر یہ دیدار محال ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سوال کرنا جہل وفضول وعبث ہوگا (حالانکہ ایسا نہیں)۔

حل لغات: مُتَاَوِّلِیْنَ باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، تفسیر کرنے والے تاویل کرنیوالے۔ تفسیر اور تاویل میں فرق ہے تفسیر کے معنی ہیں مراد خداوندی کو واضح کرنا تاویل کا معنی ہے دو احتمالوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا۔ مُتَوَھِّمِیْنَ باب تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ گمان کرنیوالے اور خیال کرنیوالے۔ اَھْوَاء ھَوًی کی جمع خواہشیں، مطلب یہ ہے کہ دیدار خداوندی کے سلسلہ میں جو احادیث صحیحہ وارد ہیں وہ حق ہیں۔ فَھُوَ اَیْ حَقٌّ یعنی وہ حق ہیں اور ان کی مراد کو بھی صاحب کلام جانتا ہے اس لئے ہمیں کسی قسم کی ایسی تاویل نہیں کرنی چاہیے جو قرآن وحدیث کے معانی کے خلاف ہو جیسے معتزلہ وغیرہ کرتے ہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۱﴾ فَإِنَّهٗ مَاسَلِمَ فِی دِیْنِهٖ اِلَّا مَنْ سَلَّمَ لِلّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ وَ لِرَسُوْلِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم وَ رَدَّ عِلْمَ مَا اشْتَبَهَ عَلَیْهِ اِلٰی عَالِمِهٖ

ترجمہ: کیونکہ دین میں وہی آدمی بچا ہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سر تسلیم کیا ہے اور جو چیز اس کے نزدیک مشتبہ ہو اور اس کو جاننے والے کی طرف سونپ دے(۱)۔

(۱) یعنی اگر دینی مسائل میں کوئی شبہ پیدا ہو جس کو وہ حل نہیں کر سکتا تو جاننے والے کی طرف رجوع کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورہ نحل ۴۳)

ترجمہ: تم اہل علم سے دریافت کرو اگر تم نہیں جانتے ہو ۔ بغیر علم کے کسی مسئلہ میں بات نہیں کرنی چاہیے اللہ فرماتا ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (بنی اسرائیل ۳۶)

ترجمہ: اور اے بندے جس چیز کا تجھے علم نہیں ہے اس کے پیچھے مت پڑ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

فَمَا عَرَفْتُمْ مِنْهُ فَاعْمَلُوْا بِهٖ وَمَا جَهِلْتُمْ مِنْهُ فَرُدُّوْهُ اِلٰی عَالِمِهٖ (بخاری)

ترجمہ: جتنا تم جانتے ہو اس سے تو اس پر عمل کرو اور جو تم نہیں جانتے تو اس کو اس کے جاننے والے کی طرف سونپ دو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۲﴾ وَلَا تَثْبُتُ قَدَمُ الْاِسْلَامِ اِلَّا عَلٰی ظَهْرِ التَّسْلِيْمِ وَالْاِسْتِسْلَامِ

ترجمہ: اور اسلام کا قدم پختہ اور ثابت نہیں رہ سکتا مگر تسلیم اور انقیاد کی پشت پر(۱)۔

(۱) اس کلام کا مقصد یہ ہے کے اس شخص کا اسلام درست اور مضبوط نہیں ہے جو کتاب وسنت کے نصوص کو تسلیم نہیں کرتا اور ان کی اطاعت سے اعراض کرتا ہے۔ اَلتَّسْلِيْمُ ماننا اَلْاِسْتِسْلَامُ، فرمانبرداری کرنا۔ یعنی اصول دین وغیرہ میں عدم علم کی صورت میں کلام سے گریز کرنا لازمی ہے کیونکہ بے علم آدمی کو اپنے دینی امور میں بات کرنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (سورہ بنی اسرائیل ۳۶)

ترجمہ: اور اے بندے جس چیز کا علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ کہ کان اور آنکھ اور دل (ان سب جوارح) سے ضرور باز پرس ہوگی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ (سورہ حج ۳)

ترجمہ: اور بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا کی شان میں علم کے بغیر جھگڑتے ہیں اور شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۳﴾ فَمَنْ رَامَ عِلْمَ مَا حُظِرَ عَنْهُ عِلْمُهُ وَلَمْ يَقْنَعْ بِالتَّسْلِيمِ فَهْمُهُ حَجَبَهُ مَرَامُهُ عَنْ خَالِصِ التَّوْحِيْدِ وَصَافِي الْمَعْرِفَةِ وَصَحِيْحِ الاِيْمَانِ فَيَتَذَبْذَبُ بَيْنَ الْكُفْرِ وَالاِيْمَانِ وَالتَّصْدِيْقِ وَالتَّكْذِيْبِ وَالاِقْرَارِ وَالاِنْكَارِ مُوَسْوَسًا تَائِهًا شَاكًّا زَائِغًا لَا مُؤْمِنًا مُّصَدِّقًا وَ لَا جَاحِدًا مُّكَذِّبًا

ترجمہ: اب جو آدمی اُس چیز کے علم کا قصد کرتا ہے جس کے علم سے اسے منع کیا گیا ہے اور اسکا فہم تسلیم پر قناعت نہ کرے تو اس کو یہ مقصد خالص توحید صاف معرفت اور صحیح ایمان سے روک دیگا۔ تو ایسا آدمی کفر و ایمان، تصدیق و تکذیب ،اقرار و انکار کے درمیان متذبذب اور تردّد میں رہے گا۔ اقرار و انکار کے درمیان متذبذب (نہ ادھر کا نہ ادھر کا) اور وسوسہ میں مبتلا ہو کر حیران و سرگرداں رہے گا، شک میں پڑا ہوا کج رو اور گمراہ ہوگا اور نہ ماننے والا تصدیق کرنے والا نہ منکر جھٹلانے والا ہوگا(۱)۔

(۱) حضرت امام طحاوی علیہ الرحمہ نے خالص متکلمین اور فلاسفہ کے بارے میں ذکر کیا ہے جو کتاب و سنت سے روگردانی کرنے کی وجہ سے اضطراب و شک میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور ہر وقت تذبذب کا شکار ہوتے ہیں اس میں اس علم کلام اور علم فلسفہ کی مذمت بیان کی گئی ہے جو کتاب و سنت اور اسلامی عقائد کے خلاف ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ نے آخر عمر میں علم کلام وفلاسفہ کے مسائل سے اعراض کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ جب آپ کا وصال ہوا تو بخاری شریف آپ کے سینہ پر تھی۔ حضرت امام رازی رحمہ اللہ بھی اظہار افسوس کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے جب میں نے علم کلام اور علم فلسفہ کے طریقوں پر غور کیا تو میں نے بیماروں کے لئے شفا نہیں پائی اور نہ پیاسوں کے لئے سیرابی، پیاس دور کرنے کا سب سے بہتر طریقہ قرآن ہے (شرح عقیدۃ الطحاویہ)۔ حضرت مولانا رومی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پائے استدلالیاں چوبیں بود   پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود۔

عقلی دلائل لانے والوں کا پیر لکڑی کا ہوتا ہے اور لکڑی کا پیر بہت ہی کمزور ہوتا ہے۔

اسی طرح فلاسفہ کے دلائل کمزور ہوتے ہیں جن سے عقائد میں پختگی ہرگز پیدا نہیں ہوتی کیونکہ فلاسفہ اور مناطقہ کے استدلال کتاب وسنت کے دلائل کی موجودگی میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے ہیں۔ امام محمد عمر رازی رحمہ اللہ اپنی اس کتاب میں جو انہوں نے اقسام الذات میں تصنیف کی فرماتے ہیں: نِهَايَةُ اِقْدَامِ الْعُقُوْلِ عِقَالُ   وَغَايَةُ سَعْيِ الْعَالَمِيْنَ ضَلَالُ

عقل کی آخری منزل رک جانا ہے اور عالمین کی کوشش کے آخر گمراہی ہے

وَ اَرْوَاحُنَا فِيْ وَحْشَةٍ مِنْ جُسُوْمِنَا   وَ حَاصِلُ دُنْيَانَا اَذًى وَّ وَبَالُ

ہمارے جسموں سے ہماری روحیں وحشت (گھبراہٹ، پریشانی) میں ہیں

اور ہماری دنیا کا حاصل رنج ومصیبت ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَلَمْ نَسْتَفِدْ مِنْ بَحْثِنَا طُوْلَ عُمْرِنَا سِوَى اَنْ جَمَعْنَا فِيْهِ قِيْلَ وَ قَالُوْا

اورسوائے قیل وقال جمع کرنے سے ہم نے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا اپنی پوری عمر بحث

مباحثہ کرنے سے

فَكَمْ قَدْ رَاَيْنَا مِنْ رِّجَالٍ وَّ دَوْلَةٍ فَبَادُوْا جَمِيْعًا مُسْرِعِيْنَ وَ زَالُوْا

اور ہم نے بکثرت کے ساتھ حکمرانوں کو دیکھا کہ وہ تمام سرعت ورفتاری کے ساتھ تباہ و

برباد ہو گئے اور فنا ہو گئے

وَ كَمْ مِنْ جِبَالٍ قَدْ عَلَتْ شُرُفَاتِهَا رِجَالٌ فَزَالُوْا وَ الْجِبَالُ جِبَالُ

اور کتنے ایسے پہاڑ ہیں جن کی چوٹیوں پر لوگوں نے سیر کیا

سیر کرنے والے ختم ہو گئے لیکن پہاڑ اپنی جگہ قائم ہیں

نیز امام رازی فرماتے ہیں میں نے متکلمین اور فلاسفہ کے اندازہ پر غور کیا لیکن ان کے علم

سے کوئی بیمار شفایاب نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی علمی پیاس بجھ سکتی ہے، سمجھنے کیلئے مختصر راستہ

قرآن کا راستہ ہے۔ (شرح عقیدة الطحاویة ص ۱٤۷)

حل لغات: رَامَ، اس نے ارادہ کیا۔ حُظِرَ، روکا گیا۔ حَجَبَ، محروم ہو گیا۔ باز رکھا

گیا۔ مَرَامَہ، مقصد، مراد۔ فَيَتَذَبْذَبُ ادھر ادھر حیران ہوتا ہے۔ مُوَسْوِسٌ وسوسہ پیدا

کرنے والا۔ تَائِهًا حیران ہونے والا، سرگشتہ۔ حُجِزَ روکا گیا۔ حَجَبَهُ مَرَامُهُ اس کا

مقصد اس کو محروم کر دے گا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۴﴾ وَلَا يَصِحُّ الْاِيْمَانُ بِالرُّؤْيَةِ لِاَهْلِ دَارِ السَّلَامِ لِمَنِ اعْتَبَرَهَا مِنْهُمْ بِوَهْمٍ اَوْتَاَوَّلَهَا بِفَهْمٍ اِذْكَانَ تَاْوِيْلُ الرُّؤْيَةِ وَتَاْوِيْلُ كُلِّ مَعْنًى يُضَافُ اِلَى الرُّبُوْبِيَّةِ بِتَرْكِ التَّاْوِيْلِ وَلُزُوْمِ التَّسْلِيْمِ وَعَلَيْهِ دِيْنُ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: اور اہل ایمان میں سے جو آدمی اپنے وہم کے ساتھ جنت والوں کیلئے (دیدار) کا اعتبار کرے گا یا اپنے فہم (ناقص) کے ساتھ اس کی تاویل کرے گا تو اس کا ایمان صحیح نہ ہو گا (۱) اس لیئے کہ رویئت کی تاویل کرنا اور ہر اس صفت کی تاویل کرنا جو ربوبیت کی طرف منسوب ہے تاویل ترک کر دینے اور تسلیم کو لازم پکڑنے سے ہے اور مسلمانوں کا دین اسی عقیدہ پر ہے۔

(۱) یعنی جنت والوں کو جنت میں اللہ کا دیدار حاصل ہو گا۔لیکن رویئت (دیدار) کی تاویل وھم یا فھم کے ساتھ کرنا ایمان کی صحت کی علامت نہیں ہے. رویئت اور دیگر معانی جن کی اضافت ربوبیت کی طرف ہے ان کی تاویل نہ کرنا بلاچوں وچرا تسلیم کرنا دین اسلام کا تقاضا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ معتزلہ اور ان کے ہم خیال فرقوں کا رد

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرتے ہوئے فرماتے ہیں، جولوگ دیدار خداوندی کی نفی بھی کرتے ہیں، مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو تشبیہ دیتے ہیں اور رویت باری تعالیٰ کی تاویل فاسد کرتے ہیں ان کا ایمان درست نہیں ہے۔

مسئلہ رویت خداوندی بعض کے نزدیک متشابھات میں سے ہے اسکی تاویل میں نہیں پڑھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ (ال عمران)

اسکی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جنکے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اسکا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اسکا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

حل لغات: اِعْتَبَرَهَا جس نے دیدار کا اعتبار کیا۔ تَاْوِيْلُ كُلِّ مَعْنًى ہر صفت کی تاویل کرنا۔ يُضَافُ منسوب کیا جائے۔ لُزُوْمُ التَّسْلِيْمِ تسلیم کو لازم پکڑنا ضروری ماننا مراد ہے سپرد کرنا۔ اِسْتِسْلَامُ تابعداری کرنا۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۵﴾ وَمَنْ لَمْ يَتَوَقَّ النَّفْيَ وَالتَّشْبِيهَ زَلَّ وَلَمْ يُصِبِ التَّنْزِيهَ

ترجمہ: اور جو شخص (جن چیزوں کی نفی کرنا اللہ تعالیٰ کی ذات سے ضروری ہے ایسی چیزوں کی) نفی سے نہیں بچے گا اور اسی طرح تشبیہ (اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سے کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینا) سے نہیں بچے گا تو ایسا آدمی راہ راست سے پھسل جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کو نہیں پا سکے گا (۱)۔

(۱) یعنی جو شخص نفی و تشبیہ سے دور نہ رہا اس کا قدم سیدھے راستہ سے پھسل گیا اور اس نے صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ کو پاک و منزہ قرار نہ دیا۔ امام ابو جعفر طحاوی نے فرقہ معطلہ اور مذہب مشبہ کا رد فرمایا ہے۔ شیخ عبداللہ ھرری فرماتے ہیں: وَ الْمَعْنَى اَنَّ مَنْ لَّمْ يَجْتَنِبْ وَ يَحْتَرِزْ عَنْ تَعْطِيلِ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ عَنْ تَشْبِيهِهِ بِالْمَخْلُوْقِيْنَ فِيْ صِفَاتِهٖ زَلَّ وَ لَمْ يُصِبِ التَّنْزِيهَ اَىْ تَنْزِيهَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ هُوَ تَعْظِيمُهٗ وَ تَقْدِيسُهٗ عَنْ مُشَابَهَةِ خَلْقِهٖ۔ اور معنی یہ ہے کہ جو نہیں بچ سکا اللہ تعالیٰ کی صفات کو معطل قرار دینے سے اور اس کو مخلوق کے ساتھ تشبیہ دینے سے اس کی صفات میں تو وہ پھسل گیا اور اللہ کی تنزیہ کو نہ پا سکا اور اللہ کی تنزیہ اس کا پاک ہونا ہے مخلوق کی مشابہت سے۔

مَنْ لَمْ يَتَوَقَّ النَّفْيَ جو نفی و تشبیہ سے پرہیز نہ کر سکا وہ پھسل گیا کہ وہ صفات اور شبہ دینے سے نہ بچا تو وہ تنزیہ تک رسائی نہ حاصل کر سکا اور اپنے گمان میں جس سے بھاگا تھا اسی میں گر پڑا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۶﴾ فَإِنَّ رَبَّنَا جَلَّ وَعَلَا مَوْصُوفٌ بِصِفَاتِ الْوَحْدَانِيَّةِ

مَنْعُوتٌ بِنُعُوتِ الْفَرْدَانِيَّةِ لَيْسَ فِي مَعْنَاهُ اَحَدٌ مِنَ الْبَرِيَّةِ

ترجمہ: کیونکہ ہمارا پروردگار وحدانیت کی صفات کے ساتھ موصوف ہے اور فردانیت کی صفتوں کے ساتھ متصف ہے اللہ تعالیٰ کی صفت کی طرح مخلوق میں سے کوئی نہیں (۱)۔

(۱) اور یہ جان لے کہ مخلوق کی صفتوں میں سے کوئی صفت اللہ تعالیٰ میں نہیں پائی جاتی کیونکہ ہمارا رب فردانیت، واحدانیت کی صفتوں سے متصف ہے سلامتی اسی میں ہے کہ بغیر تاویل کے اللہ تعالیٰ کے دیدار ہونے پر ایمان رکھے۔ اور اس کی سب صفتوں کو دل سے مانے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض صفات اپنے لئے ثابت کی ہیں اور بعض کی نفی کی ہے جس کا مفہوم سورہ اخلاص سے ظاہر ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ. وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ: اے حبیب کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

وحدانیت فردانیت کی صفتیں اسی کے لائق ہیں اور مخلوق میں سے کوئی فرد اس کے برابر نہیں

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۷﴾ وَتَعَالٰی عَنِ الْحُدُوْدِ وَالْغَایَاتِ وَالْاَرْکَانِ وَالْاَعْضَآءِ وَالْاَدَوَاتِ وَلَاتَحْوِیْهِ الْجِهَاتُ السِّتُّ کَسَائِرِ الْمُبْتَدَعَاتِ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ حدود و غایات اعضاء اور ارکان اور ادوات سے بلند و برتر ہے (۱) اور نہ عام پیدا کردہ چیزوں کی طرح جہات ستہ (چھ طرفیں) اس پر حاوی ہیں (۲)

(۱) یعنی اللہ تعالیٰ ان تمام مخلوقات کی صفتوں سے پاک اور ہر جہت سے منزہ ہے اور جو کچھ لوگ اس کی شان میں کہتے ہیں وہ اس سے بلند تر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ۔ (سورہ بنی اسرائیل ۴۳)

ترجمہ: اللہ بہت بلند ہے اور بہت بڑا ہے ان باتوں سے جو لوگ کہتے ہیں۔

اس میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرقہ مجسمہ اور فرقہ مشبہ کا رد کیا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے جسم و اعضاء ثابت کرتے ہیں اور مخلوق کے مشابہ قرار دیتے ہیں. نیز فرقہ معطلہ و معتزلہ کے نظریہ کا بھی رد کیا گیا ہے جو کہتے ہیں کہ اللہ کا بذاتہ ہر جگہ موجود ہے. اور اپنی مخلوق میں حلول کیے ہوئے ہے اور ہر مکان میں موجود ہے۔ امام عمر نسفی فرماتے ہیں:

وَلَایَتَمَکَّنُ فِیْ مَکَانٍ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کسی مکان میں متمکن نہیں ہے۔

کیونکہ جب یہ مکان نہیں تھے تب بھی وہ موجود تھا۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم وقدرت کے اعتبار سے اپنے بندوں کے ساتھ ہے اور اس کی رحمت نیکوں کے قریب ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

ترجمہ: کہ بے شک اللہ کی رحمۃ نیکوں کے نزدیک ہے اور کائنات میں تدبیر فرماتا ہے۔

حل لغات: حُدُوْدٌ، حَدٌّ کی جمع بمعنی کنارے، حدیں، انتہائیں، غَایَاتٌ، غَایَۃٌ کی جمع بمعنی آخر۔ انتھا، اَرْکَان، رُکْنٌ کی جمع، بمعنی جزو، جانب۔ اَعْضَاءُ عُضْوٌ کی جمع بمعنی جسم کے حصے، ہاتھ، پاؤں، کان، آنکھ، ناک وغیرہ۔ اَدَوَات، اَدَاتٌ کی جمع ہتھیار برتن حروف، جِھَاتُ سِتَّۃ (چھ طرفیں مشرق، مغرب جنوب وشمال، اوپر، نیچے) مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ زمان ومکان حدود، قیود، جہات ستہ اور تمام جسمانی اعضاء اور انسانی اوصاف اور دیگر مخلوقات کی صفتوں سے پاک وبالاتر ہے۔

بعض کا امام طحاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس عبارت کو الحاقی اور غلط قرار دینا بلاتحقیق ہے بلکہ یہ تو تمام آئمہ متکلمین کی تحریرات کے مطابق ہے۔ جو بات دل کو پسند نہ آئے اس کو بلاتحقیق انکار کر دینا کوئی علمی خدمت نہیں ہے بلکہ یہ ایک قسم کی تنگ نظری ہے۔ اور اسی طرح اس عبارت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی صفات متشابہات کے انکار کرنے کا بھی الزام لگانا بڑی جہالت کی بات ہے۔ اور مناسب تاویل کرنے سے صفات باری تعالیٰ کی ہرگز نفی نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ایک مغالطہ ہے جو بعض لوگ دیتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات متشابہات پر ایمان لانا ضروری ہے جیسے:

وجہ (چہرا) ید (ہاتھ) نفس (ذات) قبضہ (مٹھی) یمین (دایاں) ساق (پنڈلی) عین

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(آنکھ) علو (بلندی) فوق (اوپر) استواء (قصد کرنا) قدم (پاؤں) مجیء (آنا) قریب

(نزدیک ہونا) معیت (ساتھ ہونا)

وَهُوَ مَعَكُمْ ترجمہ: وہ تمھارے ساتھ ہے

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ترجمہ: ہم اس کے زیادہ قریب ہیں شاہ رگ سے۔

وغیرہ آیات متشابہات سب برحق ہیں مگر یہ صفتیں انسانوں کی صفتوں کی طرح نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بے مثل ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فوق عالم ہے کہ جہاں مخلوق کی انتہاء ہوتی ہے تو وہ ساری مخلوق کے اوپر ہے تو اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ کو جھت میں قرار دینا صحیح ہے: وَمَعْنَاهُ اَنَّهُ فَوْقَ الْعَالَمِ حَيْثُ اِنْتَهَتِ الْمَخْلُوْقَاتُ فَهُوَ فَوْقَ الْجَمِيْعِ عَالِي عَلَيْهِ (المنحة الالهية ٨)

اور اگر ان عرشی حضرات سے یہ پوچھا جائے کہ جب یہ مخلوقات اور عرش نہیں تھا تو تب اللہ تعالیٰ کہاں تھا؟ کیا اس وقت بھی عالم نہ ہونے کی صورت میں فوق العالم تھا؟ تو اس کا کیا جواب ہوگا! حق تو یہ ہے جس طرح وہ زمان ومکان عرش وفرش کو پیدا کرنے سے پہلے تھا اب بھی وہ ویسے ہی ہے۔ اور جب یہ چیزیں فنا ہو جائیں گی تب بھی وہ ہوگا. (۲) کہ اللہ تعالیٰ کو چھ جھتیں حاوی نہیں ہوتی جس طرح کہ مخلوقات کو حاوی ہوتی ہیں. کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مخلوق احاطہ نہیں کر سکتی بلکہ اللہ ہر چیز پر محیط ہے: وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ترجمہ: اور وہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو گھیرنے والا ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۸﴾ وَالْمِعْرَاجُ حَقٌّ وَاُسْرِیَ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعُرِجَ بِشَخْصِہٖ فِی الْیَقْظَۃِ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ اِلٰی حَیْثُ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الْعُلٰی، وَاَکْرَمَہُ اللّٰہُ بِمَاشَآءَ وَاَوْحٰی اِلَیْہِ مَااَوْحٰی مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی (سورہ نجم ۱۱) فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی

ترجمہ: اور معراج برحق ہے (۱) بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (رات) کے وقت سیر کرائی گئی اور بیداری کی حالت میں آپ کے جسم مبارک کے ساتھ اوپر لے جایا گیا جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا بلندیوں سے ان کی طرف وحی کی جو وحی کی ان کے دل نے جھوٹ نہیں بولا جو انھوں نے دیکھا اور ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی رحمتیں ہوں۔

(۱) اس عظیم الشان معجزہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ آیَاتِنَا اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

(سورہ بنی اسرائیل ۱).

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ جو اپنے خاص بندہ کو لے گیا رات کے تھوڑے سے حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھیں ہیں تاکہ ہم دیکھائیں اس کو اپنی نشانیاں بے شک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے۔

نیز ارشاد خداوندی ہے: وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَۃً اُخْرٰی عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی عِنْدَھَا جَنَّۃُ الْمَاْوٰی اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی لَقَدْ رَاٰی مِنْ آیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی (سورہ نجم ۱۳ تا ۱۸)

ترجمہ: اور انہوں نے اسے دوبارہ بھی دیکھا سدرۃ المنتہٰی کے پاس اسی کے پاس جنت الماوی ہے جب سدرہ پر چھار ہا تھا جو چھار ہا تھا نہ درماندہ ہوئی (چشم مصطفیٰ) اور نہ حد ادب سے آگے بڑھی یقیناً انھوں نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر معراج اور اسراء کا مقصد اپنی قدرت کی نشانیاں دکھانا تھا اور عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ظاہر کرنا تھا۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب معراج مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسراء مسجد حرام سے بیت المقدس تک قطعی ہے کیونکہ قرآن سے ثابت ہے اور زمین سے آسمان تک خبر مشہور سے ثابت ہے پھر آسمان سے جنت یا عرش وغیرہ تک خبر احاد سے ثابت ہے۔ (شرح عقائد نسفی)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۴۹﴾ وَالْحَوْضُ الَّذِیْ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ غِیَاثًا لِّاُمَّتِہٖ حَقٌّ

ترجمہ: اور حوض کوثر برحق ہے(۱)۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخشی اور اسے امت کی سیرابی کا ذریعہ بنایا۔

(۱) حوض کے معنی ہیں پانی کا جمع ہونا اور بہنا۔ اصطلاح میں پانی کے جمع ہونے کو حوض کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کے دو حوض ہیں ایک میدان محشر میں دوسرا جنت میں، دونوں کا نام کوثر ہے۔ محشر والے حوض کا پانی مسلمانوں کو وزن اعمال سے ہی پہلے ملے گا (مرقاۃ)۔ کوثر رسول ﷺ کو عطاء کیا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (سورہ کوثر۱)

ترجمہ: بیشک ہم نے آپ کو کوثر عطاء فرمایا۔

جن احادیث میں حوض کوثر کا ذکر ہے وہ حد تواتر تک پہنچتی ہیں، تیس سے زائد صحابہ کرام سے مروی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے پہلے حوض پر ہوں گا جس کا مجھ پر گزر ہوگا وہ پانی پی لے گا اور جس نے پانی پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۰﴾ وَالشَّفَاعَةُ الَّتِی ادَّخَرَ هَا لَهُمْ حَقٌّ کَمَا رُوِیَ فِی الْاَخْبَارِ

ترجمہ: اور شفاعت برحق ہے۔(۱) رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے ذخیرہ بنا رکھا جس طرح کہ احادیث میں وارد ہوا (۲)۔

(۱) چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (سورہ محمد ۱۹)

ترجمہ: مغفرت طلب کریں اپنے لئے اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کیلئے۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی (سورہ والضحیٰ ۵)

ترجمہ: اور عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ (ترمذی)

ترجمہ: کہ میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ کرنیوالوں کے لئے ہے۔

(۲) نیز رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں اپنے خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ ترجمہ: مجھے تو مرتبہ شفاعت عطاء کیا گیا ہے۔

اور حضور ﷺ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اس کے بعد دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ اپنی اپنی امتوں کی شفاعت کریں گے. مگر شفاعت کبری رسول اللہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَ خَطِيْبَهُمْ وَ صَاحِبَ الشَّفَاعَةِ غَيْرَ فَخْرٍ (ترمذی)

ترجمہ: قیامت کے دن میں انبیاء کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت کرنیوالا ہوں گا اور یہ کچھ فخر سے نہیں (بلکہ بطور تحدیث نعمت کے)

شفاعت کے متعدد مقامات ہیں پہلے میدان حشر میں اس مقام پر بڑی ہیبت اور دھشت ہو گی۔ دوسرے سوال اور حساب پیش ہونے کے وقت شفاعت آسانیاں پیدا کرے گی۔ تیسرے عذاب کے احکام جاری ہوتے وقت شفاعت کی جائے گی تاکہ قصور معاف فرمائے جائیں۔ چوتھے دوزخ کی آگ سے نکالتے وقت شفاعت کی جائے گی تاکہ مزید معافی مل سکے۔ پانچویں جنت میں درجے بلند ہونے اور زیادہ ثواب دینے کے لئے شفاعت ہوگی (تکمیل الایمان)۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۱﴾ وَالْمِيْثَاقُ الَّذِیْ اَخَذَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ آدَمَ وَذُرِّيَّتِهٖ حَقٌّ

ترجمہ: میثاق بھی برحق ہے(۱) جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد سے لیا تھا۔

(۱) یعنی وہ وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور ان کی اولاد سے لیا تھا حق ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس عہد میثاق کا ذکر سورہ اعراف کی آیت ۱۷۲ میں آیا ہے۔ صدر الاسلام ابو الیسر محمد بزدوی فرماتے ہیں قَالَ عَامَّةُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَخَذَ الْمِيْثَاقَ عَلَى الذُّرِّيَّةِ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِ آدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الذُّرِّيَّةَ وَهُوَ مَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلْقَهٗ فَاَعْطَاهُمُ الْعَقْلَ وَالْحَيَاةَ ثُمَّ خَاطَبَ الْكُلَّ فَقَالَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (سورہ احزاب) (اصول الدین ص ۲۱۱) ترجمہ: اہل سنت کے علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عہد میثاق لیا تھا اولاد آدم سے جب ان کو اللہ نے پیدا کیا تھا آدم علیہ السلام کی پشت سے۔ تو اللہ نے ان کو حیات اور عقل عطاء فرمائی پھر ان سب کو مخاطب کیا اور فرمایا: کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں۔ سب نے کہا: ہاں تو ہمارا رب ہے، بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

الست از ازل ہم چناں شاں بکوش   بفرماید قالوا بلی در خروش

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۲﴾ وَقَدْ عَلِمَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْمَا لَمْ یَزَلْ عَدَدَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ وَعَدَدَ مَنْ یَّدْخُلُ النَّارَ جُمْلَةً وَّاحِدَةً فَلَا یَزْدَادُ فِیْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ وَلَا یَنْقُصُ مِنْهُ

ترجمہ: اوراللہ تعالیٰ سب کودفعۃ ازل (ہمیشہ) ہی سے جانتا ہے کہ کتنے آدمی جنت میں اور کتنے آدمی دوزخ میں داخل ہوں گے ان کی تعداد میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی (۱)۔

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں تو فرمایا: جانتے ہو یہ دو کیا کتابیں ہیں؟۔ ہم نے عرض کیا نہ یا رسول اللہ، مگر آپ ہمیں بتائیں۔ تو آپ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا جو آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی: یہ ایک کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں اہل جنت کے نام اور ان کے باپوں اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ پھر اس کے آخر میں ان کی تعداد کا خلاصہ دے دیا گیا ہے۔ تو نہ ان میں کسی کا اضافہ ہوسکتا ہے اور نہ ان میں سے کوئی کم ہوسکتا ہے کبھی بھی۔ پھر آپ نے اس کتاب کے بارے میں جو آپ کے بائیں ہاتھ میں تھی فرمایا: یہ ایک کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے۔ اس میں اہل دوزخ کے نام اور ان کے اباو اجداد اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں پھر اس کے آخر میں ان کی تعداد کا خلاصہ دے دیا گیا

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ اب نہ تو ان میں کسی کا اضافہ ہوسکتا ہے نہ ان سے کوئی کم ہوسکتا ہے کبھی بھی۔

حضور کے صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا: یا رسول اللہ پھر عمل کس لیے ہے؟ اگر اس کام سے فراغت ہوچکی ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے عمل کو طریقہ حق کے مطابق کرو، اور خدا کا قرب تلاش کرو کہ بیشک جنتی انسان کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہوگا وہ جیسے بھی عمل کرتا تھا۔ اور دوزخی انسان کا خاتمہ اہل دوزخ کے عمل پر ہوگا چاہے وہ جو عمل بھی کرتا تھا۔

پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان دونوں کتابوں کو پھینک دیا پھر فرمایا: تمھارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا ہے ایک گروہ جنت میں جائے گا اور ایک گروہ دوزخ میں (مشکوۃ)۔

اور اللہ تعالیٰ کا علم ازلی ابدی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (سورہ انفال ۷۵) ترجمہ: بیشک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

نیز اللہ جل شانہ فرماتا ہے: وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (سورہ احزاب ٤٠)

ترجمہ: اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

معلوم ہوا اللہ کریم ازل سے ابد تک اس صفت کے ساتھ موصوف ہے کہ اس کو ہر چیز کا علم ہے کبھی بھی علم سے قبل جہل کا تصور تک بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا (سورہ مریم ٦٤)

ترجمہ: اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۳﴾ وَكَذٰلِكَ اَفْعَالُهُمْ فِيْمَا عَلِمَ مِنْهُمْ اَنْ يَّفْعَلُوْهُ

ترجمہ: اوراسی طرح بندوں کے افعال واعمال کو بھی اللہ تعالیٰ ان کے کرنے سے پہلے ہی جانتا ہے(۱)۔

(۱) یعنی جس طرح اللہ ازل سے جانتا ہے لوگوں کی تعداد کیا ہے اور کس قدر تعداد جنت میں جائے گی اور کس قدر تعداد دوزخ میں اور اس فیصلہ میں ردوبدل اور کمی بیشی نہیں ہوگی اسی طرح اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال اور اعمال کو بھی جانتا ہے انکے کے کرنے سے پہلے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ (سورہ انفال ۷۵)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صفت علم سے ازل سے موصوف ہے اس کا دائمی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا (سورہ احزاب ۴۰)

ترجمہ: اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا (سورہ مریم ۶۴) ترجمہ: اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں۔

نیز اللہ فرماتا ہے: اَحْصَاهُ اللّٰهُ وَ نَسُوْهُ (سورہ مجادلہ ٦)

ترجمہ: اللہ نے اس کو شمار کر رکھا ہے اور وہ اس کو بھول گئے۔

غرضکہ اللہ تعالیٰ انسانوں کے افعال واقوال اور ان کے اچھے اور برے انجام کو جانتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۴﴾ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ

ترجمہ: اور ہرایک کواس کام کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے(۱)۔

(۱) فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ایک حدیث کا حصہ ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

کوئی شخص تم میں سے نہیں ہے مگر اس کا ایک ٹھکانہ دوزخ میں اور ایک ٹھکانہ جنت میں لکھدیا گیا ہے۔لوگوں نے کہا:

یارسول اللہ! ہم لوگ اپنے نوشتہء تقدیر پر بھروسہ کیوں نہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں؟۔

آپ نے فرمایا:

عمل کرو کہ ہر انسان کے لئے وہ کام آسان کردیا گیا ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوا، اگر وہ سعادت مند لوگوں سے ہے تو اس کے لئے اھل سعادت کا عمل آسان کردیا جاتا ہے اور اگر بد بخت لوگوں میں سے ہے تو اس کے لئے بدبختی والے عمل آسان کردئے جاتے ہیں تو پھر آپ نے یہ ایت تلاوت فرمائی:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى.وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى (سورہ الیل ۵تا۱۰)

ترجمہ: پھر جس نے راہ خدا میں اپنا مال دیا اور اس سے ڈرتا رہا اور جس نے اچھی بات کی

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصدیق کی تو ہم آسان کردیں گے اس کے لئے آسان راہ. اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا اور اچھی بات کو جھٹلایا تو ہم آسان کردیں گے اس کے لئے مشکل راہ۔

علامہ حسن کافی لکھتے ہیں:

جِدُّوا فِی الْعَمَلِ وَ اجْتَہِدُوْا وَ لَا تَدْعُوا اَعْمَالَکُمْ مُحْتَجِّیْنَ بِالْقَضَاءِ وَ الْقَدْرِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی دَعَاکُمْ اِلٰی طَاعَتِہٖ وَ اَمَرَکُمْ بِالْمُجَاھَدَۃِ

(نورالیقین ص ١٦٥)

ترجمہ: معنی اس کا یہ ہے کہ تم عمل کرنے میں محنت کرو اور پوری کوشش کرو اور مسئلہ تقدیر قضاء و قدر سے استدلال کرتے ہوئے اپنے اعمال کو مت چھوڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی اطاعت وعبارت کی طرف بلایا ہے اور اعمال صالحہ میں کوشش اور جدوجھد کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سراقہ بن مالک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہمارے دین کے بارے میں بتائیں گویا ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں, عمل کا تعلق دور حاضر کے ساتھ کیسا ہے, کیا تقدیر کے ساتھ اور جو قلم نے لکھدیا ہے اس کا ساتھ ہے یا ہر مستقبل کے ساتھ ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں, بلکہ تقدیر کے ساتھ اور جو کچھ قلم نے لکھ دیا ہے اس کے ساتھ ہے۔ حضرت سراقہ نے کہا پھر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا عمل کرو ہر شخص کو توفیق دی جاتی ہے۔ (مسلم)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۵﴾ وَالْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْم

ترجمہ: اوراعمال کا دارومدار خاتمہ (انجام) پر ہے(۱)۔

(۱) حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک انسان البتہ دوزخیوں والے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اھل جنت سے ہوتا ہے اور جنتیوں کے عمل کرتا ہے حالانکہ وہ اہل دوزخ سے ہوتا ہے اوراعمال کا اعتبار خاتموں پر ہے (مشکوۃ بحوالہ بخاری و مسلم) یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ اعتبار خاتمے کا ہے کسی نے بہت خوب کہا ہے

حکم مستوری ومستی ہمہ خاتمت است کسی ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد

ترجمہ: انسان کے پوشیدہ وغفلت ومستی کے حالات کا دارومدار خاتمے پر ہے کسی کو علم نہیں کہ آخر وقت وہ کس حالت سے گزرے گا۔

لھذا انسان کو چاہیے کہ اس کی زندگی کے اوقات اچھے اعمال میں گزریں تاکہ خاتمہ ایمان پر ہو۔ یا اللہ اپنی ذات وصفات کے وسیلہ جلیلہ سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی برکت سے ایمان وجان اور مال واولاد کی سلامتی عطا فرما۔

اندراں دم کز بدن جانم بری از جہاں با نور ایمانم بری

(پندنامہ)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۶﴾ وَالسَّعِيْدُ مَنْ سَعِدَ بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: اور نیک بخت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے نیک بخت ہوا اور بد بخت بھی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے بد بخت ہوا (۱)۔

(۱) امام ابوالحسن اشعری فرماتے ہیں کہ سعید شقی نہیں ہو سکتا اور نہ شقی سعید۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ شقی نیک بخت بن جاتا ہے اور کبھی نیک بخت بد بخت ہو جاتا ہے۔ یہ تبدیلی اسعاد و اشقا میں نہیں ہوتی۔ حضرت وحشی اور حضرت ابو سفیان قبل از اسلام بد بخت تھے پھر نیک بخت بن گئے۔ فرعون کے جادوگر کافر تھے مؤمن بن گئے۔ ابو یسر محمد بزدوی کے فرماتے ہیں:

قَالَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِنَّ الشَّقِيَّ يَصِيْرُ سَعِيْدًا وَالسَّعِيْدَ يَصِيْرُ شَقِيًّا حَتّٰى قَالُوْا اِنَّ اِبْلِيْسَ حِيْنَ كَانَ رَئِيْسَ الْمَلَائِكَةِ كَانَ سَعِيْدًا عَلَى الْحَقِيْقَةِ ثُمَّ صَارَ شَقِيًّا وَوَحْشِي وَاَبُو سُفْيَانَ قَبْلَ اِسْلَامِهِمَا كَانَا شَقِيَّيْنِ عَلَى الْحَقِيْقَةِ ثُمَّ صَارَا سَعِيْدَيْنِ حِيْنَ اَسْلَمَا وَهٰكَذَا كُلُّ كَافِرٍ اِذَا اَسْلَمَ يَصِيْرُ سَعِيْدًا بَعْدَمَا كَانَ شَقِيًّا وَكَذَا اِذَا ارْتَدَّ يَصِيْرُ شَقِيًّا بَعْدَمَا كَانَ سَعِيْدًا وَكَانَ عَدُوَّ اللّٰهِ حَالَ كُفْرِهٖ ثُمَّ يَصِيْرُ حَبِيْبَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاِسْلَامِ وَكَانَ حَبِيْبَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَالَةَ الْاِسْلَامِ فَيَصِيْرُ عَدُوَّ اللّٰهِ حِيْنَ كَفَرَ وَلِهٰذَا جَازَ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ اَنْ يَّقُوْلَ اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا۔

(اصول الدین ۱۷۳)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اہل سنت و جماعت نے فرمایا ہے کے بدبخت نیک بخت ہوسکتا ہے اور نیک بخت بدبخت ہوسکتا ہے یہاں تک کہ ابلیس نیک بخت تھا جب وہ فرشتوں کا سردار تھا پھر بدبخت ہوگیا اور وحشی اور ابوسفیان رضی اللہ عنہما دونوں شقی تھے پھر اسلام لانے سے وہ نیک بخت ہوگے تھے, اسی طرح ہر وہ آدمی جو اسلام لائے نیک بد بخت ہوتا ہے بدبخت ہونے کے بعد, اور مرتد بدبخت ہوجاتا ہے نیک بخت ہونے کے بعد۔ اور آدمی کفر کی حالت میں اللہ کا دشمن ہونے کے بعد, اسلام لانے سے وہ نیک بخت ہوجاتا ہے اور جو اللہ کا محبوب تھا اسلام کی حالت میں اللہ کا دشمن ہوجاتا ہے مرتد ہوجانے سے۔ تو اس لئے جائز ہے کہنا ہر مومن کیلئے, میں پکا مومن ہوں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ان آیات سے استدلال کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّاقَدْ سَلَفَ (سورہ انفال ۳۸)

اللہ تعالیٰ اسلام سے قبل کیے ہوئے گناہ کی بخشش ثابت فرمائی ہے کہ اگر وہ کفر سے باز آجائیں تو ان کے لئے غفران ہے، اسلام سے پہلے کیئے ہوے جرم معاف ہوجاتے ہیں۔ نیز ارشاد خداوندی ہے: يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ (سورہ رعد ۳۹۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور توبہ کو ثابت رکھتا ہے۔ نیز ارشاد خداوندی ہے كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ (سورہ رحمٰن ۲۹) ترجمہ: ہر دن وہ ایک نئی شان میں ہوتا ہے۔ دونوں آیتیں سعید کا شقی, شقی کو سعید ہونے کے جواز میں دلیل ہیں، اور تغیر و تبدیل بندے کے فعل اور صفت میں ہے نہ کہ حق تعالیٰ کی صفتوں میں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۷﴾ وَاَصْلُ الْقَدْرِ سِرُّ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ خَلْقِہٖ لَمْ یَطَّلِعْ عَلٰی ذٰلِکَ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَانَبِیٌّ مُرْسَلٌ

ترجمہ: اور تقدیر کی حقیقت و اصل یہ ہے کہ وہ اس کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا ایک راز ہے۔

(۱) اس پر اللہ تعالیٰ نے کسی مقرب فرشتہ اور رسول کو مطلع اور آگاہ نہیں کیا۔

(۱) تقدیر پر ایمان لانا ارکان ایمان میں سے ایک اہم رکن ہے اور حق تعالیٰ کا اپنی مخلوق میں ایک راز ہے اور راز تو وہی ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدا ہو۔ اسی نے مخلوق کو پیدا کیا ، وہی فنا کرتا ہے، وہی فقیر بناتا ہے اور وہی مال دار بناتا ہے، وہی موت دیتا ہے اور زندہ کرتا ہے، گمراہ کرتا ہے اور ھدایت دیتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تقدیر اللہ تعالیٰ کا راز ہے تم اس راز کو مت کھولو۔ یعنی اس میں بحث و مباحثہ مت کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ (سورہ قمر ۴۹)

ترجمہ: بیشک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا۔

نیز اللہ فرماتا ہے: وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا (سورہ فرقان ۲)

ترجمہ: اور اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا تو اس کا خوب اندازا کیا۔

تقدیر کے راز کو پوشیدہ رکھا ہے۔ اس میں گفتگو کرنا اور زیادہ غور و فکر کرنا رسوائی اور محرومیت

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا ذریعہ ہے۔ایمان رکھے کہ جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ہر خیر اور شر اللہ کی طرف سے ہے۔اللہ کریم فرماتا ہے: وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ (سورہ الدھر ۳۰)

ترجمہ: جو تم چاہتے ہو وہ نہیں ہوتا جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ترجمہ: فرمادیجئے سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

بعض نسخوں میں اصل التقدیر ہے تو مفہوم دونوں کا ایک ہی ہے۔یعنی تقدیر ایک راز ہے اس راز کو کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (سورہ نمل ۶۵)

ترجمہ: فرمادیجئے آسمان اور زمین والے غیب نہیں جانتے صرف اللہ جانتا ہے۔

اس آیت میں غیب سے مراد جمیع غیب ہے جس پر اللہ تعالیٰ کسی نبی اور فرشتہ کو مطلع نہیں کرتا

اِنَّمَا يُطْلِعُ عَلٰى بَعْضِ الْغَيْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهٖ مِنْ مَّلَائِكَةٍ وَّ اَنْبِيَاءَ وَ اَوْلِيَاءَ مِنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ وَ كَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن ۲۷) (شرح عقیدہ الطحاویہ ص ۲۱۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مطلع کرتا ہے بعض غیب پر فرشتے اور انبیاء اور اولیاء سے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: غیب کا جاننے والا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۸﴾ وَالتَّعَمُّقُ وَالنَّظَرُ فِي ذَلِكَ ذَرِيعَةُ الْخُذْلَانِ وَسُلَّمُ الْحِرْمَانِ وَدَرَجَةُ الطُّغْيَانِ فَالْحَذَرَ كُلَّ الْحَذَرِ مِنْ ذَلِكَ نَظَرًا وَفِكْرًا وَوَسْوَسَةً فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى طَوَى عِلْمَ الْقَدْرِ عَنْ اَنَامِهِ وَنَهَاهُمْ عَنْ مَرَامِهِ كَمَا قَالَ فِي كِتَابِهِ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ (سورہ الانبیا۲۳) فَمَنْ سَأَلَ لِمَ فَعَلَ فَقَدْ رَدَّ حُكْمَ الْكِتَابِ وَمَنْ رَدَّ حُكْمَ الْكِتَابِ كَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ

ترجمہ: اوراس میں تعمق باریک طریقہ سے اوراس میں غور کرنا رسوائی کا ذریعہ اورمحرومی کی سیڑھی ہے اور سرکشی میں قدم رکھنا ہے۔تو اس میں غوروفکر کرنے یا وسوسہ سے بالکل بچو(۱)۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم اپنی مخلوق سے لپیٹ لیا ہے(یعنی مخفی کردیا ہے) اس مقصد کو حاصل کرنے سے روک دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس سے سوال نہیں کیا جاتا اس کے بارہ میں جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔تو جس شخص نے یہ سوال کیا کہ اللہ نے ایسا کیوں کیا ہے تو اس شخص نے اللہ کی کتاب کے حکم کو رد کیا اور جس نے اللہ کی کتاب کا حکم رد کیا وہ کافر ہوا(۲)۔

(۱) اَلذَّرِيْعَةُ. اَلْوَسِيْلَةُ, اَلدَّرَجَةُ, سُلَّمٌ" سب متقارب المعنی ہیں۔یعنی بمعنی ذریعہ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اوروسیلہ نیز خذلان (رسوا کرنا)، حرمان (محروم ہونا)، طغیان (سرکشی) وَالْحَزَرَ. یہ منصوب ہے یعنی اَلْزِمِ الْحَزَرَ كُلَّ الْحَزْرِ. کے ہر طرح سے تم بچنا لازم پکڑو کہ مسئلہ تقدیر میں مت جھگڑو۔ خیال رہے کہ خزلان نصر کے مقابل، حرمان ظفر کے مقابل، طغیان استقامت کے مقابل ہے۔

(۲) جاننا چاہیے کہ عبودیت اور ایمان کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو ماننے پر ہے اور اوامر و نواھی اور شرائع کی حکمت کے متعلق سوال نہ کرنے پر ہے لھذا سب کو دل سے مانے۔ اس قسم کے سوالات سے بچے کہ اس کا حکم اللہ نے کیوں دیا، فلاں بات سے منع کیوں کیا گیا۔ اور یہ کیوں مقرر کیا وہ ایسا کیوں نہیں ہوا وغیرہ سوالات درست نہیں ہیں۔ یہ سب باتیں ایمان و تسلیم اور اسلام کے خلاف ہیں۔ ع رضائے مولیٰ از ہمہ اولی

قرآن کریم میں ہے: يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ (سورہ)

ترجمہ: جسے چاہے عذاب دے جسے چاہے رحمت سے نوازے۔

اس مقام پر میں متکلمین کے کلام کی انتہاء اس پر ہے:

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ (سورہ عنکبوت ۲۱)

ترجمہ: جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اس پر اس کی باز پرس روا نہیں اور جو کچھ بندے کرتے ہیں اس پر ان کی باز پرس ہوگی (اشعۃ اللمعات)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۵۹﴾ فَهٰذَا جُمْلَةُ مَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ مَنْ هُوَ مُنَوَّرٌ قَلْبُهُ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهِيَ دَرَجَةُ الرَّاسِخِيْنَ فِي الْعِلْمِ لِاَنَّ الْعِلْمَ عِلْمَانِ عِلْمٌ فِي الْخَلْقِ مَوْجُوْدٌ وَعِلْمٌ فِي الْخَلْقِ مَفْقُوْدٌ فَاِنْكَارُ الْعِلْمِ الْمَوْجُوْدِ كُفْرٌ وَادِّعَاءُ الْعِلْمِ الْمَفْقُوْدِ كُفْرٌ وَلَا يَثْبُتُ الْاِيْمَانُ اِلَّا بِقَبُوْلِ الْعِلْمِ الْمَوْجُوْدِ وَتَرْكِ طَلَبِ الْعِلْمِ الْمَفْقُوْدِ

ترجمہ: پس یہ سب وہ باتیں ہیں (۱) کہ جن کی طرف محتاج ہیں اللہ تعالیٰ کے دوست کہ جن کے دل نور ایمان سے روشن ہیں اور یہی علم میں پختہ لوگوں کا درجہ ہے کیوں کہ علم کی دو قسمیں ہیں (۲) ایک قسم وہ علم ہے جو مخلوق میں موجود ہے اور دوسرا علم وہ جو مخلوق میں مفقود ہے موجود نہیں ہے تو موجود علم کا انکار کفر ہے اور اسی طرح علم مفقود کا دعوی کرنا بھی کفر ہے علم موجود کو قبول کرے اور علم مفقود کی طلب ترک کرنے سے ایمان میں مضبوطی نصیب ہوتی ہے۔

(۱) یہاں فھذا سے اشارہ ان باتوں کی طرف ہے جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ وہ وہ باتیں ہیں جن پر اعتقاد اور عمل ضروری ہے. کہ یہ باتیں شریعت میں موجود ہیں۔

(۲) علم موجود سے شریعت کا وہ علم مراد ہے جو کتاب وسنت میں موجود ہے۔ علم مفقود سے

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لازمی ہے مراد تقدیر الٰہی کا علم ہے جس کو کائنات سے پوشیدہ رکھا ہے اور اس کو اپنی مخلوق سے لپیٹ لیا ہے یا وہ علم غیب ذاتی مراد ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ (سورہ انعام ۵۹)

ترجمہ: اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا انہیں سوائے اس کے۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (سورۃ نمل ٦٥)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے (خود بخود) نہیں جان سکتے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور وہ یہ بھی نہیں سمجھتے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی پوشیدہ بات کو نہیں جانتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر علم غیب پوشیدہ باتوں کے جاننے کا دعویٰ کرے تو وہ کافر ہے اسی طرح عطاء الٰہی کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے غیب کی خبریں عطاء فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (سورہ نساء ۱۱۳)

ترجمہ: اور سکھا دیا آپ کو جو کچھ بھی آپ نہیں جانتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل عظیم ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورہ النحل ۸۹)

ترجمہ: اور اتاری ہم نے آپ پر کتاب کو جس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ نیز فرماتا ہے:

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ (سورہ رحمٰن ۱،۲) ترجمہ: خدائے مہربان نے قرآن سیکھایا۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

(سورہ جن ۲۶، ۲۷)

ترجمہ: اللہ غیب کو جاننے والا ہے پس وہ اگاہ نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو بجز اس رسول کے جس کو اس نے پسند فرمالیا (غیب کی تعلیم کے لئے)۔

حضرت عبداللہ عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب کو دیکھا اچھی صورۃ (صفت) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بتاؤ بلندرتبہ فرشتوں کی جماعت کس بارے میں جھگڑ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست پاک میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے سینے کے درمیان محسوس کی تو میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی: وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ (مشکوۃ ص ۶۹)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم دکھاتے تھے ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی تاکہ وہ یقین کرنے والوں سے ہوں۔

خط کشیدہ عبارت کی شرح میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ کہ رسول ﷺ کو تمام کلی وجزی علوم عطا کر دیئے گئے اور آپ کا علم تمام (مخلوق) کو محیط ہوگیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۲۰﴾ وَنُؤمِنُ بِاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَجَمِيعِ مَا فِيهِ قَدْ رُقِمَ

ترجمہ: اور ہم لوح وقلم (۱) اور ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جو تقدیر میں لکھدی گئی ہیں جس کام کا ہونا اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے وہ ہر صورت میں ہو کر رہے گا، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۱) قرآن مجید میں لوح کا ذکر آیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (سورہ بروج ۲۱،۲۲)

ترجمہ: بلکہ وہ قرآن بزرگی والا لوح محفوظ میں ہے۔

لوح محفوظ ساتویں آسمان کے اوپر ہے چونکہ وہ ہر قسم کے تغیر وتبدل اور دست رازی سے محفوظ ہے اسلئے اس کو لوح محفوظ کہتے ہیں۔ اور لوح محفوظ عرش کے اوپر ہے جیسے حدیث میں آیا ہے: فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ (بخاری کتاب بدء الخلق)

ترجمہ: تو وہ اس کے پاس ہے عرش کے اوپر۔

اسی طرح قرآن مجید میں قلم الٰہی کا ذکر بھی آیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ (سورہ) ترجمہ: قسم ہے قلم کی اور وہ جو لکھتے ہیں۔

نیز قلم کی شان میں ارشاد الٰہی ہے: عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، (سورہ العلق ۴)

ترجمہ: اللہ نے قلم کے ساتھ علم سکھایا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا کیا ہے ان میں سے قلم الٰہی بھی ہے۔

چنانچہ حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا بیشک سب سے اول اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا اور اس کے لئے فرمایا کہ لکھو!۔ اس قلم نے عرض کی، کیا لکھوں؟۔ فرمایا، تقدیر لکھ!۔ تو قلم نے لکھ دیا وہ سب کچھ جو ہو چکا اور جو ابد تک ہوگا۔ لوح محفوظ میں ہر چیز لکھدی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ (سورہ یٰسٓ ۱۲)

ترجمہ: اور ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے ہم نے لوح محفوظ میں نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ (سورہ قمر ۵۳)

ترجمہ: اور ہر بڑی چھوٹی چیز لوح محفوظ میں تحریر کردی گئی ہے۔

اور لوح محفوظ سے مراد وہ کتاب ہے جس میں تمام مخلوق کی تقدیر لکھی ہوئی ہے اور قلم سے مراد وہ قلم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور اس کے ساتھ لوح محفوظ میں تمام کائنات کی تقدیر تحریر فرمائی نیز قلموں کی چار قسمیں بیان کی گئیں ہیں پہلا قلم عام ہے جو تمام مخلوقات کو شامل ہے دوسرا قلم جس نے حضرت آدم کے پیدا ہونے کی خبر دی تیسرا قلم جس کے ساتھ شکم مادر میں بچے کے بارے میں لکھا جاتا ہے چوتھا قلم وہ کراما کاتبین کے ہاتھ میں ہوتا ہے (شرح عقیدہ الطحاویہ)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۶۱﴾ فَلَوِ اجْتَمَعَ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ عَلٰى شَیْءٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ اَنَّهٗ كَائِنٌ لِیَجْعَلُوْهُ غَیْرَ كَائِنٍ لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْهِ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا كُلُّهُمْ عَلَی شَیْءٍ لَمْ یَكْتُبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْهِ لِیَجْعَلُوْهُ كَائِنًا لَمْ یَقْدِرُوْا عَلَیْهِ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: پس اگر جمع ہو جائے ساری مخلوق کسی ایسی چیز پر جس کو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے یہ کہ وہ ہوگی تا کہ وہ مخلوق اس کو نہ ہونے والی بنا دے تو وہ اس پر قادر نہ ہوں گے اور اگر ساری مخلوق کسی ایسی چیز پر جمع ہو جائے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کو نہیں لکھا تا کہ وہ مخلوق اس کو ہونے والی بنا دے تو وہ اس پر قادر نہیں ہوں گے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے لکھ دیا گیا ہے(۱)۔

(۱) چنانچہ یہ متن کی عبارت اس حدیث کی شرح ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ جْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَنْفَعُوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلَی اَنْ یَضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. (رواہ الترمذی شرح عقیدة الطحاویہ ۳۵۵)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان لو! کہ اگر اُمت ایک ہو جائے اس بات پر کہ تجھے کسی چیز کا فائدہ دیں تو تجھے فائدہ نہ دے سکے گی سوائے اس کے جسے اللہ نے تیرے لئے لکھ دیا ہے۔ اگر یہ لوگ جمع ہو جائیں کہ تجھے کسی بات کا ضرر دیں تو تجھے ضرر نہ دے سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ نے تیرے خلاف لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھائے گئے ہیں صحیفے خشک ہو گئے ہیں (ترمذی)۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ وَ اِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

(سورہ یونس ۱۰۷)

ترجمہ: اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو اسے اللہ کے سوا کوئی روک نہیں سکتا اور اگر فائدہ دینا چاہے تو اس کے فضل کو بھی کوئی روک نہیں سکتا وہ جسے چاہے اپنے فضل سے نوازتا ہے وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۶۲﴾ وَمَا اَخْطَاءَ الْعَبْدَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهُ وَمَا اَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ

ترجمہ: جو بات بندے کو نہ پہنچی وہ اس تک پہنچنے والی نہ تھی اور جو بات اس تک پہنچی وہ اس سے گزرنے والی نہ تھی (۱)۔

(۱) حدیث میں ہے: اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِی الشِّدَّةِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَمَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. (البيان شرح اربعین ص ۱۱۸ شرح عقیدة الطحاویہ ص ۳۵۵)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کو یاد رکھ تو اس کو سامنے پائے گا اللہ کی طرف متوجہ رہ خوشحالی میں، وہ سختی کے وقت تیری طرف دھیان رکھے گا کہ جان لو کہ جو بات تجھے نہ پہنچی وہ تجھ تک پہنچنے والی نہ تھی اور جو بات تجھے پہنچی وہ تجھ سے گزرنے والی نہ تھی اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالی کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور فراخی تنگی کے ساتھ ہے اور آسانی سختی کے ساتھ ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں کہ جس چیز سے بندہ محروم رہے تو وہ اس کی قسمت میں نہیں تھی اور جو مل گئی وہ مل کر رہنی تھی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہیں جو بہر حال

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پورے ہوکر رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا (سوره حديد ٢٢)

ترجمہ: روئے زمین پر جو مصیبت آتی ہے اور مصیبت تمھارے اوپر طاری ہوتی ہے وہ سب سے پہلے لکھی ہوتی ہے کتاب میں اس سے پہلے کہ ہم پیدا کریں اس کو۔

قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا (سوره توبه ٥١)

ترجمہ: اے نبی ﷺ کہہ دیجئے کہ ہمیں ہرگز کوئی تکلیف نہیں آئے گی ہاں مگر جو اللہ نے ہماری تقدیر لکھدی ہے۔کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

مَا قَضَى اللّٰهُ كَائِنٌ لَا مَحَالَه   وَ الشَّقِيُّ الْجَهُوْلُ مَنْ لَّامَ حَالَه

ترجمہ: اللہ نے تقدیر میں جو کچھ لکھ دیا ہے وہ لامحالہ (ضرور) ہوکر رہے گا اور بدبخت جاہل ہے جو اپنے حال پر ملامت کرتا ہے۔

ایک اور شاعر نے کہا ہے: اِقْنَعْ بِمَا تُرْزَقُ يَا ذَاالْفَتٰى ۔ فَلَيْسَ يَنْسٰى رَبُّنَا نَمْلَهٗ

اے نوجوان جو رزق تجھے دیا جارہا ہے اس پر قناعت کر ہمارا رب بھولنے والا نہیں ہے

اِنْ اَقْبَلَ الدَّهْرُ فَقُمْ قَائِمًا   ۔   وَ اِنْ تَوَلّٰى مُدْبِرًا نَمْ لَهٗ

اگر زمانہ تجھے صاحب اقبال کردے تو تجھے اس کیلئے اپنے آپ کو کھڑا کرنا چاہیے اور زمانہ پیٹھ پھیر جائے تو تو بیٹھ جایئے اس لئے کہ سب کچھ تقدیر کے ساتھ ہے۔

(شرح عقيدة الطحاويه ص ٢١٣)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۶۳﴾ وَعَلَى الْعَبْدِ اَنْ يَّعْلَمَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ سَبَقَ عِلْمُهُ فِي كُلِّ كَائِنٍ مِنْ خَلْقِهِ فَقَدَّرَ ذٰلِكَ تَقْدِيْرًا مُحْكَمًا مُبْرَمًا لَيْسَ فِيْهِ نَاقِضٌ وَلَا مُعَقِّبٌ وَلَا مُزِيْلٌ وَلَا مُغَيِّرٌ وَلَا مُحَوِّلٌ وَلَا نَاقِصٌ وَلَا زَائِدٌ مِنْ خَلْقِهِ فِي سَمَاوَاتِهِ وَاَرْضِهِ

ترجمہ: اور بندے پر لازم ہے کہ اس بات کو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا علم اس کی مخلوق میں سے ہر موجود ہونے والی چیز سے متعلق پہلے ہی موجود ہے(۱)۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنی مشیت کے ساتھ محکم اور قطعی تقدیر کے ساتھ ایک اندازے سے مقرر کیا ہے جس کو کوئی توڑنے والا نہیں اور نہ اس کو کوئی پیچھے ہٹانے والا ہے اور نہ کوئی زائل کرنے والا ہے اور نہ اس میں کسی قسم کا کوئی تغیر و تبدل کرنے والا اور نہ اس کو کوئی پھیرنے والا ہے اور نہ اس میں کوئی کمی اور زیادتی کرنے والا ہے اس کی ارضی اور سماوی مخلوق میں سے۔

(۱) یعنی ہر انسان کو یہ اعتقاد و یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے تمام مخلوقات کے بارہ میں اس کا علم پہلے سے موجود ہے اور ہر چیز کی تقدیر لکھدی ہے اور اس کے علم کے مطابق تمام چیزیں وجود میں اتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جانتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (سورہ ملک ۱۴)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: بھلا جس نے پیدا کیا وہ تو پوشیدہ باتوں کا جاننے والا خبردار ہے۔

اس میں معتزلہ کا رد ہے کیونکہ وہ انکار کرتے ہیں اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی نہیں ہے کہ اللہ بندوں کے افعال کو نہیں جانتا' ہاں جب بندے سے کوئی کام لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ تقدیر کی دو قسمیں ہیں' تقدیر مبرم, تقدیر معلق۔ تقدیر مبرم اللہ کا مستحکم نہ بدلنے والا فیصلہ ہے جس کو مخلوق میں کوئی ٹال نہیں سکتا' نہ اس میں کوئی تغیر و تبدیل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَ مَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ (سورہ فاطر ۲)

ترجمہ: جو کچھ کھول دے اللہ رحمت سے تو اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ وہ روک لے اس کو کوئی چھڑا دینے والا نہیں اس کے بعد۔

تقدیر معلق' اللہ تعالیٰ کا کسی حکم کو کسی عمل پر معلق کر دینا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ لوح محفوظ میں کسی شخص کو لکھ دیا کہ اگر اس نے حج کیا تو اس کی عمر بیس سال ہوگی اور اگر حج نہیں کیا تو اس کی عمر پندرہ سال ہوگی' یہ تقدیر کی وہ قسم ہے جس میں شرط کے مطابق کمی و زیادتی تغیر و تبدیل ہوتی ہے۔ تقدیر کی اسی قسم کے متعلق ارشاد باری ہے: يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورہ رعد ۳۹) ترجمہ: مٹاتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔ (الدرس الحاوی بحوالہ مرقاۃ ص ۱۲۶)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۶۴﴾ وَذٰلِكَ مِنْ عَقْدِ الْاِيْمَانِ وَاُصُوْلِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِعْتِرَافُ بِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرُبُوْبِيَّتِهٖ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فِىْ كِتَابِهٖ (وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا) وَقَالَ تَعَالٰى (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا) (سورہ احزاب ۳۸)

ترجمہ: اور یہ ایمان کی بنیاد اور معرفت کے اصول میں داخل ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت کے اعتراف پر مشتمل ہے(۱) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اور اس کی خاص تقدیر مقرر کی ہے۔ اور نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طے شدہ تقدیر کے مطابق ہے۔

(۱) یعنی مذکورہ چیزیں عقائد و معرفت کے اصول ہیں، نیز اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی ربوبیت کا اعتراف کہلاتی ہیں۔

وَ الْاِعْتِرَافُ بِالرَّفْعِ عَطْفٌ عَلَى الْمَصْدَرِ الْمُتَاَوَّلِ مِنْ اَنْ يَّعْلَمَ اَيِ الْوَاجِبُ الْعِلْمُ وَالْاِعْتِرَافُ۔

ترجمہ: اور لفظ اعتراف رفع کے ساتھ عطف ہے ان یعلم مصدر مول پر یعنی واجب ہے علم اور اعتراف کرنا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿٦٥﴾ فَوَيْلٌ لِّمَنْ صَارَ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي الْقَدَرِ خَصِيْمًا وَاَحْضَرَ لِلنَّظَرِ فِيْهِ قَلْبًا سَقِيْمًا لَقَدِ الْتَمَسَ بِوَهْمِهٖ فِي مَحْضِ الْغَيْبِ سِرًّا كَتِيْمًا وَعَادَ بِمَا قَالَ فِيْهِ اَفَّاكًا اَثِيْمًا

ترجمہ: تو ھلاکت ہے اس شخص کے لئے جو تقدیر کے بارہ میں اللہ تعالٰی کا مخالف بن گیا اور اس نے تقدیر میں غور وفکر کرنے کے لئے اپنے بیمار دل کو مصروف کیا۔ اس شخص نے محض اپنے وہم کے ساتھ غائب امور کی کرید میں ایک پوشیدہ اور مخفی راز کو تلاش کرنے کی کوشش کی، اور جو بات اس نے اس بارہ میں کہی ہے اس کی وجہ سے وہ جھوٹ باندھنے والا گنہگار ثابت ہوا(۱)۔

(۱) یعنی اللہ تعالٰی کے ساتھ مسئلہ تقدیر میں جو جھگڑنے والا ہے وہ دل کا بیمار اور جھوٹا گنہگار ہے۔ کیونکہ وہ اس کے پوشیدہ راز کو سمجھنا چاہتا ہے جس کو اللہ تعالٰی نے اپنی حکمت سے مخفی رکھا ہے۔ اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (سورہ بنی اسرائیل ۳۶)

ترجمہ: اے بندے جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۶۶﴾ وَالْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ حَقٌّ

ترجمہ: اور عرش (۱) اور کرسی (۲) برحق ہیں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کا بیان فرمایا ہے)۔

(۱) عرش شاہی تخت کو کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ (سورہ النمل ۲۳) ترجمہ: کہ اس بلقیس کا بڑا تخت ہے۔

اور عرش الٰہی کا ذکر قرآن کی متعدد سورتوں میں آیا ہے مثلاً، سورہ اعراف، سورہ توبہ، سورہ یونس، سورہ رعد، سورہ طٰہٰ، سورہ فرقان، سورہ الم سجدہ، سورہ نمل، سورہ غافر، سورہ حاقہ، سورہ حدید، سورہ بروج وغیرہ۔ اور عرش کی بعض صفتیں مثلاً مجید' کریم' عظیم وغیرہ بھی مذکور ہیں۔ اور قران میں سات جگہ استوی علی العرش کا ذکر آیا ہے جس سے عرش کی عظمت و بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔

عرش اول مخلوق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ

(سورہ ہود ۷)

ترجمہ: اور اللہ وہی ہے جس نے چھ دنوں میں آسمان و زمین پیدا کئے اور اس کا عرش پانی پر تھا۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ عرش پانی کی سطح پر رکھا ہوا تھا اور پانی متصل اور ملا ہوا تھا جیسے

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتے ہیں آسمان زمین پر ہے' اسی طرح فرمایا کہ عرش پانی پر تھا۔

وَعَلٰی هٰذَا فَیَكُوْنُ الْاٰنَ اَیْضًا عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ (غرائب القران ۷ ج ٤)

ترجمہ: تو اس بنا پر ابھی بھی اس کا عرش پانی پر ہے۔

بخاری میں حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ

(بخاری کتاب التوحید' تفسیر مظہری ج ۵ ص ۹۹)

ترجمہ: کہ تخلیق عالم سے قبل ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ موجود تھا اس سے قبل کوئی چیز نہ تھی اس کا تخت پانی پر تھا' پھر اس نے آسمان و زمین پیدا کئے اور لوح محفوظ میں ہر چیز لکھ دی جو قیامت تک ہونے والی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیریں لکھ دی تھیں اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا (مشکوات باب الایمان با لقدر)۔

لِاَنَّهٗ لَمْ یَكُنْ تَحْتَهُ الْمَاءُ (بحر العلوم ص ۱۱۰ ج ۲)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عرش اور پانی کو سب سے پہلے پیدا فرمایا ہے اس کے بعد آسمان و زمین پیدا کئے گئے۔ امام ابوالمعین نسفی فرماتے ہیں:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خَلَقَ الْعَرْشَ وَالْوَقْتَ وَاسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَھُوَ مُسْتَغْنٍ عَنِ الْعَرْشِ وَلَیْسَ الْعَرْشُ لَہٗ مُسْتَقَرًّا وَلَا بِمَکَانٍ بَلْ ھُوَ مُمْسِکُ الْعَرْشِ وَالْمَکَانِ وَھُوَ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ یَّسَعَ الْمَکَانَ وَھُوَ فَوْقَ کُلِّ مَکَانٍ (بحر الکلام ١٤)۔

ترجمہ: اللہ نے عرش اور وقت پیدا کیا' پھر قصد فرمایا عرش پر حالانکہ وہ عرش سے بے پرواہ ہے، اور عرش اس کیلئے ٹھہرنے کی جگہ اور مکان نہیں بلکہ وہ عرش ومکان کا مالک ہے اور اس کی شان کسی جگہ کو گھیر لینے سے عظیم ہے اور وہ ہر مکان سے بلند ہے۔

آیت شریفہ میں جو لفظ استویٰ آیا ہے اس کے متعدد معانی بیان کئے گے ہیں مثلاً برابری کرنا' قصد وارادہ کرنا' متوجہ ہونا' غالب ہونا' مالک ہونا' لھذا استوی علی العرش کا معنی ہے اللہ تعالیٰ عرش پر غالب ہے' عرش کا مالک ہے اور اس پر قابض ہے' اور اس طرح وہ عرش پر مستوی ہے جو اسکی شان کے لائق ہے۔ استوی کا معنی پیدا کرنا بھی آتا ہے چنانچہ فرمان باری ہے: ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ ترجمہ: پھر آسمان کو پیدا کیا۔

آسمان کے پیدا کرنے کا قصد کیا، یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ٹھہرا ہوا ہے اور اس پر متمکن ہے جس طرح حق تعالیٰ مسجدوں میں نہیں رہتا اور کعبہ میں نہیں رہتا' اسی طرح وہ عرش پر متمکن نہیں ہے کیونکہ عرش مخلوق ہے اور وہ خالق ازلی وابدی ہے وہ زمان ومکان اور جہات ستہ سے پاک ہے۔ جب عرش نہ تھا۔ تب بھی وہ تھا صرف اس نے اپنی مخلوقات سے بعض چیزوں کو شرافت وبزرگی عطاء فرمائی ہے اور ان کی عظمت کو ظاہر کرنے کے لئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی طرف نسبت فرمائی ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى (سورہ طٰہٰ ۵)

ترجمہ: بڑی رحمت والے نے عرش پر استویٰ فرمایا۔

چونکہ عرش ساری مخلوقات میں سے سب سے بڑی مخلوق ہے، اس لئے خصوصیات کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔

(۲) چنانچہ کرسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ (سورہ بقرہ ۲۵۵)

ترجمہ: سمارکھا ہے اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو۔

شیخ عبداللہ الھرری فرماتے ہیں: وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهُ مَا حَقِيْقَةُ الْعَرْشِ وَمَا حَقِيْقَةُ الْكُرْسِيِّ فَالْوَاجِبُ الْاِيْمَانُ بِاَنَّهُمَا جِرْمَانِ مِنَ الْاَجْرَامِ الْعُلْوِيَّةِ وَيَكْفِي ذٰلِكَ فِي الْاِيْمَانِ بِهِمَا (اظهار العقيدة السنية بشرح العقيدة الطحاوية ص ٢٢٦)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا کہ عرش کی حقیقت کیا ہے اور کرسی کی حقیقت کیا ہے تو ان دونوں پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اجرام علویہ سے دو جرمان ہیں اور ان دونوں پر اتنا ہی ایمان کافی ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حقیقت کو بیان نہیں فرمایا اس لئے ضروری ہے کے ہم ان پر ایمان لائیں اور کسی قسم کی تاویل فاسدہ میں نہ پڑیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿٦٧﴾ وَهُوَ مُسْتَغْنٍ عَنِ الْعَرْشِ وَمَا دُوْنَه

ترجمہ: اوراللہ تعالیٰ عرش اور جو اس سے کمتر ہے اس سے بے پرواہ ہے(۱)

(۱)اللہ تعالیٰ مخلوقات میں سے کسی چیز کا محتاج نہیں ہے وہ بے نیاز ہے۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔

اللہ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ (سورہ عنکبوت ٦)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے پرواہ ہے۔

وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ (سورہ فاطر ١٥) ترجمہ: اوراللہ تعالیٰ بے پرواہ لائق تعریف ہے

وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ (سورہ البروج ٢٠) ترجمہ:اوراللہ ہی ان کو اردگرد سے گھیرنے والا ہے۔

صدرالاسلام ابوالیسر محمد بزدوی فرماتے ہیں:

قَالَ عَامَّةُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَرْشًا وَّ کُرْسِیًّا وَّلَوْحًا وَّقَلَمًا لَا لِحَاجَتِهِ اِلَیْهَا وَلٰکِنْ لِلْعَظْمَةِ وَالْکِبْرِیَاءِ کَمَا لَهٗ عَبِیْدٌ وَرُسُلٌ وَمَلَائِکَةٌ وَاِنْ کَانَ لَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِمْ (اصول الدین ٢٢٣)۔

ترجمہ:اکثر علماءاھل سنت وجماعت نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کیلئے عرش، کرسی اور لوح وقلم ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی حاجت وضرورت نہیں ہے، صرف اللہ کی عظمت وبڑائی کو ظاہر کرنے کیلئے ہیں جیسا کہ اللہ کے بندے، رسول اور فرشتے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کو ان کی حاجت ومحتاجی نہیں ہے جس طرح بہت سے اسباب پیدا کئے ہیں حالانکہ وہ بغیر اسباب کے ہر چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۶۸﴾ مُحِیْطٌ بِکُلِّ شَیءٍ وَفَوْقَهُ وَقَدْ اَعْجَزَ عَنِ الْاِحَاطَةِ خَلْقَهُ

ترجمہ: اور وہ ہر چیز کا ہر جانب سے احاطہ کرنے والا ہے(۱) اور وہ اس کے اوپر ہے

(۲) اور اس نے اپنی مخلوق کو اپنے احاطہ کرنے سے عاجز کر دیا ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَائِهِمْ مُّحِیْطٌ (سورہ بروج ۲۰)

ترجمہ: اور اللہ ہی ان کو اردگرد سے گھیرے ہوئے ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ کَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا (سورہ نساء ۱۲۶) ترجمہ: اور اللہ ہی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (وہ اللہ کے ملک میں ہیں) اور اللہ ہر چیز کو گھیرنے والا ہے۔

(۲) اور وہ ساری مخلوق سے برتر اور اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ (سورہ انعام) ترجمہ: اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت فوقیت اور علو ثابت ہے اور جس طرح اس کی شان کے لائق ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں بغیر کسی جہت میں ہونے سے۔

حل لغات: مُحِیْطٌ گھیرنے والا۔ فَوْق برتری۔ اَعْجَزَ عاجز کر دیا خَلْقَهُ اپنی مخلوق اور ایک نسخے میں عَجَزَ عَنِ الْاِحَاطَةِ خَلْقُهُ کہ مخلوق اس کے احاطہ سے عاجز ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿٦٩﴾ نَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَّكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا اِيْمَانًا وَّتَصْدِيْقًا وَّتَسْلِيْمًا

ترجمہ: اور ہم کہتے ہیں اس بات پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کو مانتے ہوئے اور تسلیم کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراھیم علیہ السلام کو اپنا خاص دوست بنایا (۱) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے خوب کلام کیا (۲)۔

(۱) چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا (سورہ نساء۱۲۵)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم کو اپنا دوست بنایا۔

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرمایا:

وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (سورہ نساء۱۶۴)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔

چونکہ فرقہ جھمیہ محبت کا انکار کرتا ہے اس لئے اس کا رد کیا گیا ہے۔ حضرت ابراھیم (علیہ السلام) خلیل اللہ, حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کلیم اللہ, حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) روح اللہ ہیں. اور ہمارے رسول ﷺ حبیب اللہ ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلَا اَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ (مشکوۃ بحوالہ ترمذی ودارمی)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: یادرکھو میں اللہ کا حبیب (محبوب ہوں)۔

معتزلہ، جھمیہ اور فلاسفہ کہتے ہیں کہ محبت، محبّ اور محبوب کے درمیان مناسبت ہوتی ہے اور قدیم اور حادث کے درمیان کوئی مناسبت نہیں اس لئے حضرت ابراھیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ نہیں ہو سکتے۔ اسی خیال فاسد کا رد کیا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم (علیہ السلام) کو اپنا خلیل بنایا۔

خلیل خلت سے ہے اور خلت ایسی محبت کا نام ہے کہ جس میں محبّ مستغرق ہو، جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے:

قَدْ تَخَلَّلْتَ مَسْلَكَ الرُّوْحِ مِنِّی ۔ وَلِذَا سُمِّیَ الْخَلِيْلُ خَلِيْلًا

ترجمہ: میرے جسم میں محبت ایسی سرایت کر گئی ہے جیسا کہ روح میرے جسم میں ساری ہے۔

اسی محبت کے پیش نظر خلیل کو خلیل بنایا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت اور خلت کی کیفیت معلوم نہیں، وہ اس طرح ہے جس طرح اللہ کو لائق ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۰﴾ وَنُؤْمِنُ بِالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْكُتُبِ الْمُنَزَّلَةِ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ. وَنَشْهَدُ اَنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ

ترجمہ: اور ہم فرشتوں اور نبیوں اور نازل کردہ تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں (۱) اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام واضح حق پر تھے۔

(۱) چونکہ کتاب کے آغاز میں ۲۸ سے زائد عقیدے ایمان باللہ کے متعلق بیان ہوئے ہیں اس لئے یہاں فرشتوں اور نبیوں اور کتابوں پر ایمان لانے کا ذکر فرمایا ہے اور ایمان باللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اسی طرح مسئلہ تقدیر کو بڑی جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے اس لئے مسئلہ تقدیر کا بھی ذکر نہیں کیا گیا۔

ایمان کے سات اجزاء ہیں جن پر ایمان لانا ضروری ہے:

(۱) اللہ پر ایمان لانا (۲) فرشتوں پر ایمان لانا (۳) تمام رسولوں پر ایمان لانا (۴) اللہ کی تمام کتابوں پر ایمان لانا (۵) قیامت کے دن پر ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا (۷) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر ایمان لانا۔ جو ان میں سے کسی کا بھی انکار کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔ فلاسفہ ان باتوں کا انکار کرتے ہیں یا ان کی تحریف کرتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۷﴾ وَنُسَمِّی اَھْلَ قِبْلَتِنَا مُسْلِمِیْنَ مُؤْمِنِیْنَ مَادَامُوْا بِمَا جَآءَ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ مُعْتَرِفِیْنَ وَلَهٗ بِکُلِّ مَاقَالَ وَاَخْبَرَ مُصَدِّقِیْنَ

ترجمہ: اور ہم قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے والوں کو مسلمان اور مومن کہتے ہیں جب تک وہ اس بات پر قائم رہیں جس کو نبی کریم ﷺ لیکر آئے ہیں اور اس کا اعتراف کرنے والے ہیں اور جو چیز آپ نے فرمائی ہے یا جس کی خبر دی ہے اس کی تصدیق کرنیوالے ہیں (یعنی جب تک ضروریات دین پر ان کا ایمان ہو تو کسی گناہ کی وجہ سے ہم ان کو کافر نہیں کہتے)(۱)۔

(۱) اور ضروریات دین کے ماننے والوں کو قرآن نے مسلمان کہا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ هُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَ فِیْ هٰذَا

(سورہ حج ۷۸)

ترجمہ: تمہارے باپ کا دین، اسی نے تمھارا نام مسلمان رکھا اور قرآن میں۔

معلوم ہوا کہ اس امت مسلمہ کا لقب مسلمان اس کے وجود سے پہلے وجود کے بعد بھی قرآن نے اس کو مسلمان کہا ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۲﴾ وَلَانَخُوْضُ فِی اللّٰہِ وَلَانُمَارِیْ فِی دِیْنِ اللّٰہِ

ترجمہ: اور ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارہ میں غور وخوض نہیں کرتے (کیوں کہ عقل انسانی اللہ تعالیٰ کی ذات کو سمجھنے سے عاجز ہے)(۱)۔اور دین کے بارہ میں جھگڑا نہیں کرتے۔

(۱) یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں بحث نہیں کرتے اور نہ دین کے مسائل میں جھگڑتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں غور وخوض کا مطلب خیالاتِ فاسدہ اور باطل رائے سے شکوک اور شبہات پیدا کرنا ہے۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بارے ہیں جھگڑتے ہیں اللہ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ آیَاتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطَانٍ آتَاھُمْ (سورہ غافر (المومن ۵۶)

ترجمہ: جو لوگ جھگڑتے ہیں' اللہ کی باتوں میں بغیر کسی سند کے جو پہنچی ہو ان کو۔

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کسی شخص کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی طرف سے اللہ کی ذات کے بارے میں کوئی کلمہ کہے بلکہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا وصف بیان کیا اسی کو دھرایا جائے۔ (شرح عقیدۃ الطحاویہ)

امام طحاوی فرماتے ہیں' ہم اللہ کے دین کے بارے میں کسی قسم کا جھگڑا نہیں کرتے۔اہل حق کے سامنے باطل پرستوں اور بدعتیوں کے شبہات پیش نہیں کرتے کہ ہم ان کو راہ حق سے پھیر دیں۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۳﴾ وَلَانُجَادِلُ فِی الْقُرْآنِ وَنَشْهَدُ اَنَّهٗ کَلَامُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ فَعَلَّمَهٗ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدًا ﷺ وَهُوَ کَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی لَایُسَاوِیْهِ شَیْءٌ مِّنْ کَلَامِ الْمَخْلُوْقِیْنَ

ترجمہ: اور ہم قرآن میں جھگڑا نہیں کرتے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ قرآن پروردگار کا کلام ہے جس سے روح الامین اترے تو انہوں نے رسولوں کے سردار محمد ﷺ کو وہ سکھایا (۱) اس کے برابر کسی مخلوق کا کلام نہیں ہو سکتا اور قرآن کے بارے میں ہم نہیں کہتے کہ وہ مخلوق ہے (بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدیم ہے)

(۱) قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سکھایا ہے اور حضرت روح الامین کی طرف سکھانے کی نسبت مجازی ہے کیونکہ ان کے ذریعہ سے قرآن کریم اتارا گیا ہے ان دونوں نسبتوں کا ذکر قرآن عزیز میں موجود ہے' چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ (سورہ رحمٰن ۱ تا ۴)

ترجمہ: خدائے مہربان نے قرآن سکھایا انسان کو پیدا کیا اور اس کو بولنا سیکھایا۔

حضرت جبریل امین رسول اللہ ﷺ تک پہنچانے میں واسطہ تھے اس لئے ارشاد ہے:

عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی (سورہ نجم ۵)

ترجمہ: سخت طاقتور نے انہیں کو قرآن سکھایا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ سعد الدین تفتازانی ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اِنَّ التَّعَلُّمَ مِنَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰئِكَةُ اِنَّمَاهُمُ الْمُبَلِّغُوْنَ

ترجمہ: کہ دراصل معلم تو اللہ تعالیٰ ہے اور فرشتے صرف احکام پہنچانے والے ہیں۔

صاحب نبراس اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

وَ اِسْنَادُ التَّعْلِيْمِ اِلَيْهِمْ مَجَازِيٌّ (نبراس ص ٦٠٠)

ترجمہ: اور تعلیم دینے اور سکھانے کی نسبت فرشتوں کی طرف مجازی ہے۔

حقیقتاً تعلیم دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

وَ عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (سورہ بقرہ ٣١)

ترجمہ: اور اللہ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا:

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ (سورہ النساء ١١٣)

ترجمہ: اور اللہ نے آپ کو وہ علوم سکھا دیے جو آپ نہیں جانتے تھے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۴﴾ وَلَا نُخَالِفُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: اور ہم مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت نہیں کرتے (۱)۔

(۱) یعنی ہم مسلمانوں کی جماعت کی مخالفت نہیں کرتے کیونکہ تمام امت مسلمہ کے علماء اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور غیر مخلوق ہے لھذا اس اجماعی نظریہ کی مخالفت ہرگز نہیں کرنی چاہیے اس لئے اجماع کی مخالفت گمراہی ہے اور راہ صواب سے دور ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا (سورہ نساء ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو شخص مخالفت کرے اللہ کے رسول کی اس کے بعد کہ روشن ہو گئی اس کے لئے ھدایت کی راہ اور چلے اس راہ پر جو الگ ہے مسلمانوں کی راہ سے تو ہم پھیر دیں گے اسے جدھر وہ خود پھرا ہے اور ڈال دیں گے اسے جہنم میں اور یہ بہت بری پلٹنے کی جگہ ہے (جمال القران)۔

جماعت المسلمین سے مراد سواد اعظم، بڑی جماعت، اھل سنت و جماعت ہیں، اور اھل سنت کے طریقہ سے انحراف گمراہی ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۵﴾ وَلَانُكَفِّرُ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ بِذَنْبٍ مَّالَمْ يَسْتَحِلَّهُ

ترجمہ: اور ہم اہل قبلہ میں سے کسی کی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے جب تک کہ وہ اس گناہ کو حلال اور جائز نہ سمجھے (۱)۔

(۱) اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ضروریات دین میں سے کسی چیز کے منکر نہ ہوں، تو پھر ان کی تکفیر جائز نہیں ہے، نیز کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے بھی تکفیر ہرگز نہیں کی جائے گی، ہاں گناہ کا حلال جان کر ارتکاب کریں تو پھر وہ تکفیر کے مستحق ہوں گے، جیسے شراب کو حلال سمجھنا محرمات عورتوں کو حلال جاننا وغیرہ اور ترک صوم وصلوۃ کو جائز وحلال جاننا۔ حضرت امام ابوحنیفہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں:

وَلَا نُكَفِّرُ مُسْلِمًا بِذَنْبٍ مِّنَ الذُّنُوْبِ اِنْ كَانَتْ كَبِيْرَةً اِذَالَمْ يَسْتَحِلَّهَا

ترجمہ: اور کسی مسلمان کو کافر نہیں ٹھہراتے کسی گناہ کے سبب سے اگرچہ بڑا گناہ ہو (شرک کے علاوہ) جب تک وہ اس کو حلال نہ جانے۔

حلال جاننا صغیرہ ہو یا کبیرہ، کفر ہے، اور استحلال کے معنی یہ ہیں کہ دل میں ڈر اور خوف اس گناہ کے عذاب کا نہ رہے اور اس کی برائی اعتقاد سے دور ہو جائے گو جانتا ہو کہ اس گناہ کو شرع میں حرام کیا ہے، اس کے کرنے سے سخت منع فرمایا ہے اور زبان سے اسکا اقرار کرے کہ یہ گناہ، گناہ ہے اس لئے کہ معنی استحلال کے حلال جاننے کے ہیں، حلال کہنے کے نہیں۔ اور جب اس گناہ کے عذاب کا خوف دل سے جاتا رہا تو اعتقاد میں وہ گناہ حلال ہوا اور معاملہ حلالوں کا اس گناہ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ساتھ وقوع میں آیا(شرح فقه اکبر)

اور علامہ ابوالمنتھی فرماتے ہیں: وَلَا نُكَفِّرُ مُسْلِمًا بِذَنْبٍ كَمَا يُكَفِّرُ الْخَوَارِجُ مَنِ ارْتَكَبَ الْكَبِيْرَةَ وَاَمَّا مَنِ اسْتَحَلَّ مَعْصِيَةً وَقَدْ ثَبَتَ بِدَلِيْلٍ قَاطِعٍ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهٖ لِاَنَّ الْاِسْتِحْلَالَ لَهَا تَكْذِيْبٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (شرح فقه اکبر ٦٢)

ترجمہ: اور ہم کسی مسلمان کو گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے کافر نہیں کہیں گے جیسے خوارج گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہتے ہیں' اور اگر کوئی گناہ کو حلال جانے حالانکہ وہ گناہ دلیل قطعی سے ثابت ہے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفر کرنے والا ہے کیونکہ گناہ حلال سمجھنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص عبداللہ نامی حمار لقب دیا جاتا تھا' وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہنسی مزاح کرتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب پینے کی وجہ سے حد لگائی۔ ایک روز اسے پاس لایا گیا اور آپ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں' حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت بھیج کس قدر کثرت کے ساتھ شراب پینے کے جرم میں لایا جاتا ہے۔ یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر لعنت نہ بھیجو فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (بخاری حدیث ٦٧٨) کیونکہ بیشک یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ بدعمل مسلمان کے دل میں بھی اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہوتی ہے۔ کامل محبّ وہ ہے جو محبت بھی کرے اور بدعملی کو بھی چھوڑ دے اور لعن طعن کرنا بھی مسلمان کی شان میں نہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۶﴾ وَلَانَقُوْلُ لَایَضُرُّ مَعَ الْاِیْمَانِ ذَنْبٌ لِمَنْ عَمِلَهُ

ترجمہ: اور ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا (جیسا کہ مرجئہ فرقہ کا عقیدہ ہے)(۱)۔

(۱) اس میں فرقہ مرجئہ کا رد ہے جو کہتا ہے کہ ایمان کی موجودگی میں گناہ ضرر رساں اور موجب عذاب نہیں ہے جیسا کہ کفر کی حالت میں کوئی نیکی فائدہ مند نہیں حالانکہ قرآن وحدیث سے گناہوں کے نقصانات ثابت ہیں۔ دنیا میں بھی گناہوں کی وجہ سے بے برکتی ہوتی ہے اور قیامت کے دن ان کی وجہ سے عذاب ہوگا' جیسا کہ نیکی کا فائدہ مومن کو دنیا میں بھی ہوتا ہے اور قیامت کے دن بھی ثواب ملے گا (واللہ اعلم بالصواب)

علامہ حسن کافی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' اس میں مرجئہ خبیثہ کا رد کیا گیا ہے ان کا گمان ہے اِنَّـهُ لَا يَضُرُّ مَعَ الْاِيْمَانِ ذَنْبٌ كَمَا لَا يَنْفَعُ مَعَ الْكُفْرِ طَاعَةٌ کہ ایمان کے ہوتے ہوئے گناہ کوئی نقصان نہیں دیتا جیسا کہ کفر کے ساتھ اطاعت کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ ان کا گمان نصوص سمعیہ (کتاب وسنت) کے خلاف ہے اس لئے کہ کتاب وسنت میں اصحاب کبائر کے بارے وعید عذاب وارد ہے اور ان کے حق میں شفاعت کا ہونا ثابت ہے' اور اسی پر علماء اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے (نور الیقین ص ۱۸۹)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۷﴾ وَنَرْجُوْ لِلْمُحْسِنِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَّعْفُوَعَنْهُمْ وَيُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهٖ وَلَا نَامَنُ عَلَيْهِمْ وَلَانَشْهَدُ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَنَسْتَغْفِرُ لِمُسِيْئِهِمْ وَنَخَافُ عَلَيْهِمْ وَلَانُقَنِّطُهُمْ

ترجمہ: اور ہم نیک کام کرنیوالوں کے حق میں امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر فرمائے گا اور انہیں اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا' اور ہم ان کے متعلق بالکل بے فکر نہیں ہوتے اور نہ انکے لئے قطعی طور پر جنت کی گواہی دیتے ہیں اور ان میں برائی کرنیوالوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں اور ہم ان پر اللہ تعالیٰ کی گرفت کا خوف کرتے ہیں اور ہم ان کو رحمت خداوندی سے بالکل مایوس بھی نہیں کرتے (۱)۔

(۱) جن کو رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے ہم ان کے جنتی ہونے کی گواہی دیتے ہیں جیسے عشرہ مبشرہ, حضرت فاطمہ, حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنھم' مگر عام مسلمانوں کے متعلق جنت کی گواہی نہیں دیتے کیونکہ ان کا خاتمہ ہمیں معلوم نہیں ہے. ہاں یوں تو ہم کہہ سکتے ہیں نیک لوگ جنتی ہیں اور کفار' مشرکین' منافقین دوزخی ہیں جیسے قرآن مجید میں آیا ہے۔ علامہ سعدالدین تفتازانی فرماتے ہیں:

وَ لَا نَشْهَدُ بِالْجَنَّةِ وَ النَّارِ لِاَحَدٍ بِعَيْنِهٖ بَلْ نَشْهَدُ بِاَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَنَّ الْكَافِرِيْنَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ (نبراس ص ۵۵۷)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اور مذکورین کے سوا کسی کے لئے بالیقین جنتی اور دوزخی ہونے کی گواہی نہیں دے سکتے بلکہ یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ سب ایماندار اہل جنت ہیں اور سب کافر اہل دوزخ ہیں۔

کیونکہ ہمیں کسی کا خاتمہ معلوم نہیں' ایمان پر ہوا یا کسی غیر اسلامی طریقہ پر ہوا ہے۔ اہل ایمان کے حق میں حسن ظن رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تعلیم دی کہ اہل ایمان کیلئے استغفار کریں اور ان کیلئے دعاء کریں چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (سورہ حشر ۱۰)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت فرما جو ہم سے پہلے مومن تھے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب بیشک تو ہی بہت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

اور اللہ کی رحمت سے ناامید بھی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

(سورہ الزمر ۵۳)

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے' وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۸﴾ وَالْاَمْنُ وَالْیَاْسُ یَنْقُلَانِ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَسَبِیْلُ الْحَقِّ بَیْنَهُمَا لِاَهْلِ الْقِبْلَةِ.

ترجمہ: اور بے خوفی اور نا امیدی یہ دونوں باتیں ملت سے خارج کر دیتی ہیں (۱)۔ اور اہل قبلہ کے لیئے حق کا راستہ ان دونوں باتوں کے درمیان ہے (۲)۔

(۱) حضرت امام طحاوی نے جس نظریئے کا ذکر کیا ہے مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہ صرف دوسروں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے بلکہ اپنے بارے میں بھی یہی اعتقاد رکھے' چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا (سورہ اسرا ۵۷)

ترجمہ: یہ وہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کے ذریعہ تلاش کرتے ہیں کہ کون ان میں (خدا کا) زیادہ مقرب (ہوتا ہے) اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں۔

مومن کے لیئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کا امیدوار رہے. فرمان حداوندی ہے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (سورہ الزمر ۵۳)

ترجمہ: تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

اِنَّ رَبَّکَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (سورہ انعام ۱۶۵)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: بے شک تیرا رب جلدی عذاب کرنے والا ہے بے شک وہ البتہ بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

(۲) ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خائف اور ڈرتا رہے اور جنت کا امیدوار بھی رہے. چنانچہ علماء متکلمین فرماتے ہیں:

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ترجمہ: ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (سورہ انعام ۱۶۵)

ترجمہ: بے شک تمہارے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی اور بے شک وہی بہت بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِیْمٍ (سورہ طور ۱۷)

ترجمہ: بے شک پرہیزگار اس روز باغوں میں اور نعمتوں میں ہوں گے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (سورہ نساء ۱۴۵)

ترجمہ: بے شک منافق سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے دوزخ کے طبقوں سے۔

حق تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کے عطا کرنے کا وعدہ کر کے امیدیں دلائی ہیں. اور رحمت سے مایوس ہونے والے کو منع فرمایا ہے. اور اپنے عذاب سے بندوں کو ڈرایا بھی ہے. لھذا اس کی رحمت کا امیدوار بھی ہونا چاہیے. اور عذاب کا خوف بھی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناامید اور مایوس ہونا کفار کا طریقہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّهٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (سورہ یوسف ۸۷)

ترجمہ بیشک نہیں مایوس ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر کافر لوگ۔

فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (سورہ اعراف ۹۹)

ترجمہ: پس نہیں بے خوف ہوتے اللہ کے عذاب سے مگر نقصان اٹھانے والے۔

وَ سَبِیْلُ الْحَقِّ بَیْنَهُمَا ترجمہ: اور راہ حق ان دونوں کے درمیان ہے۔

اس سے مراد خوف و رجاء کے درمیان ٹھہرنا اور ہونا ہے اور عبودیت کی حقیقت ثابت ہے

اہل قبلہ کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا (سورہ سجدہ ۱۶)

ترجمہ: وہ اپنے رب کو ڈر اور امید سے پکارتے ہیں۔

وَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ یَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ (سورہ اسراء ۵۷)

ترجمہ: اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار ہوتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا (سورہ انبیاء ۹۰)

ترجمہ: اور وہ ہمیں رغبت اور ڈر سے پکارتے ہیں۔

وَ سَبِیْلُ الْحَقِّ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ فَاِنَّهُمَا بِمَنْزِلَةِ الْجَنَاحَیْنِ لِلْعَبْدِ فِیْ سَیْرِهٖ اِلَی اللّٰهِ وَ الدَّارِ الْاٰخِرَةِ (نور الیقین ۱۹۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۷۹﴾ وَلَا یَخْرُجُ الْعَبْدُ مِنَ الْاِیْمَانِ اِلَّا بِجُحُوْدِ مَا اَدْخَلَهٗ فِیْهِ

ترجمہ: اور بندہ مومن دائرہ ایمان سے اس وقت تک خارج نہیں ہوتا جب تک ان حقائق سے انکار نہ کردے جن کی بنا پر ایمان میں داخل ہوا تھا(۱)۔

(۱) یعنی بندہ اس وقت ایمان سے خارج ہوتا ہے جب ان چیزوں کا انکار کرے جن کے اقرار سے وہ ایماندار بنا تھا۔ معلوم ہوا کہ جن باتوں کے ماننے سے بندہ مومن بن جاتا ہے ان ہی کے انکار سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

حضرت امام طحاوی یہاں خوارج اور معتزلہ کا رد کرنا چاہتے ہیں اس لیے ان کے ہاں کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے بندہ مومن ایماندار نہیں رہتا۔

علامہ حسن کافی فرماتے ہیں کہ بندہ ایمان میں تصدیق اور قبول کرنے سے داخل ہوتا ہے اور (اللہ کی پناہ میں) اور وہ ایمان سے خارج ہوتا ہے رد و تکذیب کرنے سے اور اصل بات یہ ہے کہ اسلام میں داخل ہونا ایمان کی تمام باتوں سے ماننے کے ساتھ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تصدیق اور ان تمام باتوں کی تصدیق کرنا ہے جو رسول اللہ ﷺ اللہ کی طرف سے لائے اور ان تمام چیزوں کی تصدیق جن پر اعتقاد لازمی ہے اور ان تمام چیزوں کے انکار کرنے سے ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور بعض کے انکار کرنے سے بھی ایمان سے محروم ہوتا ہے (نور الیقین ۱۹۲)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۰﴾ وَالْاِیْمَانُ ھُوَ الْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَالتَّصْدِیْقُ بِالْجَنَانِ

ترجمہ: ایمان اقرار بالسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے(۱)۔

(۱) ایمان کے دو رکن ہیں۔ایک زبان سے دین کی سب باتوں کا اقرار کرنا' دوسرا دل سے ان سب چیزوں کو ماننا۔ فقہ اکبر میں ہے:وَالْاِیْمَانُ ھُوَ الْاِقْرَارُ وَالتَّصْدِیْقُ

ترجمہ: اور ایمان زبان سے اقرار اور دل سے یقین کرنے کا نام ہے۔

عقائد نسفی میں ہے: وَالْاِ یْمَانُ ھُوَ التَّصْدِیْقُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَ الْاِقْرَارُ بِہٖ

ترجمہ: اور ایمان دل سے ان باتوں کو سچا ماننا ہے جو نبی کریم ﷺ اللہ کی طرف سے لائے ہیں اور ان کا زبان سے اقرار کرنا ہے۔

امام اہل مدینہ جیسے امام مالک,امام اہل شام جیسے امام اوزاعی,امام اہل حجاز جسے امام شافعی وغیرہ اہل حدیث جیسے امام اسحاق بن راھویہ' امام احمد بن حنبل اور ان کی مثل دیگر علماء کے نزدیک ایمان تین چیزوں کا نام ہے۔اقرار زبانی' تصدیق قلبی اور اعمال صالحہ اور یہی خوارج و معتزلہ نے کہا ہے(التمہید لقواعد التوحید ۱۳۰)

امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے اور زبانی اقرار تصدیق قلبی پر دلیل ہے نہ کہ رکن اور اجراء احکام کے لیے اقرار شرط ہے اور یہی قول امام ابوالحسن اشعری' امام ابوالحسن فضل بجلی اور متکلمین کی ایک جماعت کا ہے' اور نیز شیخ امام ابومنصور محمد ماتریدی کا

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھی یہی ارشاد ہے(التمحید لقواعد التوحید ۱۲۵)

یعنی ایمان تصدیق قلبی ہے اس کی تائید میں نصوص بھی وارد ہیں اور ایمان کا محل دل ہے

جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات میں دل کو محل ایمان قرار دیا گیا ہے:

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الاِيْمَانَ (سورہ المجادلہ ۲۲)

ترجمہ: یہ وہ ہیں جن کے دل میں ہم نے ایمان کو پختہ کردیا ہے۔

وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (سورہ) ترجمہ: اس کا دل ایمان سے مطمئن ہے

مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ. (سورہ المائدہ ۴۱)

ترجمہ: ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو زبان سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں مگر دل سے

ایمان نہیں لاتے۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِي قُلُوْبِكُمْ (سورہ حجرات ۱۴)

ترجمہ: اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

اس سے ثابت ہوا کہ ایمان تصدیق قلبی ہے اور اعمال صالحہ ایمان کا جزو نہیں ہیں دونوں

الگ چیزیں ہیں چنانچہ متعدد آیات میں ان کی مغایرت کا ذکر آیا ہے اور اعمال کا عطف

ایمان پر فرمایا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (سورہ البقرہ ۲۷۷)

ترجمہ: بے شک وہ لوگ کہ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کیئے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اسی طرح ایمان کو اعمال صالحہ کی ادائیگی کے لئے شرط قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ (سورہ)

علامہ حسن کافی لکھتے ہیں: وَ اَمَّا مَا هُوَ الْاَصَحُّ فَهُوَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اِمَامُنَا الْاَعْظَمُ وَ تَبِعَهُ اَبُو مَنْصُوْرِ الْمَاتُرِيْدِى هُوَ اَنَّ حَقِيْقَةَ الْاِيْمَانِ تَصْدِيْقٌ قَلْبِيٌّ بِوُجُوْدِ اللّٰهِ وَ بِكُلِّ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ مِنْ عِنْدِهِ اَمَّا الْاِقْرَارُ فَهُوَ رُكْنٌ زَائِدٌ وَ لَيْسَ بِرُكْنٍ اَصْلِيٍّ لٰكِنْ اَوْجَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاِظْهَارِ مَا فِى قَلْبِهِ اِلٰى غَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَجُعِلَ عَلَامَةً وَّ شَرْطًا لِاِجْرَاءِ الْاَحْكَامِ الْاِسْلَامِيَّةِ عَلَيْهِ اِذِالتَّصْدِيْقُ اَمْرٌ بَاطِنٌ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ عَلَامَةٍ ثُمَّ صَارَ خَلَفًا عَنِ التَّصْدِيْقِ فِى اَحْكَامِ الدُّنْيَا

(نور الیقین ص ۱۹٤)

ترجمہ: اور لیکن جو سب سے صحیح مذہب ہے تو وہ ہمارے امام اعظم کا مذھب ہے اور امام ابو منصور نے ان کی پیروی کی ہے، اور وہ یہ ہے کہ ایمان کی حقیقت دل میں تصدیق کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے وجود کا اور ہر اس چیز کا جو نبی ﷺ لائے ہیں اللہ سے۔ اقرار کرنا زبان سے ایک زائد رکن ہے، اصلی رکن نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو واجب قرار دیا ہے۔ دل کی کیفیت کو ظاھر کرنے کیلئے دوسرے مسلمانوں کے سامنے تو اقرار کو احکام کے جاری ہونے کیلئے ایک علامت بنا دیا گیا ہے اس لیئے کہ تصدیق کرنا ایک پوشیدہ معاملہ ہے جس کیلئے کوئی علامت ضروری ہے پھر اقرار کرنا خلف بنا دیا گیا تصدیق سے دنیا کے احکام میں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۱﴾ وَجَمِيْعُ مَاصَحَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الشَّرْعِ وَالْبَيَانِ كُلُّهُ حَقٌّ

ترجمہ: اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے امور شرح و بیان سے صحیح طریق پر ثابت ہے اور جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے(۱) وہ سب برحق ہے۔

(۱) ایمان تمام عبادات کی اصل ہے، ایمان کے بغیر کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔ ایمان کی تعریف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن چیزوں اور حکموں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں ان سب کو رغبت و محبت کے ساتھ دل سے ماننا اور ان کا زبان سے اقرار کرنا ہے۔ دراصل ماننے کا نام ایمان ہے اور جن باتوں کا ماننا ضروری ہے ان کا انکار کرنے کا نام کفر ہے۔

اِنَّ الْاِیْمَانَ تَصْدِیْقٌ فِی الْقَلْبِ وَالْکُفْرُ تَکْذِیْبٌ اوتَغْطِیَةٌ

(کتاب التوحید ۳۸۰)

ترجمہ: ایمان دل میں تصدیق کرنے کا نام ہے اور کفر جھٹلانے کا نام ہے یا حق کو چھپانا ہے۔

اور حضرت جبریل امین نے رسول اللہ ﷺ سے حقیقت ایمان کے بارے میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ (مشکواۃ کتاب الایمان)

ترجمہ: کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اس کی اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔

ان سب ایمانیات کا ذکر ایمان مفصل میں بھی کیا گیا ہے جو ابتدائی طور پر سکھائی جاتی ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تِعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر۔ اس کی تفصیل صراحۃً آگے متن میں آرہی ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۲﴾ وَالْاِیْمَانُ وَاحِدٌ وَاَهْلُهٗ فِی اَصْلِهٖ سَوَاءٌ وَالتَّفَاضُلُ بَیْنَهُمْ بِالْخَشْیَةِ وَالتُّقٰی وَمُخَالَفَةِ الْهَوٰی وَمُلَازَمَةِ الْاَوْلٰی

ترجمہ: اور ایمان واحد ہے اور ایمان والے اصل ایمان میں برابر ہیں اور جس کو اس میں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہے تو وہ درحقیقت تقوی اور خواہش نفسانی کی مخالفت اور بہتر چیزوں کے التزام کی وجہ سے (۱)۔

(۱) ایمان ایک ہے اور اہل ایمان اسکی بنیاد میں برابر ہیں لیکن ایک دوسرے پر فضیلت خوف خدا اور تقویٰ کی بنا پر ہے نیز خواہشات نفسانی کی مخالفت اور افضل حکم پر پابندی کے ساتھ عمل کرنے سے فضیلت نصیب ہوتی ہے۔

الفقہ اکبر میں ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ مُسْتَوُوْنَ فِی الْاِیْمَانِ وَ التَّوْحِیْدِ مُتَفَاضِلُوْنَ فِی الْاَعْمَالِ

ترجمہ: اور سب مومن ایمان اور توحید میں مساوی ہیں البتہ اعمال کے اعتبار سے ایک دوسرے سے کم وبیش ہیں اور ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۳﴾ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّهُمْ اَوْلِيَاءُ الرَّحْمٰنِ وَاَكْرَمُهُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَطْوَعُهُمْ وَاَتْبَعُهُمْ لِلْقُرْآنِ

ترجمہ: اور مومن سب اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں (۱) اور ان میں سے زیادہ برگزیدہ وہ ہے جو پرہیزگاری اور معرفت کی بنا پر زیادہ مطیع ہو اور جو زیادہ قرآن کریم کا اتباع کرنیوالا ہو۔

(۱) سب ایمان والے خدائے رحمٰن کے دوست ہیں کیونکہ وہ اللہ اور رسول کو مانتے ہیں اور یہ عام دوستی ہے اور ایک دوستی خاص ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کو حاصل ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (سورہ یونس ۶۲، ۶۳)

ترجمہ: خبردار جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے، وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے۔

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (سورہ بقرہ ۲۵۷)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست خدا ہے کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ (سورہ حجرات ۱۳)

ترجمہ: تم میں سے اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا زیادہ پرہیزگار ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ کے ولی وہ ہوتے ہیں جو ایمان اور پرہیزگاری سے متصف ہوں جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے ہوں۔

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ بَطَّأَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ ترجمہ: جس آدمی کا عمل اس کو پیچھے کر دے اس کا نسب اس کو جلدی (آگے) نہیں کرے گا (مسلم)۔ اس پوری حدیث میں تین باتوں کا بیان ہے: مسلمان کی خیرخواہی کرنا، علم کی تلاش اور اس کا ثواب عمل کے بغیر سب غیر مفید ہے۔ یہاں موقع ومحل کے مطابق حدیث کے تیسرے حصہ کا ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ شارح لکھتے ہیں حدیث کے تیسرے حصہ میں ایک اہم بات کو واضح کیا، اور وہ یہ ہے کہ بلاشبہ بزرگوں سے نسبت کا فائدہ پہنچتا ہے لیکن یہ ان لوگوں کیلئے ہے جو نیک اعمال کرتے ہیں لھذا جو بے عمل بدکار اور اس کا عمل اسے جنت سے روک رکھے ہے اس کا نسب اسے جنت میں جانے میں جلدی نہیں کرے گا (شرح اربعین)

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی۔ کہ دریں راہ فلان بن فلان چیزے نیست

اے جامی جب تو بندۂ عشق بن گیا تو اب خاندانی نسب پر فخر کرنا چھوڑ دے کیونکہ اس راہ میں فلاں بن فلاں کوئی چیز نہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۴﴾ وَالْاِیْمَانُ ھُوَ الْاِیْمَانُ بِااللّٰہِ وَ مَلَآئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ وَحُلْوِہٖ وَمُرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اور ایمان وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر اور تقدیر پر کہ خیر و شر تلخ و شریں سب اللہ کی طرف سے ہے(۱)۔

(۱) حضرت جبریل امین نے ایمان کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اس کی اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے جو اللہ کی طرف سے ہے (مشکوۃ)۔

جو بھی احوال پیش آتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ (سورہ نساء ۷۸) ترجمہ: کہہ دو سب کچھ اللہ کی جانب سے ہے۔

ان ارکان ایمان کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے: وَ لٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَ الْکِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ (سورہ بقرۃ ۱۷۷)

ترجمہ: لیکن اصلی نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر۔

اور جو ان ارکان کا انکار کرے وہ گمراہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا (سورہ نساء ۱۳۶)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۵﴾ وَنَحْنُ مُؤْمِنُوْنَ بِذٰلِكَ كُلِّهٖ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَنُصَدِّقُهُمْ كُلَّهُمْ عَلٰى مَاجَآؤُوابِهٖ

ترجمہ: اور ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے (بلکہ ہم سب کو مانتے ہیں) اور انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جو دین وشریعت) لائے ہیں ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں (۱)۔

(۱) امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہم دین کے تمام امور پر ایمان رکھتے ہیں اور سب کے سب رسولوں کو مانتے ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں کرتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کا انکار کریں، ایمان سب پر رکھنا ضروری ہے اور سب کی تصدیق کرتے ہیں اور ان کی لائی ہوئی باتوں پر بھی ایمان رکھتے اور ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ فضائل ومراتب میں فرق ہے مگر نفس نبوت ورسالت میں برابر ہیں۔ اگر کوئی بعض رسولوں پر ایمان رکھے اور بعض کا انکار کرے تو وہ کافر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ حَقًّا (سورہ نساء ۱۵۰،۱۵۱)

ترجمہ: اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور کفر اور ایمان کے درمیان ایک راہ نکالنا چاہتے ہیں وہ بلاشبہ کافر ہیں۔ جس طرح رسول ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح دوسرے نبیوں پر ایمان لانا لازمی ہے جو پہلے گزر گئے ہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۶﴾ وَاَهْلُ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِي النَّارِ لَا يُخَلَّدُوْنَ اِذَا مَاتُوْا وَهُمْ مُوَحِّدُوْنَ وَاِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا تَائِبِيْنَ بَعْدَ اَنْ لَقُوْا اللّٰهَ عَارِفِيْنَ مُؤْمِنِيْنَ وَهُمْ فِي مَشِيْئَتِهٖ وَحُكْمِهٖ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ وَعَفَا عَنْهُمْ بِفَضْلِهٖ كَمَا ذَكَرَ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ (وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ)(سورہ نسآء) وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ فِي النَّارِ بِعَدْلِهٖ ثُمَّ يُخْرِجُهُمْ مِنْهَا بِرَحْمَتِهٖ وَشَفَاعَةِ الشَّافِعِيْنَ مِنْ اَهْلِ طَاعَتِهٖ ثُمَّ يَبْعَثُهُمْ اِلٰى جَنَّتِهٖ

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والے دوزخ میں جائیں گے لیکن وہ ہمیشہ اس میں نہیں رہیں گے (ا) اور جب کہ ان کی موت توحید پر ہوئی ہو اگرچہ انہوں نے گناہ کے بعد توبہ نہ کی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی ملاقات انہوں نے اس حالت میں کی کہ وہ اللہ کی معرفت (توحید کا یقین) رکھتے تھے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے حکم میں ہیں اگر چاہے تو ان کو فضل سے بخش دے اور اپنے فضل کے ساتھ انہیں معاف کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے کہ وہ جس کو چاہے معاف کر دے۔ ان لوگوں کے سوا جنوں نے شرک کا ارتکاب کیا ہے اور اگر چاہے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے عدل سے ان کے گناہ کے اندازہ کے مطابق دوزخ میں رکھے (۲) پھر ان کو اپنی رحمت اور اطاعت گزاروں کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے (۳) اور پھر ان کو جنت میں پہنچادے۔

(۱) امام طحاوی رحمہ اللہ مذکورہ بالا عبارت میں خوارج اور معتزلہ کا رد فرماتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اہل کبائر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور یہ صرف اسی امت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ امم سابقہ کے اہل ایمان کا بھی یہی حکم ہے۔ لَقُوْ اللّٰہ سے مراد موت ہے اور آخرت میں حساب کیلیے پیش ہونا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَائَہٗ وَ مَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَائَہٗ (مسلم کتاب الذکر و الدعاء)

ترجمہ: جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو نہ پسند کرے اللہ بھی نہ پسند کرتا ہے۔

(۲) اگر اللہ تعالیٰ چاہے گناہ معاف کردے یہ اس کا فضل و احسان ہے اور اگر گرفت کرے اور عذاب دے تو یہ اس کا عدل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنے ملک میں تصرف فرماتا ہے۔ اس میں مرجئیہ کا رد ہے جن کا زعم باطل ہے کہ مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوں گے۔

(۳) قیامت کے دن انبیاء و رسل، علماء، صلحاء، شھداء اور فرشتے اہل ایمان کی شفاعت کریں گے تو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۷﴾ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی تَوَلّٰی اَهْلَ مَعْرِفَتِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْهُمْ فِي الدَّارَيْنِ كَاَهْلِ نُكْرَتِهِ الَّذِيْنَ خَابُوْا مِنْ هِدَايَتِهٖ وَلَمْ يَنَالُوْا مِنْ وَلَايَتِهٖ. اَللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ ثَبِّتْنَا بِالْاِسْلَامِ حَتّٰی نَلْقَاكَ بِهٖ

ترجمہ: یہ اس لئے ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو درست رکھتا ہے اور انہیں ان منکرین کی طرح دنیا اور آخرت میں ہمیشہ کیلئے رسوانہیں کرے گا جو منکرین ھدایت الٰہی سے خائب وخاسر ہیں .اور اس کی ولایت کو نہ پہنچ سکے (۱) اے اللہ تو اسلام اور اہل اسلام کا ولی اور سرپرست وکارساز ہے، ہم کو اسلام پر مضبوط اور ثابت قدم رکھنا یہاں تک کہ ہم تجھے جا ملیں۔

(۱). حضرت امام طحاوی نے اس مضمون کے آخر میں دعا کی ہے کہ اے اللہ تو اسلام اور اہل اسلام کا کارساز، مددگار ہے، ہمیں ثابت قدمی اور مضبوطی عطا فرما، اسلام پر چلنے کی توفیق دے یہاں تک کہ جب ہم تجھ سے ملیں تو اسلام پر ہوں کہ اسلام وایمان کی حالت میں تیری ملاقات کریں (آمین) حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے، اے اسلام اور اہل اسلام کے محافظ میرا تعلق اسلام کے ساتھ قائم فرما یہاں تک کہ میری تیرے ساتھ ملاقات بھی اسلام پر ہو (شرح عقیدۃ الطحاویہ)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت یوسف علیہ السلام نے یوں دعا فرمائی۔

اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

(سورہ یوسف ۱۰۱)

ترجمہ: (اے اللہ) تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے، اسلام کی حالت میں موت دے اور اپنے نیک بندوں میں داخل کردے۔ اور یہی دعا ان جادوگروں نے کی جو حضرت موسیٰ پر ایمان لائے انہوں نے کہا جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ (سورہ اعراف ۱۲۶).

ترجمہ: اے ہمارے رب ڈال دے ہم پر صبر اور ہمیں موت دے اسلام کی حالت میں۔

جو شخص ان دونوں آیات سے موت کی آرزو کے جواز پر استدلال کرتا ہے اس کا استدلال درست نہیں یہاں تو صرف اسلام پر مارنے کی دعا کا ذکر ہے نہ مطلق موت کا ذکر اور نہ یہ ذکر ہے کہ موت اب آجائے، دونوں میں فرق واضح ہے۔

راقم الحروف عاصم گنہگار، رب ذوالجلال کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ. اے اللہ تو ہم میں سے جسکو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم سے جسکو تو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔ آمین

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۸﴾ وَنَرَی الصَّلٰوۃَ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ وَعَلٰی مَنْ مَّاتَ مِنْهُمْ

ترجمہ: اور ہم اہل قبلہ میں سے ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور اسی طرح ان میں سے جو مر جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز اور درست مانتے ہیں (۱)۔

(۱) بد سے مراد گنہگار ہے بدعقیدہ نہیں کیونکہ ضروریات دین کے منکر کی اقتدا میں نماز درست نہیں ہے' اسی طرح گنہگار فوت شدہ پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے مگر بدعقیدہ خارج از اسلام کی نماز جنازہ ہرگز درست نہیں۔ فقہ اکبر میں ہے:

وَالصَّلٰوةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَائِزَةٌ

ترجمہ: اور نماز ہر نیک اور بد کے پیچھے مسلمانوں میں سے جائز ہے۔

عقائد نسفی میں ہے:

وَتَجُوْزُ الصَّلٰوةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَيُصَلّٰى عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ

ترجمہ: اور ہر نیک و بد کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے' اور نیک و بد مردہ پر بھی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

اس مسئلہ کی دلیل یہ حدیث ہے چنانچہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہر ایک نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو (شرح عقائد نسفی)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَ اِنْ عَمِلَ بِالْکَبَائِرِ

وَ الْجِھَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَ اِنْ عَمِلَ بِالْکَبَائِرِ

(ابو داود)

ترجمہ: ہر مسلمان نیک و بد اگر چہ کبائر کا مرتکب ہو اس کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب ہے اور ہر نیک و بد امیر اگر چہ کبائر کا مرتکب ہو اس کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے۔

بخاری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما:

کَانَ یُصَلِّیْ خَلْفَ الْحَجَّاجِ بْنِ یُوْسَفَ الثَّقَفِی

ترجمہ: کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف ثقفی کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔(شرح عقیدة الطحاویة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ صَلُّوا عَلٰی مَنْ مَّاتَ مِنْ اَھْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ

(اخرجه الدار قطنی)

ترجمہ: کہ ہر اس شخص کی اقتدا میں نماز پڑھو جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہتا ہو' نیز اس شخص کا جنازہ پڑھو جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہنے والا ہو (بشرطیکہ عقائد درست ہوں' ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر نہ ہو)۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۸۹﴾ وَلَا نُنَزِّلُ اَحَدًا مِّنْهُمْ جَنَّةً وَّلَا نَارًا وَلَا نَشْهَدُ عَلَيْهِمْ بِكُفْرٍ وَّلَا بِشِرْكٍ وَّلَا بِنِفَاقٍ مَالَمْ يَظْهَرْ مِنْهُمْ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ وَنَذَرُ سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: اور ہم کسی کو جنت و دوزخ کا سزاوار قرار نہیں دیتے ہیں اور نہ ہم ان میں سے کسی پر شرک و نفاق کی گواہی نہیں دیتے جب تک کہ ان میں سے کسی سے اس قسم کی کوئی چیز ظاہر نہ ہو، ان کے اندرونی راز انہیں ہم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں (۱)۔

(۱) کہ ہم اہل قبلہ کے کسی فرد کو قطعی و یقینی طور جنتی اور دوزخی ہرگز قرار نہیں دیتے اور نہ ہم ان کے کفر و شرک اور نفاق کی شہادت دیتے ہیں کیونکہ احکام شریعہ کا نفاذ ظاہر پر ہوتا ہے جب تک ان سے کوئی ظاہری گناہ سرزد نہ ہو۔ باقی رہے باطنی حالات تو وہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں، وہی رازوں کو جانتا ہے ان کے بارے میں اچھا گمان کرنا ضروری ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (سورہ حجرات ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔

اہل ایمان کے حق میں حسن ظن رکھنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (سورہ اسراء ۳۶)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اے بندے جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب جوارح سے باز پرسی ہو گی۔

بلکہ حسن ظن کی ترغیب دی گئی ہے اور بدگمانی بسوءظن سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے کیونکہ جائز نہیں کہ کسی مسلمان کے بارے میں ہم کہیں فلاں کافر ہے، فلاں مشرک ہے یا فلاں منافق ہے۔

کسی شخص کے لئے جنت کی گواہی دینے کے بارے میں سلف کے تین قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ صرف انبیاء علیہم السلام کے لئے جنت کی شہادت دی جائے گی' یہ قول محمد بن حنیفہ اور امام اوزاعی کا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ جس مؤمن کے لئے نص موجود ہے اس کے لئے جنت کی شہادت دی جائے گی' یہ قول اکثر علماء اور محدثین کا ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کے حق میں بھی جنت کی شہادت دیں گے جن کے بارے میں ایماندار شہادت دیں گے جیسے بخاری و مسلم میں حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک جنازہ گزرا اور لوگوں نے اس کی تعریف کی پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا تعریف واجب ہو گئی، پھر ایک اور جنازہ گزرا اور لوگوں نے اس کے حق میں برے کلمات کہے تو آپ ﷺ نے فرمایا جو کہا وہ واجب ہو گیا ہے۔ حضرت عمر نے دریافت کی اے اللہ کے رسول ﷺ کیا واجب ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے حق میں تم نے اچھے کلمات کہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور اس دوسرے کے حق میں تم نے برے کلمات کہے تو اس کیلئے دوزخ واجب ہو گئی: اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ ترجمہ: تم اللہ کے گواہ ہو زمین میں۔ نوٹ: جس کی برائی بیان کی گئی تھی وہ منافق تھا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۰﴾ وَلَانَرَی السَّیْفَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَّا مَنْ وَجَبَ عَلَیْہِ السَّیْفُ

ترجمہ: اور ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے کسی فرد پر تلوار اٹھانا (قتل کرنا) جائز نہیں سمجھتے سوائے اس شخص کے جس پر تلوار واجب ہو چکی ہے کہ جس کا قتل کرنا از روئے شرح جائز ہو(۱)۔

(۱) صحیح حدیث میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی ایسے مسلمان کا خون گرانا حلال نہیں جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ہاں تین باتوں سے کسی ایک کے پائے جانے سے خون گرانا درست ہے، شادی شدہ زنا کرے، نفس کو نفس کے بدلے قتل کیا جائے گا، جو دین اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے (ابن ماجہ) جبکہ ان احرام کا ثبوت شرعی طریقہ سے ملے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِی وَ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَ التَّارِکُ لِدِیْنِہٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ۔

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں سوائے تین شخصوں کا: شادی شدہ زنا کار، قاتل، اور اپنے دین کو چھوڑنے والا مرتد، مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہونے والا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۱﴾ وَلَانَرَی الْخُرُوْجَ عَلٰی اَئِمَّتِنَا وَوُلَاۃِ اُمُوْرِنَا وَاِنْ جَارُوْا وَلَانَدْعُوْعَلَیْہِمْ وَلَانَنْزَعُ یَدًا مِنْ طَاعَتِہِمْ وَنَرٰی طَاعَتَھُمْ مِنْ طَاعَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَرِیْضَۃً مَّالَمْ یَاْمُرُوْا بِمَعْصِیَۃٍ وَنَدْعُوْلَھُمْ بِالصَّلَاحِ وَالْمُعَافَاۃ

ترجمہ: اور ہم اپنے ائمہ و حکام کے خلاف بغاوت کرنا جائز نہیں سمجھتے اگر چہ وہ ظلم کرتے ہوں' اور نہ ان کے حق میں بدعا کرتے ہیں' اور ان کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے مطابق فرض خیال کرتے ہیں جب تک کہ وہ کسی معصیت کا حکم نہ دیں' اور ہم ان کے لئے صلاحیت و عافیت کی دعا کرتے ہیں (۱)۔

(۱) حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ جائز نہیں کہ ہم اپنے ائمہ (حکام وقت) اور اپنے اماموں' حاکموں پر بلا وجہ بغاوت کریں اگر چہ وہ ظالم ہوں کیونکہ ایسا کرنے میں خرابی اور بربادی کا امکان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے: وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (سورہ نساء ۵۹)

ترجمہ: اور تم صاحب حکومت کی اطاعت کرو

مگر ان کی اطاعت اسی صورت میں ضروری ہے جبکہ یہ شریعت کے مطابق حکم دیں اور ان کی اطاعت مستقل نہیں ہے بلکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت مستقل ہے۔ جب قوم

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں فسق وفجور پایا جائے تو ان ہی جیسا حاکم مسلط ہوتا ہے‘ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَمَا تَكُوْنُوْنَ كَذَالِكَ يُوْئَمَّرُ عَلَيْكُمْ (مشكوة كتاب الامارة والقضاء ص ٣٨٥)

ترجمہ: اے لوگو جیسے تم ہو گے ویسے ہی حاکم تم پر بنائے جائیں گے۔

اگر قوم کی حالت دینی لحاظ سے بہتر ہو گی تو ایسے ہی لوگ حاکم بھی ہوں گے‘ نیز امیر و حاکم کی پیروی کرنے کی تاکید وارد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم ائمہ اور حکام کے خلاف بغاوت بلا وجہ جائز نہیں سمجھتے اگرچہ زیادتی وظلم کرتے ہوں‘ اور ہم ان کے حق میں بددعا نہیں کریں گے کیونکہ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے بشرطیکہ وہ اللہ کی نافرمانی نہ کریں اس لئے کہ حضور نے فرمایا: لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ترجمہ: مخلوق کی اطاعت درست نہیں خالق کی نافرمانی کرتے ہوئے۔

ہم ان کیلئے اصلاح و عافیت کی دعا کریں تاکہ ان کی وجہ سے لوگوں کو آرام و سکون ملے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ رَّاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيْتَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ۔

ترجمہ: جو اپنے امیر میں کوئی نہ پسندیدہ چیز دیکھے تو وہ صبر کرے، کیونکہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت بھی پھر وہ مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۲﴾ وَنَتَّبِعُ السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ وَنَجْتَنِبُ الشُّذُوْذَ وَالْخِلَافَ وَالْفُرْقَةَ.

ترجمہ: اور ہم اہل سنت و جماعت کی پیروی کرتے ہیں اور ہم علیحدگی، اختلاف اور فرقہ بندی سے بچتے ہیں(۱)۔

(۱) سنت سے مراد رسول ﷺ کا طریقہ ہے اور جماعت سے مسلمانوں کی جماعت صحابہ کرام اور قیامت تک ان کی اتباع کرنے والے لوگ مراد ہیں ان کی اتباع سراپا ھدایت ہے اور ان کی مخالفت سراپا گمراہی ہے (شرح عقیدة الطحاویه ۵٤٤)

معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت سے مراد رسول ﷺ کے طریقہ اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے والے لوگ ہیں اور اسی طریقہ کی پیروی لازمی ہے اللہ تعالیٰ قران کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَسَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَ تْ مَصِيْرًا (سورہ نساء ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور مومنون کے راستے کے سوا اور راستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے تو ہم اسکو ادھر ہی چلنے دیں گے اور قیامت کے دن جھنم میں داخل کریں گے وہ بڑی بری جگہ ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے انعام یافتہ بندوں کے طریقہ پر چلنے کی ھدایت فرمائی ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. (سورہ فاتحہ ۵،۶)

سنت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور جماعت مراد مسلمانوں کی جماعت اور صحابہ اور تابعین ہیں۔ الشذ وذ کا معنی علیحدہ ہونا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ (ابو داود کتاب السنة)

ترجمہ: جو الگ ہوا جماعت سے ایک بالشت (یا ایک گھڑی) بھی تو اس نے اسلام کو اتار دیا اپنی گردن سے۔

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ (ترمذی کتاب الفتن)

ترجمہ: اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے پس جو الگ ہوا وہ الگ ہوا آگ میں۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِي عَلَى ضَلَالٍ اَبَدًا (ابن ماجه كتاب الفتن)

ترجمہ: میری امت گمراہی پر کبھی اتفاق نہیں کرے گی۔

اھل سنت و جماعت کے خلاف چلنا بدعت اور گمراہی ہے اور موجب ہلاکت ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۳﴾ وَنُحِبُّ اَهْلَ الْعَدْلِ وَالْاَمَانَةِ وَنُبْغِضُ اَهْلَ الْجَوْرِ وَالْخِيَانَةِ

ترجمہ: اور ہم عدل اور امانت والوں سے محبت کرتے ہیں اور ظلم کرنیوالوں اور خیانت کرنیوالوں سے بغض رکھتے ہیں (۱)۔

(۱) یہ کمال درجہ کا ایمان اور کمال درجہ کی عبودیت ہے ظاہر ہے کہ عبادت محبت کے کامل ہونے اور انتہائی ذلت کا تقاضا کرتی ہے پس اللہ کے رسولوں، نبیوں اور ایماندار لوگوں کے ساتھ محبت کرنا اللہ کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ کیونکہ ان نیک بندوں کی محبت اسی بنا پر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔

تو محبت اور بغض و دشمنی کا معیار اخلاق حمیدہ اور اخلاق فاسدہ ہیں۔ انسان میں محبت اور دشمنی کے اسباب جمع ہو جاتے ہیں اس لئے من وجہ محبوب اور من وجہ مبغوض ہوتا ہے اور جو لوگ نیک لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور قیامت میں ان کے ساتھ ہوں گے:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ جیسا کے حدیث میں ہے۔

ترجمہ: کہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۴﴾ وَنَقُوْلُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فِيْمَا اشْتَبَهَ عَلَيْنَا عِلْمُهٗ

ترجمہ: اوران چیزوں کے بارہ میں ہم کہتے ہیں جن کا علم ہم پر مشتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کو جانتا ہے(۱)۔

(۱) جس چیز کا علم نہ ہو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی سپرد کر دے اسی میں بہتری ہے فرشتوں نے عرض کیا:

سُبْحَانَكَ لَاعِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (سورہ البقرہ ۳۲)

ترجمہ: تو پاک ہے ہم کو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔

معلوم ہوا جس بات کا علم نہ ہو تو وہاں یہ کہہ دینا چاہیے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. نیز فرمان خداوندی ہے: قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورہ کہف ۲۶)

ترجمہ: کہہ دو اللہ خوب جانتا ہے وہ کتنا ٹھہرے ہیں اسی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کا غیب ہے۔

قُلْ رَّبِّیْ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ (سورہ کہف ۲۲)

ترجمہ: کہہ دو میرا رب خوب جانتا ہے ان کی مدت کو کہ وہ کتنا عرصہ ٹھہرے تھے۔

یہاں امام طحاوی بطور تاکید فرماتے ہیں کہ جس بات کا علم نہ ہو وہ کسی جاننے والے سے دریافت کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۵﴾ وَنَرَی الْمَسْحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ کَمَا جَآءَ فِی الْاَثَرِ

ترجمہ: اور ہم موزوں پر مسح کرنا سفر و حضر میں جائز سمجھتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے(۱)۔

(۱) یعنی موزوں پر مسح کرنا ہم جائز سمجھتے ہیں مگر شیعہ اور خوارج انکار کرتے ہیں' لیکن ان کی رائے باطل ہے کیونکہ موزوں کے مسح کا جواز سنت مشہورہ سے ثابت ہے' حفاظ حدیث میں سے ایک معتدبہ جماعت نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ مسح موزوں کی حدیث متواتر بالمعنی ہے' بعض محدثین نے اس کے روایوں کو جمع کیا ہے تو اسّی سے زیادہ ہوئے ہیں جن میں عشرہ مبشرہ بھی داخل ہیں (مصباح الفرائد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مسح کی بابت دریافت کیا گیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن' تین راتیں اور مقیم کے لے ایک دن' ایک رات مدت مقرر فرمائی ہے۔

چونکہ شیعہ مسح رجلین کے قائل نہیں اس لئے امام طحاوی نے اس مسئلہ کا ذکر کیا تا کہ عقیدہ اہل سنت واضح ہو جائے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۶﴾ وَالْحَجُّ وَالْجِهَادُ مَاضِيَانِ مَعَ اُولِی الْاَمْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ بَرِّهِمْ وَفَاجِرِهِمْ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ لَایُبْطِلُهُمَا شَیْءٌ وَلَا یَنْقُضُهُمَا

ترجمہ: اور مسلمان حکام اور ائمہ کی معیت میں حج و جہاد قیامت تک جاری رہنے والے فرائض ہیں (۱) خواہ وہ حکام نیک ہوں یا بد اس حج و جہاد کو کوئی چیز باطل نہیں کر سکتی ہے اور نہ ان کو توڑ سکتی ہے (۲)۔

(۱) اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اب حج اور جہاد نہیں ہے اور حضرت مصنف کا ارشاد اولی الامر خواہ وہ نیک ہوں یا بد ہوں اس کا سبب یہ ہے کہ حج اور جہاد دونوں ایسے فرائض ہیں جو سفر کے متعلق ہیں' اس لحاظ سے ایسے حاکم کی ضرورت ہے جو لوگوں کی راہ نمائی کرے' دشمنوں کا مقابلہ کرے' یہ کام جس طرح نیک حاکم کے ساتھ پورا ہو سکتا ہے فاسق فاجر حاکم کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے (شرح عقیدۃ طحاویہ ۵۵۶)

لہٰذا ان فرائض کیلئے حاکم کا نیک ہونا ضروری نہیں تو معصوم ہونا بدرجہ اولیٰ لازمی نہیں ہے اس لئے حج اور جہاد یہ دونوں فرض قیامت تک جاری رہیں گے دیگر فرائض کی طرح کیونکہ ان کا حکم دائمی ہے کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں ہے' نہ تو ان کو کوئی ختم کر سکتا ہے اور نہ باطل قرار دے سکتا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حج کا لغوی معنی اَلْقَصْدُ یعنی قصدوارادہ کرنا اور اسکا شرعی معنی قَصْد" بَیْتِ اللّٰہِ فِیْ وَقْتٍ مُعَیَّنٍ بِشَرَائط مَخْصُوْصَۃٍ کہ مخصوص اوقات میں مخصوص افعال کے ساتھ بیت اللہ کی زیارت کرنا۔ بعض نے یوں بیان کیا ہے زِیَادَۃ" مَکَانٍ مَخْصُوْصٍ فِیْ زَمَنٍ مَخْصُوْصٍ بِفِعْلٍ مَخْصُوْصٍ کہ مخصوص جگہ کی مخصوص زمانہ میں مخصوص فعل کے ساتھ زیارت کرنا۔ حج اسلام کا اہم رکن ہے جسکی فرضیت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اجماع سے ثابت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرضیت حج کے بارہ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (سورہ آل عمران ۹۷)

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ لِلّٰہِ (سورہ بقرہ ۱۹۶) ترجمہ: اور حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو۔ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ (سورہ حج ۲۹) ترجمہ: اور چاہیے کہ قدیم گھر کا طواف کریں۔

(۲) حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ حج بیت اللہ کی طرح جہاد اسلام میں بھی قیامت تک جاری اور باقی ہے جہاد ایک بڑی اہم عبادت ہے' بعض نے لکھا ہے کہ جہاد اسلام کا چھٹا رکن ہے۔

جہاد جَھد" سے مشتق ہے جسکے معنی ہیں مشقت اٹھانا اور طاقت سے زیادہ بوجھ لادنا اور اصطلاح شرع میں جہاد کا مفہوم کفار کے ساتھ اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کی سربلندی کی جنگ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کرنا۔ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ جہاد پہلی امتوں میں بھی فرض تھا۔ اسلام میں جہاد ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں فرض ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا:

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرُ

(سورہ حج ۳۹)

ترجمہ: اور جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان لوگوں کو جن سے کفار لڑتے ہیں اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر ضرور قدرت والا ہے۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّیَكُوْنَ الدِّیْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ (سورہ انفال ۳۹)

ترجمہ: اور اے مسلمانوں تم ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِیْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ (مشکوۃ) ترجمہ: اے مسلمانوں تم جہاد کرو مشرکوں سے اپنے مالوں اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ساتھ۔

معلوم ہوا کہ جس طرح جہاد مال خرچ کرنے اور میدان جنگ میں لڑنے سے ہوتا ہے اسی طرح زبان وقلم سے بھی جہاد ہوتا ہے۔ جہاد اسلام میں بڑی عبادت ہے کہ ہجرت کے بعد مدنی زندگی میں نبی کریم ﷺ بنفس نفیس ستائیس غزوات (جہادوں) میں شریک ہوئے تھے اس لئے مسلمانوں پر قیامت تک جہاد کا حکم باقی ہے جو اس کا انکار کرے وہ بے دین ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۷﴾ وَنُؤمِنُ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَهُمْ عَلَيْنَا حَافِظِيْنَ

ترجمہ: اور ہم کراماً کاتبین پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ بزرگ فرشتے اعمال عباد لکھتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو ہم پر محافظ ونگران بنایا ہے(۱)۔

(۱) کِـرَامًـا کَـاتِبِیْنَ وہ فرشتے ہیں جو ہر انسان کے شب وروز اللہ کے حکم سے حرکات وسکنات لکھتے رہتے ہیں، چونکہ فرشتے نوری ہیں اس لیے ہمیں نظر نہیں آتے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اس لیے اللہ نے ہم سے ان کو مخفی رکھا ہے۔

کراماً کاتبین کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَاتَفْعَلُوْنَ (سورہ انفطار ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: اور بے شک تم پر مقرر ہیں نگہبانی کرنے والے لکھنے والے، بزرگ (فرشتے) جانتے ہیں جو تم کرتے ہو۔

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (سورہ ق ۱۸)

ترجمہ: جب اس کے اعمال کو لے لیتے ہیں دو لینے والے، ایک دائیں جانب دوسرا بائیں جانب بیٹھا ہوتا ہے۔اور کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتے کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ بیٹھا ہو (سوائے وقت قضائے حاجت اور وقت جماع کے) (خزائن)۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّھُمْ وَنَجْوٰھُمْ بَلٰی وَرُسُلُنَا لَدَیْھِمْ یَکْتُبُوْنَ

(سورہ زخرف ۸۰)

ترجمہ: کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کے پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو سنتے نہیں، ہاں سب سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس سب باتیں لکھتے ہیں۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ (سورہ رعد ۱۱)

ترجمہ: اس کے آگے اور پیچھے خدا کے چوکیدار ہیں جو خدا کے حکم سے اسکی حفاظت کرتے ہیں۔

اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ (سورہ یونس ۲۱)

ترجمہ: بے شک ہمارے فرشتے لکھتے ہیں جو تم تدبیر کرتے ہو۔

هٰذَا كِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

ترجمہ: یہ ہماری کتاب تمھارے بارے میں سچ بیان کرے گی جو کچھ تم کیا کرتے تھے ہم لکھواتے جاتے تھے۔ (سورہ جاثیة ۲۹)

بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم میں رات دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور صبح اور عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔فرشتے اللہ کی بارگاہ میں جاتے ہیں' اللہ ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کو خوب جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا۔وہ جواب دیتے ہیں کہ جب ہم ان کے پاس سے آئے تو وہ نماز میں مشغول تھے اور جب ہم ان سے جدا ہوئے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔(بخاری کتاب مواقیت صلوۃ, مسلم کتاب المساجد)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ(سورہ رعد ۱۱)

ترجمہ: وہ اس کی حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے۔

اس آیت کی تفسیر میں عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ فرشتے بندہ کے آگے اور پیچھے سے حفاظت کرتے ہیں' جب تقدیر الٰہی آجاتی ہے تو وہ دور ہو جاتے ہیں۔تو نصوص مذکورہ سے ثابت ہوا کہ فرشتے قول و فعل تحریر کرتے ہیں اور نیت بھی ان میں داخل ہے کیونکہ وہ بھی دل کا فعل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (سورہ انفطار ۱۲) ترجمہ: جو تم کرتے ہو اس کو جانتے ہیں۔

تو یہ عموم میں داخل ہے۔اس کی شہادت رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے ہے جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ برائی کا ارادہ کرے تو تم اس کو نہ لکھو اور اگر برائی کرے تو اس کی ایک برائی تحریر کرو اور جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے لیکن کر نہ پائے تو اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھ دو اور اگر نیکی کرے تو ایک کی جگہ دس نیکیاں تحریر کرو (بخاری حدیث ۵۷ و مسلم حدیث ۱۲۸)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۸﴾ وَنُؤْمِنُ بِمَلَكِ الْمَوْتِ الْمُوَكَّلِ بِقَبْضِ اَرْوَاحِ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: اور ہم ملک الموت پر ایمان رکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کے قبض کرنے پر مقرر کیا ہے(۱)۔

(۱) ملک الموت (موت کا فرشتہ) موکل (مقرر کیا ہوا)۔

قران مجید میں حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِی وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ

ترجمہ: کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ (سورہ سجدہ ۱۱)

حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ (سورہ انعام ۶۱)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح کو قبض کر لیتے ہیں اور کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے۔

خیال رہے کہ ملک الموت کے ساتھ دیگر فرشتے بھی ہوتے ہیں جو معاونت کرتے ہیں اس لئے رسلنا (ہمارے فرشتے) فرمایا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی (سورہ زمر ۴۲)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانوں کو موت کے وقت اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا (ان کی روحیں) حالت نیند میں، پھر روک لیتا ہے ان روحوں کو جن کی کا فیصلہ ہو گیا ہو اور واپس بھیج دیتا ہے دوسری روحوں کو ایک مقرر میعاد تک۔

اور ملک الموت روح کو قبض کرنے اسے نکالنے پر مقرر ہیں پھر اس کی روح کو رحمت کے فرشتے لیتے ہیں. یا عذاب کے فرشتے اور اس کے بعد اس کو لے کر چلے جاتے ہیں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے فیصلے اور قضاء وقدر سے ہوتا ہے اس لیے موت دینے کی نسبت کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے اور کبھی فرشتوں کی طرف اور کبھی صرف ملک الموت کی جانب ہوتی ہے. لیکن حقیقتاً موت دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے. اسی لئے فرمایا:

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا (زمر۴۲) ترجمہ: اللہ تعالیٰ قبض کرتا ہے جانوں کو موت کے وقت اور یہ روح مخلوق ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (سورہ رعد ۱۶) ترجمہ: اللہ ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ (سورہ اسراء ۸۵) ترجمہ: کہہ دو کہ روح میرے رب کا حکم ہے۔ نیز فرمایا: وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ (سورہ حجر ۲۹) ترجمہ: اور میں نے پھونکی اس میں اپنی روح۔ پھونکی میں اضافت تشریفی ہے۔ روح کے متعلق زیادہ تفصیل شرح عقیدۃ الطحاویہ اور احیاء علوم الدین وغیرہ میں ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۹۹﴾ وَعَذَابُ الْقَبْرِ لِمَنْ كَانَ لَهُ اَهْلاً. وَسُوَالُ مُنْكَرٍ وَنَكِيْرٍ فِيْ قَبْرِهِ عَنْ رَبِّهٖ وَدِيْنِهٖ وَنَبِيِّهٖ عَلٰى مَاجَآئَتْ بِهِ الْاَخْبَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

ترجمہ: اور ہم عذاب قبر پر ایمان رکھتے ہیں وہ عذاب قبر میں گرفتار ہوگا جو عذاب کا حقدار اور لائق ہے (۱) اور ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ میت سے قبر میں منکر اور نکیر سوال کرتے ہیں اس کے رب کے بارہ میں' اس کے دین کے بارہ میں اور اس کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں. جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں آیا ہے اور صحابہ کرام سے ثابت ہے (۲)۔

(۱) کہ ہم عذاب قبر کو بھی صحیح مانتے ہیں لیکن اس کے لئے عذاب ہے جو اس کا اہل ہو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت ہے. چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ (سورہ مومنون ۱۰۰)

ترجمہ: اور ان کے آگے ایک آڑ (پردہ) ہے اس دن تک جس میں اٹھائے جائیں گے۔

برزخ وقت موت سے بعثت تک کی مدت کو کہتے ہیں (خزائن) اور قبر سے مراد عالم برزخ ہی ہے۔ اس کا ثبوت قران مجید میں ہے. چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ (سورہ توبہ ۱۰۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: عنقریب ہم ان منکروں کو دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر وہ ایک بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اللہ فرماتا ہے:

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ. اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْھَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّا وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ (سورہ مومن ۴۵،۴۶)

ترجمہ: اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیرا' آگ ہے جس پر صبح و شام پیش کیے جائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔

نیز اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ (سورہ سجدہ ۲۱)

ترجمہ: اور ہم انہیں ضرور چکھائیں گے عذاب نزدیک کا بڑے عذاب سے پہلے۔

اس آیت کریمہ میں عذاب ادنیٰ سے عذاب قبر اور عذاب اکبر سے مراد عذاب قیامت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مِمَّا خَطِیْٓئٰتِھِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا (سورہ نوح ۲۵)

ترجمہ: اپنی ایسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخل کیے گئے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ

ترجمہ: اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو حق بات پر دنیا کی زندگی اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہے کرے۔ یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے (مشکوۃ باب اثبات عذاب القبر)

اسی طرح بکثرت احادیث مبارکہ میں عذاب قبر کا ذکر آیا ہے اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نماز میں دعا کیا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاةِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں عذاب قبر سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں دجال کے فتنہ سے۔

عذاب قبر صرف قبر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ عالم برزخ میں ہر صورت عذاب ضروری ہوتا ہے لھذا جو شخص فوت ہو اسکو عذاب ہوگا خواہ اسے قبر میں دفن کیا گیا ہو یا اسے درندے پرندے کھا جائیں یا اسے جلا دیا جائے اور اس کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیا جائے' اس کو

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صلیب پر لٹکایا جائے یا وہ سمندر میں غرق ہو جائے بہر حال اس کی روح اور اس کے بدن کو اسی طرح عذاب ہوگا جس طرح اس انسان کو عذاب ہوتا ہے جو قبر میں دفن کیا گیا ہو

(شرح عقیدۃ الطحاویہ)

معلوم ہوا کہ عذاب قبر اور اس کے سوالات قبر کے ساتھ خاص نہیں ہیں۔

(۴) فقہ اکبر میں ہے: وَاِعَادَةُ الرُّوْحِ اِلَى الْجَسَدِ فِي قَبْرِهٖ حَقٌّ.

ترجمہ: اور روح کا میت کے جسم میں لوٹا دینا برحق ہے۔

اور حدیث شریف میں ہے: فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِي جَسَدِهٖ (مشکوۃ)

ترجمہ: کہ روح اس مردہ کی بدن میں لوٹا دی جاتی ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بندہ مومن کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے اصحاب پھر کر واپس جانے لگتے ہیں:

حَتّٰى اَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ (بخاری کتاب الجنائز)

ترجمہ: یہاں تک کہ وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

(دوسری روایت میں آتا ہے) پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں یا اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں تو محمد ﷺ کی بابت کیا کہتا تھا' تو اگر وہ کہتا ہے کہ میں گواہ ہوں کہ وہ خدا کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے مومن ہے تو' اپنے دوزخی مقام کو دیکھ اور اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تجھے کیا مقام عطا کیا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے تھے کہ وہ دونوں مقامات

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو دیکھتا ہے لیکن کافر یا منافق کا یہ جواب ہوتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا' جو اور لوگ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا' مگر پھر اس سے کہا جائے گا نہ تو نے عقل سے سمجھا' اور نہ نقل سے سمجھا پھر لوہے کے ہتھوڑے سے ایک ضرب اس کے کانوں کے درمیان ایسی لگائی جاتی ہے' ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مردہ سے کہا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تیرا دین کیا ہے تیرے نبی کون ہیں؟ تو میت مومن کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے' میرا دین اسلام ہے' میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں۔

سوال: موت صرف پہلی مرتبہ آتی ہے دوبارہ نہیں آئے گی پھر قبر میں روح لوٹانے پھر نکالنے سے دو موتیں ہوں گی حالانکہ موت ایک ہی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی (الدخان ۵۶)

ترجمہ: وہ نہیں چکھیں گے موت مگر پہلی بار۔

جواب: اس کے کئی جواب دیئے گئے ہیں. (۱) قبر میں بدن کے ساتھ روح متعلق ہونے ہی سے عذاب ہو جاتا ہے. ضروری نہیں کہ پورے بدن میں روح لوٹائی جائے. (۲) روح ساتویں آسمان یا ساتویں زمین میں یا کہیں اور جگہ ہو مگر روح کا بدن سے تعلق قائم ہوتا ہے جیسا کہ سورج کی شعاعیں ساتویں آسمان سے زمین تک واقع ہوتی ہیں. (۳) نیز احادیث صحیحہ سے سوال و جواب کے وقت روح کا بدن میں لوٹایا جانا ثابت ہے' البتہ قبر کی زندگی ضعیف ہوتی ہے جس سے موت کا زوال نہیں کہا جائے گا. (۴) یا یہ کہ روح نصف

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدن کے اعلیٰ حصہ سے متعلق ہوتی ہے.(۵) نیز روح اعادہ کے بعد حاصل شدہ موت پہلی

موت میں داخل ہے(نبراس ۹۰۳)

نئی موت نہیں نہ برزخ کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے۔

رَبَّنَا اَمِتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ (سورہ غافر' المومن ۱۱)

ترجمہ: اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبارہ مردہ کیا اور دوبارہ زندہ کیا

اس آیت کی تفسیر یہ دوسری آیت شریفہ ہے:

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ (سورہ بقرہ)

ترجمہ: اور تم پہلے بے جان مردہ تھے پھر تم کو زندہ کیا پھر تم کو موت دے گا پھر قیامت میں اٹھائے گا۔

برزخی زندگی کا ثبوت قرآن وحدیث سے ثابت ہے' شہداء زندہ ہیں اور انبیاء کرام کا شب معراج میں مختلف جگہوں سے تشریف فرما ہوئے تھے' یہ زندہ ہونے کی دلیل ہے۔

سوال: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى (زمر ۴۲)

ترجمہ: اللہ قبض کرتا ہے جانوں کو موت کے وقت اور جن کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا (ان کی روحیں) حالت نیند میں پھر روک لیتا ہے ان روحوں کو جن کی موت کا فیصلہ کرتا

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے.اور واپس بھیج دیتا ہے.دوسری روحوں کو مقرر میعاد پر۔

جواب: یہ ہے کہ روح کو روک لینا مردے کے جسم میں عارضی طور پر کسی وقت روح کو لوٹائے جانے کے خلاف نہیں کیونکہ لوٹائے جانے سے دنیاوی زندگی لازم نہیں آتی۔ سونے والے کو دیکھو کہ وہ نہ زندہ ہوتا ہے نہ مردہ بلکہ درمیانی حالت میں ہوتا ہے حالانکہ جسم میں روح باقی ہے.اور زندہ کہلاتا ہے.لیکن اس کی زندگی بیداری کی زندگی سے مختلف ہے کیونکہ نیند موت کی سگی بہن ہے۔ٹھیک اسی طرح جب روح لوٹائی جاتی ہے تو اس کی درمیانی حالت ہوتی ہے نہ مردہ ہی ہوتا ہے نہ زندہ اور مردہ ہی کہلاتا ہے صرف اسی ایک بات میں غور کر لیجیے بہت سی پیچیدگیاں دور ہو جائیں گی(کتـــاب الـــروح اردو ص

۱۰۰) حضرت ابن عباس وغیرہ مفسرین اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اِنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ تَتَلَقّٰی فِی الْمَنَامِ فَتَعَارَفَ مَاشَاءَ مِنْھَا فَاِذَا اَرَادَ جَمِیْعُھَا الرَّجُوْعَ اِلَی الْاَجْسَادِ فَاَمْسَکَ اللّٰہُ اَرْوَاحَ الْاَمْوَاتِ عِنْدَہٗ وَاَرْسَلَ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ اِلٰی اَجْسَادِھَا (تفسیر منیر ص ۲۸ ج ۲٤)

ترجمہ: بے شک زندہ اور مردہ لوگوں کی روحیں ملتی ہیں خوابوں میں اور ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں۔جب وہ جسموں کی طرف لوٹنے کا ارادہ کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ مردوں کی روحیں روک رکھتا ہے آپنے پاس اور زندوں کی روحیں واپس لوٹا دیتا ہے ان کے جسموں میں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۰﴾ وَالْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْحُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ

ترجمہ: اور قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (ایمانداروں کیلئے) یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے (اہل کفر ونفاق اور فساق کیلئے) (۱)۔

(۱) قبر ان نیک لوگوں کے لئے باغ ہے جو دنیا میں توحید ورسالت اور قیامت ایمان رکھتے ہوئے اعمال صالحہ کرتے ہیں اور کفار وفساق کے لیے قبر دوزح کا گڑھا ہے کیونکہ وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے اور پھر ان لوگوں کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ عذاب قبر ہے یا نہیں جو عذاب قبر کے منکر ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ (جامع ترمذی)

ترجمہ: کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا دوزح کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

معلوم ہوا کہ قبر آرام وراحت کی جگہ بھی ہے اور مصائب وآلام اور عذاب کا مقام بھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو رو پڑتے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے کہا گیا:

آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے مگر قبر دیکھ کر رو پڑتے ہیں تو فرمایا

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے' اگر بندہ اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد کا معاملہ آسان ہے' اور اگر اس منزل سے نجات نہ پائی اور اس کے بعد کا مرحلہ اس سے سخت تر ہوگا (مشکوۃ). حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ قَبْرِہٖ لَفِیْ رَوْضَۃٍ خَضْرَاءَ فَیُرَحَّبُ لَہٗ قَبْرُہٗ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا یُنَوَّرُ لَہٗ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ (رواہ ابو یعلی)

ترجمہ: بیشک مومن اپنی قبر میں سرسبز باغ میں ہوتا ہے جو اس کیلئے ستر ہاتھ فراخ کردیا جاتا ہے اور اس میں چودھویں رات کے چاند جیسی روشنی کردی جاتی ہے۔ ایسے ابو یعلی نے روایت کیا ہے (کتاب احوال القبر ص ۱۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جب کوئی مرتا ہے تو اسے صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو اسے جنتیوں والے محلات دکھائے جاتے ہیں اور اگر وہ جہنمی ہے تو جہنمیوں والا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے یہ تیری رہائش گاہ ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تجھے یہاں بھیجے گا۔

(مسلم کتاب الجنۃ و صفتہ)

اے اللہ ہمیں عذاب قبر سے محفوظ فرما۔ یا اللہ قبر کو ہمارے لئے جنت کا باغ بنا۔ آمین

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۱﴾ **نُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ وَجَزَاءِ الْاَعْمَالِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالْعَرْضِ وَالْحِسَابِ وَقِرَائَةِ الْکِتَابِ وَالثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالصِّرَاطِ وَالْمِیْزَن**

ترجمہ: ہم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے (۱) اور قیامت کے دن اعمال کی جزا پرایمان رکھتے ہیں (۲) اوراعمال نامے پیش کیے جانے (۳) اورحساب (۴) اوراعمال نامے پڑھے جانے (۵) اورثواب وعذاب (۶) اور پل صراط سے گزرنے (۷) اور اعمال تولے جانے پرایمان رکھتے ہیں۔

(۱) حضرت امام طحاوی عذاب قبر کے بعد منازل آخرت کے متعلق چند چیزوں کا ذکر فرماتے ہیں کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا یعنی قیامت برحق ہے۔اسی لئے فرماتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد زندہ اٹھنے پرایمان رکھتے ہیں یوم بعث کا ذکر قرآن کریم میں بکثرت آیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تُبْعَثُوْنَ (سورہ مومنون ۱۶)

ترجمہ: کہ بے شک تم قیامت کے دن قبروں سے اٹھائے جاؤ گے۔

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّارَیْبَ فِیْهَا. وَاَنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ (سورہ حج ۷)

ترجمہ: اور بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ اٹھائے گا ان کو جو قبروں میں ہیں۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نیز اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ

ترجمہ: اور جس دن پھونکا جائے گا صور میں تو گھبرائے جائیں گے جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں۔ (سورہ نمل ۸۷)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ (سورہ زمر ٦٨)

ترجمہ: اور پھونکا جائے گا صور میں پس بیہوش ہو جائیں گے جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں مگر جس کو چاہے اللہ، پھر پھونکا جائے گا اس میں دوسری بار پس جب ہی وہ کھڑے ہوں گے دیکھتے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ. قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ. اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ (سورہ یٰس ۵۱ ۔ ۵۳)

ترجمہ: اور پھونکا جائے گا صور میں تو جب ہی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑیں گے۔ کہیں گے ہائے خرابی ہم کو کس نے اٹھایا ہم کو ہماری نیند سے۔ یہ وہ ہے جو وعدہ کیا اللہ نے اور سچ فرمایا رسولوں نے۔ نہیں ہے مگر ایک آواز پس اس وقت وہ سب ہمارے ہاں حاضر ہوں گے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح دیگر آیات میں قیامت کا ذکر ہے۔

(۲) جزا اعمال کا ذکر قرآن مجید کی پہلی سورہ فاتحہ میں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ترجمہ: مالک ہے روزِ جزا کا۔

يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ (سورہ نور ۲۵)

ترجمہ: اس دن اللہ ان کو پوری جزا دے گا۔

یہاں دین سے مراد جزا ہے جیسے کہا جاتا ہے كَمَا تَدِيْنُ تُدَانُ جیسا تم کرو گے ویسا ہی بدلہ پاؤ گے۔

(۳) یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیشی اور حاضری ہوگی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ (سورہ حاقہ ۱۸)

ترجمہ: اس دن تم سامنے پیش کیے جاؤ گے، نہیں چھپی رہے گی کوئی بات۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ. (سورہ انشقاق ٦)

ترجمہ: اے انسان بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور لوٹنا ہے پھر اس سے ملنا۔

(۴) یعنی حساب برحق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا وَّيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا. (سورہ انشقاق ۷ تا ۹)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اور جو اپنا نامہ اعمال دیا گیا اپنے دائیں ہاتھ میں تو اس کا آسان حساب لیا جائے گا اور وہ خوش ہو کر آپنے گھر والوں کی طرف پلٹے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ (سورہ انبیاء ۴۷)

ترجمہ: ہم کافی ہیں حساب لینے والے۔

(۵) یعنی نامہ اعمال کا پڑھنا برحق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا. (سورہ بنی اسرائیل ۱۴)

ترجمہ: حکم ہوگا اپنی کتاب (نامہ اعمال) پڑھ، تیرا اپنا آپ ہی آج تیرا حساب لینے والا کافی ہے۔

(٦) یعنی نیکوں کو ان کے اچھے اعمال کا اچھا بدلہ ملے گا اور بدکردار لوگوں کو برے اعمال کی سزا دی جائے گی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (سورہ زلزال ۷،۸)

ترجمہ: پس جو ذرے کے برابر نیکی کرے گا اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرے کے برابر برائی کرے گا اس کو دیکھ لے گا۔

(۷) یعنی پل صراط حق ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ط وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (سورہ صافات ۲۳،۲۴)

ترجمہ: ان سب کو ہانکوں دوزخ کی طرف اور انہیں ٹھہراؤ ان سے پوچھنا ہے۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (سورہ مریم ۷۱)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اور تم سے کوئی ایسا نہیں ہے مگر اس کا گزر دوزخ پر ہوگا یہ آپ کے رب پر لازم ہے اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

(۸) میزان برحق ہے یعنی قیامت کے دن میدان حشر میں ترازو پر اعمال کا تولا جانا برحق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ (اعراف ۸)

ترجمہ: اور اعمال کا تولا جانا اس دن برحق ہے۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ (سورہ انبیاء ۴۷)

ترجمہ: اور ہم رکھیں گے ترازو عدل کی قیامت کے دن پس نہ ظلم کیا جائے گا کسی پر۔ اور اگر ہوگا کسی کا عمل رائی کے دانا کے برابر ہم اس کو بھی لائیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔

حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ ثَقِيْلَتَانِ عَلَى الْمِيْزَانِ

ترجمہ: دو ایسے کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، خدائے رحمان کو پیارے ہیں۔ میزان میں بھاری ہیں، وہ یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

اس میں اختلاف ہے کہ قیامت کے دن اعمال نامے تولے جائیں گے یا عمل کرنے والا بھی ساتھ تولا جائے گا کیونکہ حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ایک بڑا موٹا آدمی قیامت کے دن آئے گا اور اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر وزن نہیں ہوگا۔ اور فرمایا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو:

فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (سورہ کہف ۱۰۵)

ترجمہ: تو ہم ان کے لیے قیامت کے دن وزن نہیں قائم کریں گے۔

اس کا ایک مفہوم تو یہ ہے کفار کے اعمال تولے نہیں جائیں گے اور یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے عامل کو تولا جائے گا۔اس دوسرے مطلب کی بنا پر صاحب شرح العقیدۃ الطحاویہ نے لکھا ہے:وَفِيْ هٰذَا السِّيَاقِ فَائِدَةٌ جَلِيْلَةٌ وَهِيَ اَنَّ الْعَامِلَ يُوْزَنُ مَعَ عَمَلِه

(شرح عقيدة الطحاويه).(تمهيدفى بيان التوحيد ١٢٨).

راقم الحروف نے احوال محشر کا ذکر تفصیل کے ساتھ شرح عقائد نسفی میں کر دیا ہے.اس لئے یہاں اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور سب اہل ایمان کو نزع ،قبر اور حشر کی سب منزلوں میں کامیابی اور سلامتی عطا فرمائے.اور حضور ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ. اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ . آمین ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۲﴾ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ مَخْلُوْقَتَانِ لَاتَفْنِيَانِ اَبَدًا وَلَاتَبِيْدَانِ

ترجمہ: اور جنت و دوزخ دونوں پیدا کی ہوئی (۱) ہیں کبھی فنا نہ ہوں گی اور نہ ختم ہوں گی (۲)۔

(۱) اہل سنت و جماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جنت اور دوزخ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اس وقت موجود ہیں اہل سنت اسی ہی عقیدہ پر قائم رہے یہاں تک کہ معتزلہ قدریہ کا ظھور ہوا انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو قیامت کے دن بنائے گا مگر یہ ان کا عقیدہ اور نظریہ غلط ہے اور کتاب وسنت کے خلاف ہے. اللہ تعالیٰ جنت کے متعلق فرماتا ہے: اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ. (سورہ آل عمران ۱۳۳)

ترجمہ: جنت پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

(۲). اُكُلُهَا دَائِمٌ (سورہ رعد ۳۵) ترجمہ: جنت کے کھانے ہمیشہ رہنے والے ہیں

اللہ تعالیٰ اہل جنت کے متعلق فرماتا ہے:

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَاهُمْ بِمُخْرَجِيْنَ

ترجمہ: نہیں پہنچے گی انہیں کوئی تکلیف اور نہ وہ نکالے جائیں گے۔

جنت ساتویں آسمان کے اوپر سدرۃ المنتھی کے پاس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى (سورہ نجم ۱۵) (بحر الکلام ۱۲۸)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اس کے پاس جنت الماوی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے بارہ میں فرمایا: اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ (سورہ ال عمران ۱۳۱)

ترجمہ: دوزخ کافروں کے لیے تیار کی گی ہے۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيْمٌ (سورہ مائدہ ۳۷) ترجمہ: اہل دوزخ کے لیے دائمی عذاب ہے۔

فَاُولٰئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (بقرہ ۸۱)

نیز اہل دوزخ کے بارہ میں فرمایا:

وَمَاهُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ (بقرہ ۱۶۷) ترجمہ: اور وہ دوزخ سے نہیں نکلیں گے۔

اور دوزخ کے متعلق روایتوں میں آتا ہے کہ وہ ساتویں زمین کے نیچے ہے اللہ فرماتا ہے:

اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّيْنٍ (المطففین ۷) ترجمہ: کہ بے شک بدکارلوگوں کا دفتر سجین ہے۔

- اور بعض نے جنت اور دوزخ کے بارے میں توقف کیا ہے اور کوئی فیصلہ نہیں دیا کہ اب وہ کہاں ہیں واللہ اعلم۔

امام ابوشکور محمد سالمی رحمہ اللہ فرقہ معتزلہ اور جہمیہ کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ بَعْضُ الْاَشْيَاءِ بَاقِيَةٌ بِاِبْقَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَمَا فِيْهِمَا وَالْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالْاَرْوَاحِ بِاِذْنٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى (التمهيد فی بيان التوحيد ۱۲۷)

ترجمہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تو بیہوش ہوجائیں گے آسمان اور زمین والے سوائے وہ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو اللہ چاہے, تو پھر بعض چیزیں باقی رہیں گی اللہ تعالیٰ کے ان کو باقی رکھنے سے جیسے جنت اور دوزخ اور جو کچھ ان میں ہے اور عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور تمام ارواح, سب اللہ کے حکم سے۔

امام ابوالمعین نسفی فرماتے ہیں:

قَالَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ سَبْعَةٌ لَاتَفْنٰی الْعَرْشُ وَالْكُرْسِیُّ وَاللَّوْحُ وَالْقَلَمُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ بِاَهْلِهِمَا وَالْاَرْوَاحُ (بحر الکلام فی علم التوحید ۷۲)

ترجمہ: اہل سنت و جماعت نے کہا ہے سات چیزیں ہیں جو فنا نہیں ہوں گی: عرش, کرسی, لوح, قلم, جنت اور دوزخ ان کے باشندوں کے ساتھ, اور تمام ارواح۔

بعض کے نزدیک اللہ کے سوا ہر چیز فناہ ہو جائے گی.

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

ترجمہ: جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فناہ ہونا ہے تمہارے رب کی ذات جلال وعظمت والی ہے باقی رہے گی۔

نیز اللہ فرماتا ہے: كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (سورہ قصص ۸۸)

ترجمہ: ہر چیز ھلاک اور فناہ ہونے والی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے۔

یعنی ہر چیز قابل فناہ ہے بقا ہے تو صرف اللہ کے لئے ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَخَلَقَ لَھُمَا اَھْلاً. فَمَنْ شَاءَ مِنْھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ اَدْخَلَہٗ فَضْلاً مِّنْہُ وَمَنْ شَاءَ مِنْھُمْ اِلَی النَّارِ اَدْخَلَہٗ عَدْلاً مِّنْہُ

ترجمہ: اور بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے پیدا فرمایا (۱) اور ان دونوں کے لئے رہنے والوں کو بھی پیدا فرمایا ۔ پس جس کو چاہیے گا ان میں سے اپنے فضل سے جنت کا اہل بنا دے گا اور جسے چاہے گا عدل کے ساتھ دوزخ کا اہل بنائے گا (۲)۔

(۱) یعنی جنت کو دیگر مخلوق سے پہلے پیدا کیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہے کہ جنت پیدا ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ (سورہ آل عمران ۱۳۳)

ترجمہ: جنت پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

نیز فرمایا: اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ آمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ (سورہ حدید ۲۱)

ترجمہ: ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتھی کو دیکھا اور وہاں جنۃ الماوی کو بھی دیکھا۔ اور دوزخ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ (سورہ آل عمران ۱۳۱)

ترجمہ: وہ دوزخ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲) تو جس کو چاہے گا اپنے فضل سے جنت میں داخل کرے گا کہ جس کو چاہے گا دوزخ میں ڈال دے گا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے ایک موقع پر عرض کیا کہ:

یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہیں جائے گا۔تو آپ ﷺ نے تین بار فرمایا کہ کوئی اللہ کی رحمت کے بغیر جنت میں نہ جائے گا۔میں نے عرض کیا آپ ﷺ بھی نہیں۔آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سر انور پر رکھا اور فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ مجھے اللہ اپنی رحمت میں چھپالے۔یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا(مشکوۃ قیام رمضان)

اس حدیث میں اللہ کی رحمت پر بھروسا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے.معلوم ہوا کہ دخول جنت کا سببِ حقیقی اللہ کی رحمت ہے۔ ع تیری رحمت کا طلبگار آیا.

اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا اگر عطا کرے تو یہ اس کا فضل ہے اور اگر عذاب میں مبتلا کرے تو یہ اس کا عدل ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (الحدید ۲۱)

ترجمہ: اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

وَ اللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (آل عمران ۷۴) ترجمہ: اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (البقرہ ۲۵۱)

ترجمہ: اور لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں پر فضل کرنیوالا ہے۔

نیز فرمایا: جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدہ ۱۷)

ترجمہ: بدلہ ہے بسبب اس کے کہ وہ جو عمل کیا کرتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴾۱۰۴﴿ وَكُلٌّ يَّعْمَلُ لِمَا قَدْ فُرِغَ لَهُ وَصَائِرٌ اِلٰى مَا خُلِقَ لَهُ

ترجمہ: اور ہر شخص وہی کام کرتا ہے جس کے کرنے کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فراغت ہو چکی ہے اور ہر ایک شخص اسی چیز کی طرف لوٹنے والا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے(۱)۔

(۱) یعنی ہر انسان وہی کام کرتا ہے جو اس کے حق میں لکھ دیا ہے حدیث میں ہے کہ ابھی بچہ شکم مادر میں ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو چار باتیں لکھتا ہے' اس کی مدت زندگی لکھتا ہے۔ اس کا رزق لکھتا ہے۔ یہ نیک بخت ہوگا یا بد بخت تو پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ (مشكوة. كتاب الايمان باب القدر مختصرا).

اس میں ایک حدیث کی طرف اشارہ ہے جو پہلے گزر گئی ہے اور یہ اس کا مضمون ہے اور وہ یہ ہے:

فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ (بخاری مسلم)

ترجمہ: کہ ہر انسان کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کیلئے وہ پیدا ہوا۔

ہر کام اور حکم کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کیلئے پیدا کیا گیا اسی طرح لوٹنے والا وہی کام کرنیوالا ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۵﴾ وَالْخَیْرُ وَالشَّرُّ مُقَدَّرَانِ عَلَی الْعِبَادِ

ترجمہ: اور نیکی اور بدی دونوں بندوں کے حق میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مقدر ہیں(۱)۔

(۱) یعنی خیر و شر دونوں بندوں کیلئے تقدیر میں لکھی گئی ہیں۔

مسئلہ تقدیر کی تفصیل گذر چکی ہے:

وَ اِنَّمَا اَعَادَہٗ تَاکِیْدًا وَّ مُبَالَغَۃً فِی اِثْبَاتِ الْقَضَاءِ وَ الْقَدْرِ (نور الیقین)

ترجمہ: اور دوبارہ اس کو صرف قضاء و قدر کے اثبات کی تاکید و مبالغہ کیلئے دُہرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ خیر و شر کا پیدا کرنے والا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا (سورہ فرقان ۲)

ترجمہ: اور اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا

قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ (سورہ نساء ۷۸) ترجمہ: فرمادیجئے ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے اور شر کے پیدا کرنے میں کئی وجوہ حکمت ہیں ان میں ایک کمال قدرت ہے اس لئے کہ وہ ضدین کے پیدا کرنے پر قادر ہے اور کمال قدرت کے ساتھ موصوف ہے اور یہی الوھیت کی شرط ہے اور ان حکمتوں میں دلالت اس بات پر ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو فائدہ کیلئے پیدا کیا ہے بہرحال خیر و شر کے پیدا کرنے میں حکمتیں ہیں کیونکہ وہ خالق کائنات ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۶﴾ وَالْاِسْتِطَاعَةُ الَّتِیْ یَجِبُ بِهَا الْفِعْلُ ضَرْبَانِ اَحَدُهُمَا الْاِسْتِطَاعَةُ الَّتِیْ یُوْجَدُبِهَا الْفِعْلُ مِنْ نَحْوِ التَّوْفِیْقِ الَّذِی لَایَجُوْزُاَنْ یُّوْصَفَ الْمَخْلُوْقُ بِهٖ فَهِیَ مَعَ الْفِعْلِ وَاَمَّا الْاِسْتِطَاعَةُ الَّتِیْ مِنْ جِهَتِهِ الصِّحَّةِ وَالْوُسْعِ وَالتَّمَکُّنِ وَسَلَامَةِ الْاٰلَاتِ فَهِیَ قَبْلَ الْفِعْلِ وَبِهَایَتَعَلَّقُ الْخِطَابُ وَهُوَ کَمَاقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

ترجمہ: اور استطاعت, کام کرنے کی طاقت, دو قسم پر ہے ایک استطاعت وہ ہے جس کے ساتھ فعل اور کام ہوتا ہے جیسا کہ کام کرنے کی توفیق جو کام کے ساتھ ہی ملی ہوتی ہے یہ وہ توفیق ہے کہ مخلوق اس کے ساتھ موصوف نہیں ہو سکتی (کہ یہ توفیق مخلوق کی صفت اور ان کا کام نہیں ہے. یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کو نصیب ہوتی ہے) اور دوسری استطاعت کی وہ قسم ہے جو صحت وتندرستی اور کام کرنے کی وسعت وطاقت اور کام کرنے پر قابو پانے کے آلات' اعضا وجوارح کی سلامتی سے ہے تو یہ استطاعت فعل سے پہلے ہوتی ہے اور اسی کے ساتھ خطاب متعلق ہے. جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا (۱)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱) عقیدۃ الطحاویہ کے بعض دیگر نسخوں میں متن کی عبارت یوں ہے:

وَالْاِسْتِطَاعَةُ الَّتِیْ یَجِبُ بِهَا الْفِعْلُ وَاَمَّا الْاِسْتِطَاعَةُ مِنْ جِهَة .

اور استطاعت, طاقت, قدرت اور وسعت متقارب المعنی الفاظ ہیں نیز استطاعت کی دو قسمیں ہیں کہ جن کو حضرت مصنف علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا ہے۔ اور استطاعت بمعنی توفیق دینا اور توفیق دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے مخلوق کے لیے یہ اختیار نہیں ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ (سورہ ہود ۲۰)

ترجمہ: نہ تھے وہ طاقت رکھتے سننے کی اور نہ وہ دیکھتے تھے۔

اس میں حقیقت قدرت کی نفی ہے نہ اسباب وآلات کی۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰه

اور وہ قدرت جو فعل سے قبل ہوتی ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (سورہ آل عمران ۹۷)

ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کے لئے خانہ کعبہ کا حج ضروری ہے اس کے لئے جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (سورہ تغابن ۱۶)

ترجمہ: اور تم اللہ سے استطاعت کے مطابق ڈرو۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علامہ عبدالغنی فرماتے ہیں استطاعت ایک عرض ہے جس کو اللہ تعالیٰ جانوروں میں پیدا فرماتا ہے جس کے ساتھ وہ افعال اختیاریہ کرتا ہے اور یہی فعل کیلئے علت ہے اور جمہور اس پر ہیں کہ یہ استطاعت اداء فعل کیلئے شرط ہے نہ کے علت اور خلاصہ یہ ہے کہ کام کرنے کے ارادہ کے اسباب وآلات کی سلامتی کے بعد اللہ تعالیٰ اس صفت کو پیدا فرماتا ہے تو اگر کوئی فعلِ خیر کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ فعل خیر کی قدرت پیدا فرماتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کرے تو برے کام کی قدرت پیدا فرماتا ہے تو اسی لئے بندہ ذم وعقاب کے لائق ہوتا ہے

(شرح عقیدہ الطحاویہ)

اللہ تعالیٰ کے اوامر واحکام کی ادائیگی کے لئے استطاعت اور قدرت اور طاقت کا ہونا شرط ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (سورہ بقرۃ ٢٨٦)

ترجمہ: اللہ کسی شخص اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

خلاصہ یہ ہے کہ استطاعت کی دو قسمیں ہیں پہلی قسم وہ قدرت اور طاقت جو اللہ نے ہر بندے میں رکھی ہے جسکے سبب سے بندہ افعال اختیاریہ کرتا ہے اور یہ استطاعت فعل کے ساتھ ملی ہوتی ہے۔ دوسرا اسباب وآلات کا سلامت ہونا اور صحت وتندرستی کا ہونا ہے اور یہ استطاعت فعل سے پہلے ہوتی ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۷﴾ وَاَفْعَالُ الْعِبَادِ خَلْقُ اللّٰهِ و كَسْبٌ مِّنَ الْعِبَادِ

ترجمہ: اور بندوں کے افعال اللہ کی مخلوق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں اور کسب کرنا بندوں کا کام ہے(۱)۔

(۱) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ (سورہ صافات ۹۶)

ترجمہ: اور اللہ نے تمھیں پیدا کیا ہے اور ان کاموں کو جو تم کرتے ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (سورہ بقرہ ۲۸۶)

ترجمہ: اس کو اجر ملے گا جو نیک عمل اس نے کیا اور اس پر وبال ہوگا جو برا اس نے کمایا۔

اور بندوں کے افعال اختیاریہ وہ ہیں جن کی وجہ سے ان کو ثواب دیا جاتا ہے اور ان کے ترک کرنے سے عذاب ہوتا ہے اس میں بندوں کی فعل کی نسبت بندوں کی طرف حقیقۃ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (سورہ ھود ۳۶)

ترجمہ: تو مت مایوس ہوں ان کاموں سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ مَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (سورہ بقرۃ ۱۹۷)

ترجمہ: اور جو اچھے کام تم کرتے ہو اللہ ان کو جانتا ہے۔س

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۸﴾ وَلَمْ يُكَلِّفْهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا مَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يُطِيْقُوْنَ

اِلَّا مَا كَلَّفَهُمْ وَهُوَ تَفْسِيْرُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ نَقُوْلُ

لَا حِيْلَةَ لِاَحَدٍ وَلَا حَرَكَةَ لِاَحَدٍ وَلَا تَحَوُّلَ لِاَحَدٍ عَنْ مَّعْصِيَةِ

اللّٰهِ اِلَّا بِمَعُوْنَةِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ لِاَحَدٍ عَلٰى اِقَامَةِ طَاعَةِ اللّٰهِ

وَالثَّبَاتِ عَلَيْهَا اِلَّا بِتَوْفِيْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اس چیز کی تکلیف دی جس کی وہ طاقت رکھتے ہیں اور وہ طاقت نہیں رکھتے مگر جتنا انہیں مکلّف بنایا ہے (۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کی یہی تفسیر ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ کسی کوئی تدبیر اور حیلہ نہیں اور کسی کو پھرنے کی طاقت نہیں اور کسی میں کوئی حرکت نہیں کہ وہ گناہ سے بچ سکے سوائے اللہ کی مدد سے اور کسی کو کوئی طاقت نہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر اور اس پر ثابت قدم رہنے پر سوائے اللہ کی توفیق سے۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے بندوں کو استطاعت کے بقدر مکلّف بنایا ہے طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (سورہ بقرہ ۲۸۶)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اللہ کسی شخص اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (سورہ انعام ۱۵۲)

ترجمہ: ہم کسی شخص کو اسکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (سورہ بقرۃ ۱۸۵)

ترجمہ: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ (سورہ الحج ۷۸)

ترجمہ: اور اس نے تم پر دین کے احکام میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (سورہ نساء ۲۸)

ترجمہ: اللہ ارادہ کرتا ہے کہ تخفیف کرے تم سے اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

اور یہاں طاقت سے مراد توفیق ہے نہ کہ قدرت اور آلات کی سلامتی ہے کیونکہ بندہ ہر وقت اللہ کا محتاج ہے گناہ سے بچنے کے اعتبار سے اور اطاعت میں توفیق ظاہر ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۰۹﴾ وَكُلُّ شَیْءٍ یَجْرِیْ بِمَشِیْئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَعِلْمِهٖ وَقَضَائِهٖ وَقَدَرِهٖ

ترجمہ: اور ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت' اس کے علم اور اس کے فیصلہ کے مطابق جاری ہوتی ہے(۱)۔

(۱) کہ کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی منشاء اس کے علم اور قضاوقدرت سے جاری وساری ہے' اس کی مشیت (چاہت) سب کے ارادوں پر غالب ہے جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے وہ ذات کسی پر ظلم نہیں کرتی' وہ ہر قسم کے عیب اور ناگوار چیزوں سے پاک ہے' جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کرتا ہے مگر مخلوق میں کوئی پوچھ بھی نہیں سکتا وہی اللہ تعالیٰ سب سے پوچھتا ہے' اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کیونکہ ظلم کرنا گناہ ہے اور اللہ گناہ سے پاک ہے۔

وَمَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (سورہ ق ۲۹)

ترجمہ: ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور ہم بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتے۔

وَمَا ظَلَمْنَا هُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ (سورہ زخرف ۷۶)

ترجمہ: اور ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا البتہ وہ خود ظالم تھے۔

وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (سورہ کہف ۴۹)

ترجمہ: اور جو عمل کیے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا (طه ۱۱۲) ترجمہ: جو نیک کام کرے اور وہ ایماندار ہو تو اس کو نہ ظلم کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا۔

قضاء کی دو قسمیں ہیں قضاء تکوینی جیسے اللہ فرماتا ہے:

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ (سورہ فصلت (حم السجدہ) ۱۲)

ترجمہ: تو اللہ نے دو دن میں سات آسمان بنائے۔

اور قضاء شرعی جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ (سورہ اسراء ۲۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔

اس آیت میں قضاء تکوینی مراد ہے نہ کہ قضاء شرعی، اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ نظام خداوندی دو طرح کا ہے (۱) تشریعی جس میں خلق خدا کی ھدایت اور اصلاح کیلئے کتابیں و شریعت دے کر انبیاء کرام کو بھیجا گیا (۲) تکوینی جس میں کائنات کا نظام اللہ کی قدرت و مشیت اور اس کی قضاء کے مطابق چلتا ہے یعنی موت و زندگی، عمر و رزق، راحت و آسانی، مصیبت و پریشانی، نجات و ہلاکت، ان خدمات کیلئے تمام طور پر اللہ کے فرشتے مقرر ہیں مگر زمرہ انبیاء کرام میں بھی حق تعالیٰ نے بعض کو اس قسم کی خدمت کیلئے مخصوص کر لیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۰﴾ غَلَبَتْ مَشِيْئَتُهُ الْمَشِيْئَاتِ كُلَّهَا وَعَكَسَتْ اِرَادَتُهُ الْاِرَادَاتِ كُلَّهَا وَغَلَبَ قَضَائُهُ الْحِيَلَ كُلَّهَا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی مشیت تمام مشیتوں پر غالب ہے اور اس کا ارادہ تمام ارادوں پر غالب ہے، اللہ تعالیٰ کی قضا اور اس کا فیصلہ تمام حیلوں اور تدبیروں پر غالب ہے (۱)۔

(۱) یعنی اس کی مشیت تمام مشیتوں پر غالب ہے اور اس کا ارادہ تمام ارادوں پر غالب ہے اور اس کے فیصلے تمام فیصلوں پر غالب ہیں۔ اس میں رد ہے معتزلہ کے گمان فاسد کا کہ اللہ نے چاہا کہ کافر ایمان لائے اور کافر نے اپنے لئے کفر چاہا تو جو کافر نے چاہا وہ ہو گیا اور جو اللہ نے چاہا وہ نہ ہوا تو پھر کافر کی مشیت نافذ ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کی مشیت نافذ نہ ہو سکی، اللہ تعالیٰ اس عجز و کمزوری سے بلند و برتر ہے۔

ایک نسخہ میں: وَعَكَسَتْ اِرَادَتُهُ الْاِرَادَاتِ مذکور ہے۔ (شرح عقیدۃ الطحاویہ ج۲ص۱۸۸)

اَلْحِیَلُ سے مراد تدبیریں ہیں یعنی جو بندوں کی تدبیریں ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کے فیصلے غالب ہیں اور اسکی چاہت سب کی چاہتوں پر غالب ہے۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ"

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عَلٰی اَمْرِہٖ وَ لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ (سورہ یوسف ۲۱) اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے مگر اکثر آدمی نہیں جانتے۔

اسکے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بہت سے امور سرانجام دینے کی طاقت دی ہے جسکی وجہ سے جزاء وسزا کا وقت مقرر کیا ہے۔ مِشِیَّہ' تَعَالٰی فِیْ اَنْ یَجْعَلَ النَّاسُ مُخَیَّرِیْنَ فَمَنْ شَاءَ مِنْھُمْ اِخْتَارَ بِاِرَادَتِہِ الْحُرَّۃِ طَرِیْقَ الْخَیْرِ وَمَنْ شَاءَ مِنْھُمْ اِخْتَارَ بِاِرَادَتِہِ الْحُرَّۃِ طَرِیْقَ الشَّرِ (العقیدۃ الاسلامیۃ ۲۶۶) کہ اللہ برتر لوگوں کو اختیار والا بنا دے تو جو چاہے ان میں آزادی سے اپنے ارادہ کے ساتھ نیکی کا راستہ اختیار کرے اور جو چاہے ان میں سے آزادی کے ساتھ اپنے ارادہ سے برائی کی راہ اختیار کرے۔(اور یہ اختیار بندوں کو حاصل ہے)۔ واللہ اعلم۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿111﴾ يَفْعَلُ مَايَشَآءُ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ اَبَدًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے سو کرتا ہے وہ کسی پر زیادتی اور ظلم نہیں کرتا (۱)۔

(۱) یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا وصف ہے جس پر قرآن پاک دلالت کرتا ہے خود اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس (ذات) کو لوگوں پر ظلم سے منزہ قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (سورہ ق ۲۹)

ترجمہ: ہمارے ہاں بات بدلا نہیں کرتی اور ہم بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ: اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا البتہ وہ خود ظالم تھے۔ (سورہ زخرف ۷۶)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنے آسمان والوں کو عذاب دے اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کے حق میں ظلم کرنیوالا نہیں (نور الیقین ص ۲۳۳)

علامہ محقق عبدالغنی فرماتے ہیں: لِاَنَّ الظُّلْمَ یُقَالُ عَلَی التَّصَرُّفِ فِی مِلْكِ الْغَیْرِ كَرْهًا وَ هٰذَا مَحَالٌ فِی حَقِّهٖ لِاَنَّ الْكُلَّ مِلْكُهٗ فَلَهُ التَّصَرُّفُ كَیْفَ شَآءَ

ترجمہ: اس لئے کہ ظلم کہا جاتا ہے کسی دوسرے کی ملکیت میں زبردستی سے تصرف کرنے کو اور یہ محال ہے اللہ کے حق میں کیونکہ ہر چیز اس کی ملکیت میں ہے تو اس کیلئے حق ہے کے وہ تصرف کرے جس طرح وہ چاہتا ہے۔ (شرح عقیدۃ طحاویہ ص ۱۳۰)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۲﴾ تَقَدَّسَ عَنْ كُلِّ سُوْءٍ وَّحَيْنٍ وَتَنَزَّهَ عَنْ كُلِّ عَيْبٍ وَشَيْنٍ وَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ

ترجمہ: اور ہر برائی اور عیب وہلاکت سے پاک ہے. وہ جو کچھ کرتا ہے اس کے بارہ میں اس سے نہیں پوچھا جا سکتا اور مخلوقات سے پوچھا جائیگا(۱)۔

(۱)فَعُلِمَ اَنَّهٗ مُنَزَّهٌ مُقَدَّسٌ عَنْ فِعْلِ السُّوْءِ وَ الْفِعْلِ الْمَعِيْبِ الْمَذْمُوْمِ كَمَا اَنَّهٗ مُنَزَّهٌ مُقَدَّسٌ عَنْ وَصْفِ السُّوْءِ وَ الْوَصْفِ الْمَعِيْبِ الْمَذْمُوْمِ

(شرح عقيدة طحاويه)

ترجمہ: معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بُرے فعل سے منزہ اور پاک ہے اور ہر عیب ناک مذموم فعل سے بھی پاک ہے جیسا کہ وہ برے اور مذموم وصف سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (التکاثر ۸) پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کی پرسش ہوگی۔

حضرت ابوھریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کے قدم پل صراط سے نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار باتوں کے متعلق باز پرس نہیں کر لی جائے گی (۱) عمر کو کس کام میں ختم کیا (۲) جسم کو کس کام میں دبلا کیا (۳) علم کے مطابق کیا عمل کیا (۴) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (تفسیر مظہری)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۳﴾ وَفِي دُعَاءِ الْاَحْيَاءِ وَصَدَقَاتِهِمْ مَنْفَعَةٌ لِّلْاَمْوَاتِ

ترجمہ : زندہ لوگوں کے دعا کرنے اور صدقات دینے میں مردوں کے لئے فائدہ ہے

(۱)

(۱) زندہ لوگوں کی جانب سے مرے ہوئے مسلمانوں کو دعا اور صدقات کا ثواب پہنچتا ہے. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے استفسار کیا کہ جب وہ اھل قبور کے لئے استغفار کریں تو کیا کلمات کہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات کہو:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَااَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ.

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اے ایماندار اور اسلام والو آخرت کے گھر والو اللہ ہمارے اور تمہارے پہلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

نماز جنازہ بھی دعا ہے اور اس میں میت کی سفارش ہے اور اسی طرح دیگر صدقات کا ثواب ملتا ہے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اس نے کچھ وصیت نہیں کی میرا خیال ہے اگر وہ کلام کرنے کے قابل ہوتی تو

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صدقہ کرتی، کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اسکو ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے اثبات میں جواب دیا۔

علامہ ابن العز الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور تطوعاً بلا اجرت اس کے ثواب کا میت کے لیے ایصال کرنا درست ہے جیسا کہ روزہ وحج کے ثواب کا ایصال درست ہے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ طریقہ سلف میں موجود نہ تھا نیز نبی کریم ﷺ نے بھی ایسی راہ نمائی نہیں فرمائی ہم جواب دیں گے اگر معترض حج روزہ دعا کے ثواب کے ایصال کا قائل ہے تو ہم کہیں گے ان کے ایصال ثواب میں اور قرآن کی تلاوت کے ایصال ثواب میں کیا فرق ہے۔ ہاں سلف سے کسی عمل کا ثابت نہ ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ ایصال ثواب نہیں ہوگا۔ پھر نفی میں عمومیت نہیں ہے اگر اعتراض کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو روزے حج صدقہ کے ایصال ثواب کی راہ نمائی تو فرمائی ہے تلاوت قرآن کے ایصال ثواب کی راہنمائی نہیں فرمائی ہم جواب دیں گے کہ ان کے بارے میں بھی آپ ﷺ نے ازخود کچھ نہیں فرمایا. بلکہ جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے تو آپ نے اسکی اجازت دی نیز جب ایک آدمی نے آپ ﷺ سے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو اپ ﷺ نے اسکی بھی اجازت مرحمت فرمائی اور دیگر چیزوں سے آپ ﷺ نے منع نہیں فرمایا. اور آپ بتائیں کہ روزے کے ایصال ثواب کے درمیان اور تلاوت قرآن اور ذکر کے ایصال ثواب کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درمیان کیا فرق ہوتا ہے (شرح عقیدة طحاویہ ج ۲ ص ۲۰۲)

یعنی کوئی فرق نہیں روزہ بھی عبادت ہے اور تلاوت قرآن کریم بھی عبادت ہے. اور ہر عبادت کا ثواب ملتا ہے. اس سے ثابت ہوا کہ قرآن مجید پڑھ یا پڑھا کر مردوں کو ایصال ثواب کرنا درست ہے بشرطیکہ اجرت لے یا دے کر نہ پڑھا جائے کیونکہ اس صورۃ میں کسی کو بھی کوئی ثواب نہیں ملے گا بغیر اجرت مقرر کئے ختم قران کا ایصال ثواب کرنا جائز ہے گھر میں پڑھا جائے یا مسجد میں پڑھا جائے یا قبر کے پاس پڑھا جائے. بعض لوگ قبروں کے پاس بیٹھ کر قرآن مجید پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں مگر احناف کے نزدیک مکروہ نہیں ہے. چنانچہ علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی (متوفی ۱۰۶۹) فرماتے ہیں:

وَلَا يُكْرَهُ الْجُلُوسُ لِلْقِرَائَةِ عَلَى الْقَبْرِ فِي الْمُخْتَارِ (نور الایضاح ص ۱٤۷)

ترجمہ: مذھب مختار یہ ہے کہ قبر کے اوپر تلاوت کرنے کے لئے بیٹھ جانا مکروہ نہیں ـ

صاحب اَلْبَصَائِرُ نے اس مسئلہ کو تفصیلا بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:

فَعُلِمَ مِنْ هَذِهِ التَّصْرِيْحَاتِ اَنَّ قِرَائَةَ الْقُرْاٰنِ لِثَوَابِ الْمَيِّتِ عَلَى الْقَبْرِ اَوْفِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَجَائِزٌ (البصائر ص ۲۱۵)

قبر پر میت کو دفن کرنے کے بعد سورہ بقرہ کا اوائل (یعنی شروع سے مفلحون تک سر کی جانب) اور اواخر (امن الرسول سے اخر تک میت کے پاوں کی طرف) پڑھا جائے تو درست ہے یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی وصیت سے ثابت ہے۔ (شرح عقیدة الطحاویہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Marfat.com

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۴﴾ وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَسْتَجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَيَقْضِى الْحَاجَاتِ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی دعائیں قبول فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ ضرور تیں پوری فرماتا ہے(۱)

(۱) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

(سورۃ البقرہ ۸۶)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں دریافت کریں (تو کہہ دو) میں قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کو جب وہ پکارتا ہے میں قبول کرتا ہوں۔

نیز اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورہ غافر (المومن ۴۰)

ترجمہ: اور تمھارے رب نے اعلان کیا کہ تم مجھ سے مانگو میں تمھیں دوں گا۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ (سورۃ غافر ۶۰)

ترجمہ: بیشک وہ لوگ جو مجھ کو پکارنے سے روگردانی کرتے ہیں اور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔ یا اللہ راقم الحروف کی دعا قبول فرما۔ یا اللہ دلی حاجتیں پوری فرما۔ یا اللہ محمد عبد القاھر مرتضی کو شفا عطا فرما۔ یا اللہ سب بیماروں کو شفا عطا فرما۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۵﴾ وَيَمْلِكُ كُلَّ شَيْءٍ وَلَا يَمْلِكُهُ شَيْءٌ

ترجمہ: وہی ہر چیز کا مالک ہے اور کوئی اس کا مالک نہیں ہے(۱)۔

(۱) امام طحاوی کا یہ نہایت واضح اور سچا کلام ہے اور اس میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک حقیقی ہے اور خود کسی کا مملوک نہیں بلکہ سب اس کے مملوک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ایک لحظہ بھی کوئی بے نیاز نہیں ہو سکتا اور جو اپنے آپ کو بے نیاز سمجھے وہ گمراہ ہو گیا اور کافر ہو گیا۔ اور ہلاک ہونے والوں میں شمار ہو گیا ہے کیونکہ صفت استغناء (بے پروہ و بے نیاز ہونا) صرف اللہ ہی کے لیئے ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ترجمہ: اللہ بے نیاز ہے بے پرواہ ہے۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ وَ اللّٰهُ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (سورہ فاطر ۱۵)

ترجمہ: اے لوگو تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے پرواہ، بے نیاز لائق تعریف ہے۔

وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(سورہ آل عمران ۱۸۹)

ترجمہ: اور اللہ کیلئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۶﴾ وَلَا غِنٰی عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی طَرْفَةَ عَيْنٍ وَمَنِ اسْتَغْنٰی عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی طَرْفَةَ عَيْنٍ فَقَدْ كَفَرَ وَصَارَ مِنْ اَهْلِ الْحَيْنِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے آنکھ جھپکنے کے برابر کسی قسم کی بے نیازی اور بے پرواہی نہیں کی جاسکتی اور جو آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالیٰ سے بے پرواہی اختیار کرے گا وہ کافر ہوگا اور ہلاکت والوں میں ہو جائے گا(۱)۔

(۱)ایک نسخہ میں: وَ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْخُسْرَانِ ہے۔

ترجمہ: اور وہ نقصان اٹھانیوالوں میں ہوگا۔

استغناء (بے نیاز ہونا) صفت ربوبیت ہے اور محتاج و حاجتمند ہونا صفت عبودیت ہے، لھذا جو یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے آنکھ جھپکنے کے برابر بلکہ اس سے کمتر بے پرواہ ہو سکتا ہے تو وہ کافر ہوگا اور آخرت میں ہلاک ہونیوالوں اور ہمیشہ عذاب پانیوالوں میں سے ہوگا کیونکہ وہ ذات اقدس سے بے نیازی ظاھر کرتا ہے؛ جس ذات نے اس کو پیدا کیا اور عدم سے نکالا اگر وہ چاہتا تو وہ نہ پیدا کرتا۔ اس لیئے بندہ اپنے وجود و بقاء میں اور اپنے افعال میں اللہ ہی کا محتاج ہے اور اس کے بندہ کو محتاج بن کر رہنا چاہیے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۷﴾ وَاللّٰهُ يَغْضِبُ وَ يَرْضَى لَا كَأَحَدٍ مِّنَ الْوَرٰى

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور خوش بھی ہوتا ہے مگر اس طرح نہیں جس طرح مخلوق ناراض یا خوش ہوتی ہے(۱)۔

(۱) رضا و غضب دونوں کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (سورہ مائدہ ۱۱۹) ترجمہ: اللہ ایمانداروں پر خوش ہوا ہے

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (سورہ فتح ۱۸)

ترجمہ: اللہ ایمانداروں پر خوش ہوا ہے۔

رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ. ترجمہ: اللہ کی طرف سے بڑی خوشنودی ہے

صفت غضب کا یوں ذکر کیا گیا ہے: وَمَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ

(سورہ مائدہ ۶۰)

ترجمہ: جس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے۔

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ (سورہ نساء ۹۳)

ترجمہ: اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اُس کی لعنت ہے۔

وَبَاءُ وْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ (سورہ بقرۃ ۶۱) ترجمہ: وہ اللہ کے غضب کے حقدار ہوئے۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ (سورہ فاتحہ ۷)

ترجمہ: نہ دیکھا راستہ ان لوگوں کا جن پر غضب کیا گیا ہے۔

معلوم ہوا کہ غضب و رضا دونوں اللہ تعالیٰ صفتیں ہیں۔

نیز حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جنت والوں سے مخاطب ہوگا:

اے جنت والو, وہ جواب دیں گے اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں اور خیر تیرے ہاتھ میں ہے. اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائے گا, کیا تم خوش ہو, وہ جواب دیں گے' اے رب ہم کیوں نہ خوش ہوں جب کہ تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو تو نے اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا۔ پھر اللہ فرمائے گا, کیا تمہیں اس سے زائد عطا کروں, دریافت کریں گے اے رب اس سے زیادہ بہتر کونسی چیز ہے, اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضا عطا کرتا ہوں اس کے بعد میں کبھی تم پر ناراض نہ ہوں گا (مسلم)

اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی صفت رضا و غضب ثابت ہے کہ وہ کبھی خوش ہوتا ہے اور کبھی ناراض بھی ہوتا ہے. مگر مخلوق کی طرح نہیں. کیونکہ اس کی صفتیں مخلوق کی طرح نہیں ہیں. وہ ذات اور صفات میں بے مثل ہے. لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ. اس کی مثل کوئی چیز نہیں.

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۸﴾ وَنُحِبُّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَانُفَرِّطُ فِي حُبِّ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَلَانَتَبَرَّأُمِنْ اَحَدٍمِّنْهُمْ وَنُبْغِضُ مَنْ يُّبْغِضُهُمْ وَبِغَيْرِ الْخَيْرِ يَذْكُرُهُمْ وَلَانَذْ كُرُهُمْ اِلَّابِخَيْرٍ وَحُبُّهُمْ دِيْنٌ وَّاِيْمَانٌ وَّاِحْسَانٌ وَبُغْضُهُمْ كُفْرٌوَّنِفَاقٌ وَّطُغْيَانٌ

ترجمہ: اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کرام سے محبت کرتے ہیں (۱) اور کسی کی محبت میں زیادتی نہیں کرتے (۲) اور نہ ان میں سے کسی سے بیزاری کرتے ہیں' اور ہم ان سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ کرام سے بغض رکھتے ہیں اور ان کا برائی سے ذکر کرتے ہیں اور ہم ان کا (صحابہ) ذکر سوائے نیکی کے نہیں کرتے (۳) اور ان سے محبت دین ایمان اور احسان (کی علامت) ہے اور ان سے بغض کفر ونفاق اور سرکشی کی نشانی ہے (۴)۔

(۱) چنانچہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارہ میں اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں نشانہ نہ بناؤ' جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کے ساتھ ان کی میری وجہ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے ساتھ بغض رکھتے ہوئے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ایذا پہنچائی' اس نے مجھے ایذا

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہنچائی جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی' قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو پکڑے گا (ہلاک کرے گا)(جامع ترمذی)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی محبت رسول اللہ کی محبت ہے اور صحابہ سے بغض رسول اللہ سے بغض ہے۔ جو اصحاب رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اور ان سے بغض رکھتے ہیں ان کو یہ فرمان خداوندی یاد رکھنا چاہیے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا (سورہ احزاب ۵۷)

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے (اور وہ رحمت خداوندی سے دور ہیں) اور تیار کر رکھا ہے ان کے لئے رسوا کن عذاب۔

(۲) یعنی ان کی محبت میں حد سے تجاوز نہیں کرتے کہ ایک سے زیادہ محبت رکھیں اور معصوم عن الخطا قرار دینے لگیں جیسا کہ شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے اماموں کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں۔

اَیْ لَا نَتَجَاوَزُ الْحَدَّ فِیْ حُبِّ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فَنَدَّعِی الْعِصْمَةَ كَمَا تَقُوْلُ الشِّیْعَةُ فِیْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَیْرِهٖ مِنْ اَئِمَّتِهِمْ (شرح عقیدۃ طحاویہ)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: یعنی ہم کسی صحابی کی محبت میں حد سے نہیں بڑھتے کہ ہم ان کا معصوم ہونے کا دعوی کریں جس طرح شیعہ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنے دوسرے اماموں کے بارہ میں۔

(۳) اَیْ کَمَا فَعَلَتِ الرَّافِضَۃُ فَعِنْدَھُمْ لَاوِلَاءَ اِلَّا بِبَرَاءٍ اَیْ لَا یَتَوَلّٰی اَھْلُ الْبَیْتِ حَتّٰی یَتَبَرَّءَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَاَھْلُ السُّنَّۃِ یُوَالُوْنَھُمْ کُلَّھُمْ وَیُنْزِلُوْنَھُمْ مَنَازِلَھُمُ الَّتِیْ یَسْتَحِقُّوْنَھَا بِالْعَدْلِ وَالْاِنْصَافِ لَا الْھَوٰی وَالتَّعَصُّبِ (شرح عقیدۃ الطحاویہ)

ترجمہ: یعنی جس طرح رافضی کرتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک کوئی محبت نہیں بیزاری کے بغیر یعنی اہل بیت سے محبت نہیں ہو سکتی جب تک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے بیزار ہو جائے۔ لیکن اہل سنت و جماعت ان سب سے محبت کرتے ہیں اور ان کو ان کے اپنے اپنے مقام پر ٹھہراتے ہیں جس طرح ان کا حق ہے، عدل و انصاف کے ساتھ نہ کہ خواہش پرستی اور تعصب کے ساتھ۔

(۴) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسول کا ذکر خیر و بھلائی سے کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (سورہ توبہ ۱۰۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اور سب سے آگے آگے سب سے پہلے پہلے ایمان لانے والے مہاجرین اور انصار سے اور جنہوں نے پیروی کی ان کی عمدگی سے' راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ ان سے اور راضی ہو گئے وہ اس سے اور اس نے تیار کر رکھے ہیں ان کیلئے باغات' بہتی ہیں انکے نیچے ندیاں' ہمیشہ رہیں گے ان میں ابد تک یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا. سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (سورہ فتح ٢٩)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل' تو انہیں دیکھے گا رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں. ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے (ظاہر ہے)۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ (مشکوۃ)

ترجمہ: کہ خبردار میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہنا اور گالی نہ دینا کیونکہ اگر کوئی تم میں سے (جو صحابی نہ ہو) احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو اس کا یہ سونا میرے صحابہ

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے ایک مٹھی بھر سونے کے برابر نہیں ہوگا اور نہ اس کے ادھا (نصف) برابر ہوگا۔

کہ ان کی تھوڑی سی نیکی کا ثواب ہماری زیادہ نیکیوں کے ثواب کے برابر نہیں بلکہ بڑھ کر ہے۔ حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کہ میری امت میں بہترین میرا گروہ (میرے زمانہ والے) ہیں پھر وہ لوگ جو ان (صحابہ) سے قریب ہوں پھر وہ جو ان (تابعین) سے قریب ہوں پھر ان (تین زمانہ والوں کے) بعد ایسی قوم ہوگی جو گواہی دے گی حالانکہ گواہ بنائی نہ جائے گی خیانت کرے گی امانت دار نہیں ہو گی اور نذر مانے گی اور نذر پوری نہ کرے گی اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قسم کھائیں گے حالانکہ قسم نہ لئے جائیں گے۔

(مشکواۃ بحوالہ بخاری ومسلم)

صحابہ کرام، تابعین اور اتباع تابعین کے زمانہ میں خیر و بھلائی اور برکت زیادہ تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان تین زمانوں کے لوگ بہتر ہیں کیونکہ ان تین زمانوں کے لوگوں میں بے شمار خوبیاں تھیں اور یہ تقریبا زمانہ دوسوبیس برس تک رہا۔ اس کے بعد وہ حالت ہوگی جس کا ذکر اسی حدیث بالا میں آیا ہے۔ نیز رسول اللہ نے فرمایا:

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِي فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ (مشکوۃ)۔

ترجمہ: تم میرے صحابہ کی عزت کرو بے شک وہ تم میں بہتر ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں. (تابعین) پھر جو ان کے قریب ہیں. (تبع تابعین) پھر جھوٹ ظاہر ہو گا. اور لوگوں میں خیر و بھلائی کی باتیں بہت کم ہوں گی۔

علامہ حسن کافی فرماتے ہیں:

لِاَنَّ بُغْضَهُمْ نَتِيْجَةُ النِّفَاقِ وَ خُبْثِ الْاِعْتِقَادِفَتَكُوْنُ عَدَاوَتُهُمْ عَدَاوَةَ الدِّيْنِ وَ ذٰلِكَ كُفْرٌ وَّ طُغْيَانٌ (نور اليقين فى اصول الدين ص ٢٤١)

ترجمہ: کیونکہ صحابہ سے دشمنی منافقت اور گندے اعتقاد کا نتیجہ ہے تو ان کی دشمنی دین کی دشمنی ہو گی اور یہ کفر اور سرکشی ہے۔

حل لغات: اَصْحَاب , صَاحِبْ کی جمع ہے؛ ساتھی, صحابی رسول۔

نُفَرِّطُ, تَفْرِيْطٌ سے؛ حد سے بڑھنا غلو کرنا۔ نَتَبَرَّءُ, تبرّءا, بیزار ہونا, برائت ظاھر کرنا۔ بُغْضًا, دشمنی کرنا نفرت کرنا۔ کفر, ایمان کے خلاف عقیدہ, انکار کرنا, یہاں کفر سے مراد اصطلاحی کفر نہیں بلکہ عملی کفر ہے۔ نفاق, دل میں کفر چھپا کر زبان سے ایمان ظاھر کرنا جیسے بعض لوگ زبان سے صحابہ کی تعریفیں کرتے ہیں مگر در پردہ تنقید کرتے ہیں یہ تقیہ اور نفاق ہے۔ ظغیان, ظلم و نافرمانی میں حد سے بڑھنا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۱۹﴾ وَنُثْبِتُ الْخِلَافَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلًا لِاَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَفْضِیْلًا لَهٗ وَتَقْدِیْمًا عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَّةِ ثُمَّ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ لِعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ وَالْاَئِمَّةُ الْمُهْتَدُوْنَ

ترجمہ: اور ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام صحابہ کرام پر فضیلت دیتے ہوئے اور تمام اُمت پر مقدم سمجھتے ہوئے سب سے اول خلافت کا اثبات کیلئے حضرت ابوبکر صدیق کیلئے کرتے ہیں (۱) اور پھر ان کے بعد حضرت عمر بن الخطاب کے لئے پھر حضرت عثمان کیلئے پھر حضرت علی بن ابی طالب کے لے اور (یہ چاروں حضرات) خلفا راشدین (۲) ہیں اور ھدایت یافتہ ائمہ اور پیشوا ہیں (۳)۔

(۱) امام ابو یسر محمد بزدوی فرماتے ہیں:

تَقْدِیْمُ النَّبِیِّ ﷺ اَبَابَکْرٍ عَلٰی سَائِرِ الصَّحَابَةِ فِی الْاِمَامَةِ الصُّغْرٰی دَلِیْلٌ عَلٰی تَقْدِیْمِهٖ فِی الْاِمَامَةِ الْکُبْرٰی فَاِنَّ ذٰلِكَ اَمْرُ الدِّیْنِ وَهٰذَا اَمْرُ الدُّنْیَا وَاَمْرُ الدِّیْنِ اَهَمُّ (اصول الدین)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ سے آگے کرنا امامت صغریٰ میں دلیل ہے، آپ ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ سے آگے کرنے کی امامت کبریٰ میں کیونکہ نماز کی امامت دین کا معاملہ ہے اور خلافت ایک دنیوی معاملہ ہے اور دین کا معاملہ زیادہ اہم ہے۔

قَالَ عَامَّةُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبَعْدَ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ صَلٰوۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقِ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) (اصول الدین)

ترجمہ: اکثر اہل سنت و جماعت نے کہا ہے، بیشک سب سے افضل ترین شخص سب انبیاء اور رسولوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کو اولاً ثابت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے بعد تمام امت پر فضیلت دیتے ہوئے۔ امام ابوبکر جصاص فرماتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو تمام نبیوں پر فضیلت دی پھر آپ کے بعد ساری امت سے افضل اور ان میں سے زیادہ ارجح تمام صحابہ اور آل پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ ﷺ کے بعد آپ کے خلیفہ برحق تھے اور بیشک ان کی خلافت اول مقدم ہے امت سے زیادہ افضل ہونے کی وجہ سے اور ان کے افضل ہونے

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بنا پر ہے اوران کی فضیلت کتاب اللہ سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا

(سورہ توبہ ۴۰)

ترجمہ: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرمار ہے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰی (سورہ لیل ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیز گار ہے جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (سورہ حجرات ۱۳)

ترجمہ: بیشک سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک تم سے سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔

وَ مَنْ قَالَ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ اَبِیْ بَكْرٍ كَانَ مُعْتَزِلِیًّا وَ رَافِضِیًّا

(شرح بدء الامالی ص ۲۹۳)

ترجمہ: اور جس نے کہا کہ کوئی آدمی حضرت ابوبکر سے افضل ہے تو وہ معتزلی یا رافضی ہے۔

حضرت ابوبکر کو جمیع صحابہ کرام کی موجودگی میں لوگوں کا نماز پڑھانے کا حکم دیا گیا تھا:

مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ (بخاری ٦٩٢)

ترجمہ: ابوبکر کو تم حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

امام ابوحنیفہ (متوفی ۱۵۰) فرماتے ہیں:

وَ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیّٖنَ عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَبُوْ بَكْرِ ن الصِّدِّیْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَارُوْقُ ثُمَّ عُثْمَانُ ذُو النُّوْرَیْنِ ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبِ الْمُرْتَضٰی رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ (الفقه الاکبر)

ترجمہ: سب سے افضل ترین شخص سب انبیاء اور رسولوں کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان ذوالنورین پھر حضرت علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

امام ابوحفص عمر نسفی (متوفی ۵۳۷) فرماتے ہیں:

وَ اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ نَبِیِّنَا اَبُوْ بَكْرِن الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ عُمَرُ الْفَارُوْقُ ثُمَّ عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَیْنِ ثُمَّ عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی (عقائد نسفی)

ترجمہ: سب سے افضل انسان ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان ذوالنورین پھر حضرت علی مرتضی رضوان اللہ علیہم اجمعین

علامہ ابوالمعین نسفی (متوفی ۵۰۷) لکھتے ہیں:

اَجْمَعَ اَهْلُ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ عَلٰی اَنَّ اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِیِّنَا عَلَیْهِ السَّلَامُ اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّیْقُ رضی اللّٰه عنه (تبصرة الادلة ج۲ ص۱۹۴)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے اس پر کہ اس امت میں سے سب سے افضل ہمارے نبی ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲) فرماتے ہیں کہ امام شافعی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اَجْمَعَ الصَّحَابَةُ وَ اَتْبَاعُهُمْ عَلَى اَفْضِلِيَّةِ اَبِیْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ عَلِیٌّ (فتح الباری ج۹ ص ۲۰)

ترجمہ: صحابہ کرام اور تابعین کا اجماع ہے حضرت ابو بکر کی افضلیت پر پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی۔

علامہ ابن عبدالبر نے لکھا ہے کے بعض صحابہ حضرت علی کو افضل قرار دیتے تھے, اس کے بارے میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی لکھتے ہیں: ولیکن می گویند کہ ایں مقالہ از ابن عبدالبر مقبول و معتبر نیست زیرا کہ روایت شاذہ کہ مخالف قول جمھور رافتد معتبر نباشد و جمھور ائمہ درایں اجماع نقل می کنند (تکمیل الایمان ص ۱۴۸)

ترجمہ: لیکن علماء کہتے ہیں کہ ابن عبدالبر کا کلام مقبول اور معتبر نہیں ہے کیونکہ شاذ روایت ہے جو جمہور کے قول کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جمھور علماء نے اجماع پر فیصلہ کیا ہے۔

امام نووی (متوفی ۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

اَفْضَلُهُمْ عَلَى الْاِطْلَاقِ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاِجْمَاعِ اَهْلِ السُّنَّةِ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِیٌّ هٰذَا قَوْلُ جُمْهُوْرِ اَهْلِ السُّنَّةِ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(التقریب والتیسیر ص۹۷)

ترجمہ: صحابہ کرام میں علی الاطلاق سب سے افضل حضرت ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور اسی پر اہل سنت و جماعت کا اجماع منعقد ہوا ہے پھر جمہور اہل سنت کے نزدیک حضرت عثمان اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا (سورہ فتح ۲۹)

ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ جو آپ کے ساتھی ہیں کفار کے مقابلہ میں بہادر اور طاقتور ہیں آپس میں بڑے رحم دل ہیں تو دیکھتا ہے انہیں کبھی رکوع کرتے ہوئے اور کبھی سجدہ کرتے ہوئے۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ اوصاف تمام صحابہ کرام کے اندر موجود تھے مگر خلفاء اربعہ میں ایک ایک وصف کمال درجہ کا تھا۔

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ سے حضرت ابوبکر صدیق کی طرف اشارہ ہے۔

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے مراد حضرت عمر فاروق ہیں۔

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ میں حضرت عثمان غنی کی طرف جانب اشارہ ہے۔

اور تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا میں حضرت علی المرتضیٰ کی عبادت کا ذکر ہے

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(روح لمعانی ،تفسیر سمرقندی).

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِی اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَفِی رِوَایَۃٍ اَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ (مشکوۃ ٥٦٦)

ترجمہ: کہ میری امت میں سے میری امت پر نہایت مہربان ابو بکر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں نہایت سخت حضرت عمر ہیں اور ان میں بہت ہی حیا والے اور بہت سچے عثمان ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے زیادہ فیصلہ کرنے والے علی ہیں۔

علامہ علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الفردوس دیلمی کے حوالہ سے خلفاء اربعہ کے فضائل میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَاَبُوْ بَکْرٍ اَسَاسُھَا وَعُمَرُ حِیْطَانُھَا وَعُثْمَانُ سَقْفُھَا وَعَلِیٌّ بَابُھَا (مرقات ج ١١ ص ٤٣٦ , التمھید فی بیان التوحید ص ١٧٣)

ترجمہ: میں علم کا شہر ہوں اور ابو بکر اس کی بنیاد ہے اور عمر اس کی دیواریں ہے اور عثمان اس کا چھت ہے اور علی اس کا دروازہ ہے۔

(۳) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِھَا وَعَضُّوْا عَلَیْھَا بِالنَّوَاجِذِ (مشکوۃ)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: کہ تم میرے طریقہ کو لازم پکڑو اور ھدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور اس طریقہ کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ رکھو۔

مطلب یہ ہے کہ خلفاء راشدین کے طریقہ پر عمل کرو کیونکہ انہیں کی پیروی کرنے میں نجات ہے۔

علامہ سعد الدین التفتازانی خلفاء راشدین کی مدت خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کی مدت خلافت ۲ برس ہے اور حضرت عمر کی مدت خلافت ۱۰ سال ہے اور حضرت عثمان کی خلافت کی مدت ۱۲ سال ہے اور حضرت علی کی مدت خلافت ٦ سال ہے (شرح مقاصد ج ۳ ص ۲۹۸)

معلوم ہوا کہ مدت خلافت جو تیس سال بیان کی گئی تھی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی تھی تیس سال کی مدت ختم ہونے کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تھے۔

مگر زیادہ تر علماء کا خیال یہ ہے کہ خلافت راشدہ کی مدت جو تیس برس تھی وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ پر ختم ہوئی تھی۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۰﴾ وَاَنَّ الْعَشَرَةَ الَّذِیْنَ سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَشَّرَهُمْ بِالْجَنَّةِ نَشْهَدُلَهُمْ بِالْجَنَّةِ عَلٰی مَا شَهِدَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَهُمْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدٌ وَسَعِیْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهُوَ اَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ

ترجمہ: اور بیشک (۱) وہ دس صحابہ کرام جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لیکر ان کو جنت کی بشارت سنائی ہم ان کیلئے جنت کی گواہی دیتے ہیں اس بنا پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں شہادت دی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان برحق ہے اور وہ حضرات یہ ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح (۲) اور وہ اس اُمت کے امین ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

(۱) ایک نسخہ میں ان کی جگہ نُحِبُّ الْعَشَرَةَ ہے کہ ہم دسوں سے محبت کرتے ہیں یعنی وہ دس صحابہ کرام جن کا نام لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہم ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کے جنتی ہونے کی گواہی اور شہادت بھی دیتے ہیں اس لئے کہ رسول اللہ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ﷺ نے جنت کی خوش خبری دی ہے ان کو عشرہ مبشرہ (دس بشارت دیئے ہوئے صحابہ) کہتے ہیں

(۲) چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَبُوْ بَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ ابْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ (مشکوۃ بحوالہ ترمذی 'ابن ماجہ)

ترجمہ: ابوبکر جنت میں ہے، عمر جنت میں ہے، عثمان جنت میں، علی جنت میں ہے، طلحہ جنت میں ہے، عبدالرحمٰن بن عوف جنت میں ہے، سعد بن وقاص جنت میں ہے، سعید بن زید جنت میں ہے، اور ابوعبید بن جراح جنت میں ہے۔

اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا بلاشبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں' حضرت حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں (مشکوۃ بحوالہ ترمذی)

معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا' حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بھی جنت کی خوش خبری دی گئی ہے لھذا یہ سب حضرات جنتی ہیں۔

نفس صحابیت میں سب صحابہ کرام برابر ہیں مگر فضائل و مناقب کے اعتبار سے بعض صحابہ کو بعض پر فضیلت ہے. چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (الحدید۱۰)

ترجمہ: جس شخص نے تم میں سے (فتح مکہ) کے پہلے خرچ کیا اور لڑائی کی وہ اور جس نے یہ کام (فتح مکہ) کے بعد (پیچھے) کیے وہ برابر نہیں. ان (فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والوں) کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں مال خرچ کیا اور کفار سے جہاد وقتال کیا اور اللہ نے سب سے نیک وعدہ کیا ہے. اور جو کام تم کرتے ہو اللہ ان سے واقف ہے۔

خیال رہے کہ سب سے اول درجہ خلفاء راشدین کا ہے پھر عشرہ مبشرہ کا پھر اھل بدر کا پھر ان کے بعد اھل احد کا درجہ ہے پھر اھل بیعت رضوان کو فضیلت حاصل ہے. چنانچہ اللہ تعالیٰ اھل بیعت الرضوان کی شان میں فرماتا ہے:

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا (سورہ فتح ۱۸).

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان مومنوں پر راضی ہو گیا جنوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی، پس جان لیا اس نے جو کچھ ان کے دلوں میں تھا، پس اتارا اس نے اطمینان کو ان پر اور بطور انعام انہیں یہ قریبی فتح بخشی۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۱﴾ وَمَنْ اَحْسَنَ الْقَوْلَ فِي اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَذُرِّيَّاتِهِ الْمُقَدَّسِيْنَ مِنْ كُلِّ رِجْسٍ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ۔

ترجمہ: اور جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کی پاکیزہ اولاد کے بارہ میں اچھی بات کی تو ایسا شخص نفاق سے بری ہوگا (۱)۔

(۱) اصحاب رسول وہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ کو بحالت ایمان دیکھا اور پھر خاتمہ بھی اس کا ایمان پر ہوا۔ اصحاب رسول میں اہل بیت (حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اور ازواجہ المطہرات، آپ کی پاک بیویاں) بھی داخل ہیں۔ ذُرِّيَّاتِهِ الْمُقَدَّسِيْنَ سے مراد آپ کی اولاد پاک، صاحبزادے اور صاحبزادیاں ہیں یعنی جس نے صحابہ کرام ازواج مطہرات اور آپ کی پاکیزہ اولاد رضی اللہ عنہم کے متعلق اچھا تذکرہ کیا اور ان سے حسن عقیدۃ اور محبت رکھی اور انہیں ہر قسم کی اخلاقی میل کچیل سے پاک سمجھا، اس نے اپنے اپ کو نفاق سے بری کر لیا اور ایمان کو بچالیا۔

معلوم ہوا کہ جو ان نفوس قدسیہ کی شان میں نازیبا الفاظ کہے اور گستاخی کرے اور بغض و کینہ رکھے وہ منافق ہے اور منافق تو کافر سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شان

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(صحابہ) میں فرماتا ہے:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ (سورت البینہ ۸)

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حق میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ (سورت الاحزاب ۶)

ترجمہ: اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں (ادب واحترام کے اعتبار سے) ایمان داروں کی مائیں ہیں۔

اوران کے ساتھ نکاح ہمیشہ کے لئے حرام فرمایا گیا ہے. چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖٓ اَبَدًا۔ (سورت الاحزاب ۵۳)

ترجمہ: اور ازواج مطہرات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نکاح نہ کرو۔

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مدینہ کے درمیان مقام غدیر خم میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اَمَّا بَعْدُ اے لوگو! قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے اور قبول کروں (یعنی وفات پا جاؤں) پس تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، پہلی کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور روشنی کی باتیں ہیں، تم اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے تھامے رکھو چنانچہ آپ نے کتاب اللہ کے بارے میں. مبالغہ کے ساتھ ترغیب دی اس کے بعد آپ نے فرمایا تمہیں اہل بیت کے بارہ میں وصیت کرتا ہوں، تمھیں یاد دلاتا ہوں آپ نے یہ کلمات تین بار ارشاد فرمائے (شرح عقیدۃ الطحاویہ)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۲﴾ وَعُلَمَاءُ السَّلَفِ مِنَ السَّابِقِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ اَهْلُ الْخَيْرِ وَالْاَثَرِ وَاَهْلُ الْفِقْهِ وَالنَّظَرِ لَا يُذْكَرُوْنَ اِلَّا بِالْجَمِيْلِ وَمَنْ ذَكَرَهُمْ بِسُوْءٍ فَهُوَ عَلَى غَيْرِ السَّبِيْلِ

ترجمہ: اور علماء سلف صالحین جو پہلے گزر چکے ہیں اور ان کا اتباع کرنیوالا اور ان کے بعد آنے والے بہتری اور نیکی والے لوگ ہیں اور حدیث نقل کرنیوالے اور اہل فقہ اور نظر وقیاس والے ہیں ان کا ذکر سوائے نیکی کے درست نہیں اور جو ان کا ذکر برائی سے کرے گا وہ راہ راست پر نہیں ہوگا (۱)۔

(۱) یعنی تابعین اور دیگر علما محدثین فقہاء کرام وائمہ مجتہدین جو گزر چکے ہیں ان سب کا ذکر خیر و بھلائی کے ساتھ کرنا چاہیے اور ان کو دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے چنانچہ رب کریم نے صحابہ ومہاجرین وانصار صحابہ کا ذکر کرتے ہوئے بعد والوں کے متعلق فرمایا کہ وہ پچھلوں کے لیے یوں دعا کرتے ہیں:

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورہ حشر ۱۰)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں گناہ معاف فرما اور ایمانداروں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کینہ وحسد پیدا ہونے نہ دے

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے ہمارے رب بے شک تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

بیان الرشاد میں ہے:

وَمِنْ هٰذَا تَعْلَمُ اَنَّ الطَّعْنَ عَلٰى اُولٰئِكَ الْاَئِمَّةِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ مُخَالِفٌ لِّصَرِيْحِ الْقُرْاٰنِ (بیان الرشاد ص ۳۶۳ مع البصائر)

ترجمہ: اس سے تو جان سکتا ہے کہ ان ائمہ کو برا کہنا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ایمان کے ساتھ صریح قرآن کے خلاف ہے۔

وہ لوگ اس سے عبرت پکڑیں جو صحابہ کرام، ائمہ مجتہدین اور فقہاء عظام کو برا کہتے ہیں اور ان کی شان میں طعن کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب .. بے ادب محروم ماند از فضل رب۔

حل لغات:

سَلَفٌ خَلَفٌ اگلے پچھلے سلف ان اکابر کو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ سے لے کر پانچ سو ہجری کے اندر گزرے ہیں اور پانچ سو سے لے کر جو اکابر گزرے ہیں اور قیامت تک آنے والے ہیں انہیں خلف کہتے ہیں (تحفة الطلبة ص ۷۲)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۳﴾ وَلَا نُفَضِّلُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوْلِيَاءِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَنَقُوْلُ نَبِيٌّ وَاحِدٌ اَفْضَلُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَوْلِيَاءِ

ترجمہ: اور ہم اولیاء میں سے کسی کو نبیوں پر فضیلت نہیں دیتے (۱) بلکہ ہم کہتے ہیں کے ایک نبی بھی تمام اولیاء سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

(۱) کوئی ولی کسی صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا تو نبی سے افضل کیسے ہوسکتا ہے۔ ولی کو نبی سے افضل قرار دینا بے دین لوگوں کا عقیدہ ہے۔ نبیوں کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے. اور نبی ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔

علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیھم السلام معصوم و مامون ہوتے ہیں' ان کو اپنے جنتی ہونے کا یقین ہوتا ہے' ان کو خاتمہ کا خوف ہرگز نہیں ہوتا اور وہ وحی الٰہی سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے ملاقات کرتے ہیں اور اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں' لوگوں کو ھدایت دیتے ہیں' ہر نبی ولایت اور نبوت دونوں سے متصف ہوتا ہے' بعض کرامیہ اولیاء کو انبیاء پر فضیلت دیتے ہیں اور یہ کفر ہے

(شرح عقائد مختصرا)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۴﴾ وَنُؤْمِنُ بِمَا جَاءَ مِنْ كَرَامَاتِهِمْ وَصَحَّ عَنِ الثِّقَاتِ مِنْ رِوَيَاتِهِمْ.

ترجمہ: اور جو اولیاء کی کرامتیں ہیں اور وہ ثقہ راویوں سے ثابت ہیں ان پر ہمارا ایمان ہے (۱)

(۱) جن کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے جیسے حضرت مریم کے پاس بے موسم پھلوں کا آنا، اصحاب کہف کا طویل زمانا خواب (سونے) کے بعد بیدار ہونا، اور حضرت آصف بن برخیا کا تخت بلقیس کو ایک لحظہ میں لا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دینا، اور حضرت مریم کے لیئے خشک درخت سے کھجوروں کا گرنا، زمین سے پانی کے چشمہ کا جاری ہونا وغیرہ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے کہ کرامات سے مراد وہ کرامات ہیں جو معتبر قابل اعتبار لوگوں سے مروی ہیں اور اس میں من گھڑت قصوں اور کہانیوں کے بیان کرنے کا جو زیادہ رواج پایا جاتا ہے اس کا رد فرمایا ہے۔ سچی کرامات پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔ بہت سی کرامات صحابہ کرام کی حدیثوں میں آتی ہیں۔ افسوس کہ فی زمانہ بہت سے واعظین ایسی روایتیں اور ایسی کرامتیں بیان کرتے ہیں۔ جن کی کوئی اصل نہیں ہوتی اور ان کے ذکر کرنے سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ولیوں کی کرامت رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہے۔ لیکن بہر حال سچی کرامات برحق ہیں۔ ان کا منکر بدعتی ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۵﴾ وَنُؤْمِنُ بِاَشْرَاطِ السَّاعَةِ مِنْ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ وَنُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ بِطُلُوْعِ الشَّمْسِ مَنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجِ دَابَّةِ الْاَرْضِ مِنْ مَّوْضِعِهَا

ترجمہ: اور ہم دجال کے خروج پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر ایمان رکھتے ہیں اور یاجوج و ماجوج اور سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے اور دابۃ الارض کے اپنے مقام سے خروج پر بھی ایمان رکھتے ہیں (۱)۔

(۱) قیامت کی نشانیاں بہت سی ہیں علامات صغریٰ اور علامات کبریٰ مگر یہاں پانچ بڑی علامتوں کا ذکر کیا گیا ہے یعنی دجال کا خروج, عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول, یاجوج و ماجوج, اور سورج کا مغرب سے طلوع۔ اور دابۃ الارض کا نکلنا۔

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت کے دن تک دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

(مشکوۃ بحوالہ مسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں تشہد کے بعد یہ دعا مانگتے تھے:

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا بھی علامت قیامت ہے۔ اور زمین سے ایک جانور ظاہر ہوگا جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَابَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَایُوْقِنُوْنَ (سورہ نمل ۸۲)

ترجمہ: اور جب ہماری بات کے ان پر پورا ہونے کا وقت آجائے گا تو ہم نکالیں گے ان کے لئے چوپایہ زمین سے جو ان سے گفتگو کرے گا۔ کیونکہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

اور یاجوج ماجوج کا ذکر سورہ انبیاء کی آیت نمبر ۹۶ میں آیا ہے۔

حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ یَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۔

ترجمہ: یہاں تک کہ جب کھول دیئے جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے بڑی تیزی کے ساتھ نیچے اتریں گے۔

(راقم نے علامات صغریٰ و کبریٰ کا مفصل ذکر شرح عقائد نسفی میں کر دیا ہے)۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۶﴾ وَلَانُصَدِّقُ كَاهِنًا وَلَاعَرَّافًاوَلَا مَنْ يَدَّعِيْ شَيْأً يُخَالِفُ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَاِجْمَاعَ الْاُمَّةِ.

ترجمہ: اور ہم کسی کاہن (غیب کی خبریں بتانے کے دعویدار) اور عراف (گم شدہ چیزیں اور مسروقہ وغیرہ کی جگہ بتانے والے) کی تصدیق نہیں کرتے' اور نہ کسی ایسے شخص کی تصدیق کرتے ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماع امت کے خلاف کسی چیز کا دعوی کرتا ہو(۱)۔

(۱) یعنی ان لوگوں کے پاس جا کر باتیں دریافت کرنے پر بڑی وعید بیان کی گئی ہے۔اسی طرح جادوگر لوگوں کی باتوں پر یقین کرنا جائز نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَایُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی (سورہ طہ ۶۹)

ترجمہ: اور جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَاِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْ نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتَابِ یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ (سورہ نسا ۵۱)

ترجمہ: بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا کہ وہ بتوں اور شیطانوں کو مانتے ہیں (اور کتاب کے احکام کو چھوڑ دیتے ہیں)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۷﴾ وَنَرَى الْجَمَاعَةَ حَقًّا وَّصَوَابًا وَالْفُرْقَةَ زَيْغًا وَعَذَابًا

ترجمہ: اورہم اہل سنت وجماعت کوحق سمجھتے ہیں اورتفرقہ بازی کوکج روی اورعذاب سمجھتے ہیں(۱)۔

(۱) گروہ بندی عذاب ہے.اس لئے امت میں اتحاد قائم نہیں رہ سکتا جسکی اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی اورتفرقہ بازی کی مذمت کی اوراتحاد کا حکم دیا ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا(آل عمران ۱۰۳)

ترجمہ:اوراللہ کی رسی کومضبوطی کے ساتھ پکڑواورفرقے نہ بن جاؤ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَ لَا تَكُوْنُوا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَآئَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (آل عمران ۱۰۵)

ترجمہ: اوران جیسے نہ ہونا جوآپس میں پھٹ گئے اوران میں پھوٹ پڑگئی بعداس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آچکی تھیں اوران کیلئے بڑاعذاب ہے۔

نیزاللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتَابِ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ (بقرہ ۱۷۶)

ترجمہ: اوربیشک جولوگ کتاب میں اختلاف ڈالنے لگےوہ ضرور پرلے سرے کے جگھڑالو ہیں۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۸﴾ وَدِیْنُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَاحِدٌ وَھُوَ دِیْنُ الْاِسْلَامِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَقَالَ تَعَالٰی وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا دین آسمان اور زمین میں ایک ہی ہے اور وہ دین اسلام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بے شک دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں نے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کیا ہے (۱)۔

(۱) صحیح حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم انبیاء کی جماعت کا دین ایک ہے اور یہی دین رسول اللہ ﷺ لائے اس کے سوا اور کوئی دین قبول نہیں کیا جائے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ

(سورہ آل عمران ۸۵)

ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرتا ہے اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں سے ہوگا۔

اور جو لوگ منکرین اسلام ہیں وہ قیامت کے دن افسوس کریں گے کہ کاش ہم مسلمان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتے چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (سورہ حجر ۲).

ترجمہ: بسا اوقات آرزو کریں گے وہ لوگ جو کافر ہوئے کاش کہ وہ مسلمان ہوتے۔

اسلام اللہ تعالیٰ کہ احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور اطاعت کرنے کا نام ہے تو لغوی اعتبار سے ایمان اور اسلام کی درمیان فرق ہے۔لیکن ایمان بغیر اسلام کے اور اسلام بغیر ایمان کے نہیں پایا جاتا ان کے مثال پشت اور پیٹ کی سی ہے (یعنی پشت بغیر پیٹ کے اور پیٹ بغیر پشت کے متصور نہیں ہوتا) اور دین ایک ایسا جامع نام ہے جو ایمان اور اسلام اور تمام شرائع پر صادق آتا ہے۔

(فقہ اکبر ۱۴۵ القول الفضل ۳۶۱)

دنیا میں سچا مذھب صرف اسلام ہی ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (سورہ آل عمران ۱۹)

ترجمہ: بے شک سچا دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

خیال رہے کہ ہر اصول مذھب کو دین کہا جاسکتا ہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا مگر اسلام سچے دین کو کہا جائے گا. یہ بھی خیال رہے کہ اصولی عقائد کو دین کہا جاتا ہے اور فروعی مسائل کو مذھب لھذا ہم میں اور شافعیوں میں دینی اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے مگر ہم میں اور عیساؤں یہودیوں میں دینی اختلاف ہے اسی لئے یہاں دین ارشاد ہوا نہ کہ مذھب (تفسیر نعیمی پارہ ۳)۔

اصول عقائد سے مراد توحید باری تعالیٰ' رسالت' آخرت اور ختم نبوت پر ایمان لانا ہے۔

اسلام کی خوبی: اسلام ہی دین توحید ہے' اسلام ہی روحانیت کا مذہب ہے' اسلام ہی اخلاق حسنہ کا معلم ہے' اسلام ہی عدل وانصاف کا دین ہے' اسلام ہی غیر تعصب دین ہے' اسلام ہی مساوات کا بانی ہے' اسلام ہی نیکی کا دین ہے' اسلام ہی پرہیزگاری کا دین ہے' اسلام ہی سچا دین ہے' اسلام ہی محبت کا دین ہے' اسلام ہی نے انسان کی انسیانت کے درجہ کو بلند تر کر دیا ہے' اسلام ہی کی بنیاد قومیت سے بالاتر رکھی گئی ہے یعنی نسل' زبان' رنگت پر نہیں ہے' اسلام ہی دین تمدن ہے' اسلام ہی سب کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۲۹﴾ وَهُوَ بَيْنَ الْغُلُوِّ وَالتَّقْصِيرِ وَبَيْنَ التَّشْبِيهِ وَالتَّعْطِيلِ

وَبَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ وَبَيْنَ الْاَمْنِ وَالْاِيَاسِ.

ترجمہ: اور یہ دین اسلام غلو (زیادتی) اور تقصیر (کمی) (۱) تشبیہ اور تعطیل (۲) جبر اور قدر (۳) اور امن و یاس (بے خوف اور ناامید ہونے) کے درمیان ہے (۴)۔

(۱) وَهُوَ بَيْنَ الْغُلُوِّ وَالتَّقْصِيرِ۔ اور وہ دین و اسلام افراط و تفریط کے درمیان ہے۔

غُلُوٌّ زیادتی کرنا اِفْرَاطٌ حد سے بڑھنا تَقْصِيرٌ تفریط کرنا، کمی کرنا اور کسی کام میں کوتاہی کرنا یعنی اس دین میں نہ تو حد سے بڑھنا ہے اور نہ بالکل کمی اور کوتاہی کرنا بلکہ ان کے درمیان سیدھا ہے اور صراط مستقیم کا مصداق ہے اس افراط و تفریط کی وضاحت اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے:

قُلْ يَااَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِي دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ (سورہ مائدہ ۷۷)

ترجمہ: کہدو (اے محبوب) اے اھل کتاب اپنے دین کی بات میں ناحق مبالغہ (زیادتی) نہ کرو۔

(۲) وَبَيْنَ التَّشْبِيهِ وَالتَّعْطِيلِ۔ اور دین اسلام تشبیہ اور تعطیل کے درمیان ہے۔ تشبیہ کا مطلب یہ ہے کہ یوں کہنا اللہ تعالیٰ کے کان ہمارے کانوں جیسے ہیں اور اس کی آنکھیں ہماری آنکھوں جیسی ہیں یعنی فرقہ مشبہ کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے مشابہ قرار دیا یہ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تشبیہ ہے۔

تعطیل کسی چیز کا بیکار کرنا مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفتوں کا انکار کرنا جیسے فرقہ معطلہ کہتا ہے مگر یہ دونوں باتیں دین اسلام میں نہیں ہیں. جیسے فرمان خداوندی ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (شوری ۱۱)

ترجمہ: اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔

اس آیت کریمہ میں فرقہ مشبہ اور معطلہ کا رد ہے۔ تعطیل کی تین قسمیں ہیں (۱) مصنوعات کا اپنے صانع اور خالق سے خالی ہونا (۲) اور اللہ کا اپنی صفتوں اور فعلوں سے خالی ہونا (۳) اور اپنے معاملہ میں معطل ہونا۔

(۳) وَبَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدَرِ۔ اور اسلام جبر اور قدر کے درمیان ہے کہ بندہ اپنے افعال واقوال میں ہرگز مجبور نہیں ہے اور اس کے افعال رعشہ والے کی حرکات کی طرح نہیں ہیں اور نہ ہی ان درختوں کی حرکات کی طرح ہیں جو آندھی کے ساتھ حرکت کرتے ہیں بندہ کسی چیز کا خالق نہیں ہے بلکہ سب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

(۴) وَبَيْنَ الْاَمْنِ وَالْاِيَاسِ۔ یعنی اسلام امید اور نا امیدی کے درمیان ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی رحمت کا امیدوار بھی ہو یعنی خوف اور امید کے درمیان رہے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں:

وَالْاَمْنُ وَالْيَأْسُ يُنْقِلَانِ عَنْ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ.

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: بے خوفی اور نا امیدی دونوں باتیں ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتی ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دھلوی فرماتے ہیں: وَ الْیَأْسُ مِنَ اللّٰہِ کُفْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونا کفر ہے۔

وَ لَا یا ئْیَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ (یوسف ۸۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافروں کے علاوہ کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

وَ الْاَمْنُ مِنَ اللّٰہِ کُفْرٌ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا کفر ہے۔

فَلَا یَأْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ (اعراف ۹۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نقصان اٹھانے والوں کے علاوہ کوئی بے خوف نہیں ہوتا

اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَاءِ

ترجمہ: ایمان تو امید اور خوف کے درمیان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ الرَّحِیْمٌ (مائدہ ۹۸)

ترجمہ: جان لو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور بیشک بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

نومید مشو کہ رحمت حق عام است

مغرور مشو کہ خامگاں در بیم اند

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

﴿۱۳۰﴾ فَهٰذَا دِيْنُنَا وَاعْتِقَادُنَا ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَنَحْنُ بُرَآءُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ كُلِّ مَنْ خَالَفَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ وَبَيَّنَّاهُ وَنَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّثَبِّتَنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَيَخْتِمَ لَنَا بِهٖ وَيَعْصِمَنَا مِنَ الْاَهْوَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْآرَاءِ الْمُتَفَرِّقَةِ وَالْمَذَاهِبِ الرَّدِيَّةِ مِثْلَ الْمُشَبِّهَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ وَالْجَبْرِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الَّذِيْنَ خَالَفُوا السُّنَّةَ وَالْجَمَاعَةَ وَحَالَفُوا الضَّلَالَةَ وَنَحْنُ مِنْهُمْ بُرَآءُ وَهُمْ عِنْدَنَا ضُلَّالٌ وَاَرْدِيَاءُ وَبِاللّٰهِ الْعِصْمَةُ وَالتَّوْفِيْقُ

ترجمہ: تو یہ ہمارا ظاہر و باطن دین اور اعتقاد ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے برأت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں ہر اس شخص سے جو اس عقیدہ کا مخالف ہے جس کو ہم نے ذکر اور بیان کیا ہے (۱). اور ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں (۲) کہ وہ ہمیں ایمان پر ثابت قدم رکھے اور ایمان پر ہی ہمارا خاتمہ کرے اور ہم کو دین سے اختلاف رکھنے والی خواہشات سے بچائے اور متفرق آراء سے ہماری حفاظت فرمائے اور ردی مذہبوں سے ہمیں محفوظ رکھے جیسے مشبہ (۳) جہمیہ (۴) جبریہ (۵) اور قدریہ (۶) اور ان کے علاوہ دوسرے (۷) (گمراہ فرقے) جنہوں نے اہل سنت و جماعت کی مخالفت کی ہے اور گمراہی کے حلیف

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(دوست) ہیں ہم ان سب سے بیزار ہیں اور وہ ہمارے نزدیک ردی قسم کے گمراہ لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی بچانے والا اور توفیق دینے والا ہے.

(۱) اَلْاِشَارَۃُ بِقَوْلِہٖ ھٰذَا کُلُّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ اَوَّلِ الْکِتَابِ اِلٰی ھِنَا

یعنی ھذا سے اشارہ ہے کتاب کے شروع سے لیکر آخر کتاب تک تقریبا جو ۱۳۰ مقاصد (وعقائد) بیان ہوئے ہے یہی ہمارا دین' ایمان اور اعتقاد ہے۔ہم ہر اس شخص سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں جو اس دین کی مخالفت کرتا ہے اور ان عقائد کے خلاف ہے جن کو ہم نے یہاں واضح طور پر بیان کیا ہے اور یہ عقائد تمام اہل سنت و جماعت کے ہیں.

(۲) حضرت امام طحاوی رحمہ اللہ نے عقائد اہل سنت و جماعت کو بیان کرنے کے بعد پانچ اور بدعتی فرقوں سے برأت کا اظہار فرمایا ہے اور ان کے عقائد فاسدہ و اعمال کاسدہ سے محفوظ رہنے اور بچنے کی دعا کی ہے۔اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اہل سنت و جماعت ان سے دور و نفور رہیں۔بدعقیدہ لوگوں کا ذکر قرآن مجید میں کئی بار کیا گیا ہے.اسی لیے علماء کرام ہمیشہ بدعتی فرقوں کا ذکر کرتے رہے ہیں تاکہ لوگ ان کے عقائد سے بچیں۔

چنانچہ کتاب نصرۃ الدینیۃ میں لکھا ہے:

وَاعْلَمْ یَا اَخِیْ بِاَنَّ مَعْرِفَۃَ مَذْھَبِکَ لَایَکُوْنُ کَامِلَۃً اِلَّا بِمَعْرِفَۃِ مَذْھَبِ الْمُخَالِفِیْنَ لِاَنَّ الْاَشْیَاءَ یُعْرَفُ بِاَضْدَادِ ھَا کَمَا قِیْلَ فَبِضِدِّھَا تَتَبَیَّنُ وَکَمَا قِیْلَ عَرَفْتُ الشَّرَّ لَالِلشَّرِّ وَلٰکِنْ لِتَوَقِّیَۃٖ فَمَنْ لَّمْ یَعْرِفِ الشَّرَّ مِنَ الْخَیْرِ وَقَعَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فِيهِ وَكَمَا قَالُوا مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْكُفْرَ لَا يَعْرِفُ الْإِيمَانَ وَكَذٰلِكَ مَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْبِدْعَةَ وَالضَّلَالَةَ لَمْ يَعْرِفِ الْاِهْتِدَاءَ وَالْاِسْتِقَامَةَ

(نصرة الدينيه ٦ مخطوط)

ترجمہ: کہ اے میرے بھائی تجھے اپنے مذھب کی معرفت اور پہچان کامل طور پر اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک کہ مخالفین کے مذھب کی پہچان ومعرفت حاصل نہیں کرے گا کیونکہ چیزیں اپنی ضدین سے معلوم ہوتی ہیں جیسے کہا گیا ہے۔ اور جیسے کہا گیا ہے، میں نے شر کو پہچانا اس سے بچنے کے لیئے، تو جو برائی کو اچھائی سے نہیں پہچانتا اس میں پڑ جائے گا، اور جس طرح علماء نے کہا ہے کہ جو کفر نہیں پہچانتا وہ ایمان نہیں جانتا۔ اور اسی طرح جو بدعت اور گمراہی کو نہیں پہچانتا وہ ھدایت اور استقامت کو نہیں جانتا۔

اسی بنا پر علماء متکلمین دوسرے فرقوں کا ذکر کرتے رہے ہیں اور کرتے ہیں۔ یہاں امام طحاوی نے جن مشہور ومعروف فرقوں سے برائت ظاہر کی ہے وہ پانچ فرقے ہیں جن کا صرف تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

فرقہ معتزلہ (الگ ہونے والا) واصل بن عطاء (متوفی ۱۳۱ھ) اس فرقہ کا بانی تھا اور یہ حضرت امام حسن بصری تابعی (متوفی ۱۱۰ھ) کا شاگرد تھا۔ آپ ہی نے ایک موقع پر اسے فرمایا تھا اِعْتَزِلْ عَنَّا، ہم سے الگ ہوجا، پھر یہ آپ کی مجلس سے الگ ہوگیا اسی لیے اسی نام سے یاد کیا جانے لگا۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس وقت تمام نئے بدعتی فرقوں سے اہل سنت و جماعت کا مقابلہ ہوتا رہتا تھا مگر فرقہ معتزلہ سے زیادہ مقابلے اور مناظرے ہوتے تھے۔ان کے وہ عقائد جو اہل سنت و جماعت کے خلاف ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے ان میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) فرقہ مشبہ جو حق تعالیٰ کی صفتوں کو مخلوق کے مشابہ قرار دیتا ہے. صاحب نبراس فرماتے ہیں:

قَوْمٌ يُشَبِّهُوْنَ الْخَالِقَ فِي الصُّوْرَةِ (نبراس ۱۸۱)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جو خالق کو صورت میں مخلوق کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں۔

اور ان میں بھی بہت سے فرقے پائے جاتے ہیں اور ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ اللہ جسم ہے مگر مخلوق کی طرح نہیں ہے' بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کی صورت پر ہے۔

(۲). معتزلہ اللہ تعالیٰ کی صفات ازلیہ کے منکر ہیں لھذا اللہ تعالیٰ کے لیے صفت علم' صفت قدرت' صفت حیات وغیرہ کے قائل نہیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اللہ کے عالم' قادر' سمیع و بصیر ہونے کے لیے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اس کے جو اوصاف ہیں ان کے منکر ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے دیدار کے منکر ہیں۔

(۳) قرآن مجید کو (کلام اللہ) مخلوق کہتے ہیں۔

(۴). اللہ تعالیٰ پر رعایت اصلح بندوں کے لیے واجب قرار دیتے ہیں. مومن و مطیع کو

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنت میں داخل کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کیونکہ جنت میں دخول کی سبب مومن کی اطاعت ہے۔

(۵) عذاب قبر کے منکر ہیں۔ (۶) ایصال ثواب کے قائل نہیں۔

(۷) مرتکب گناہ کبیرہ کو نہ مومن کہتے ہیں نہ کافر یعنی کفر واسلام کی درمیانی منزل قائم کردی ہے۔

(۸) معجزات وکرامات کے منکر ہیں (۹) آسمانی معراج کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۰) حضرت آدم اوران کی اولاد سے عہد میثاق کے لینے کے قائل نہیں ہیں۔

(۱۱) قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۲) پل صراط (۱۳) میزان (۱۴) نامہ اعمال پڑھنے کا انکار کرتے ہیں۔

(۱۵) ان کے نزدیک حرام رزق نہیں ہوتا۔

(۱۶) ان کے نزدیک بندہ خود اپنے افعال کا خالق ہے۔

(۱۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سب صحابہ پر فضیلت دیتے ہیں۔ وغیرہ

اور معتزلہ کو قدریہ بھی کہتے ہیں۔ اس فرقہ میں بڑے بڑے اہل علم بھی ضرور گزرے ہیں جیسے علامہ زمخشری صاحب تفسیر کشاف وغیرہ۔

(۳) فرقہء جہمیہ: یہ ایک گمرہ فرقہ ہے جو جہم بن صفوان ترمذی کی طرف منسوب ہے۔ جہم خراسانی الاصل تھا اور بنی راسب کے موالی میں سے تھا۔ بنی مروان کے آخری زمانہ یعنی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۲۸ھ میں اس سے قتل کر دیا گیا تھا۔

یہ وہ پہلا شخص ہے جو خلق قرآن اور تعطیل اللہ وصفاتہ کا قائل ہوا اور یہ جعد بن درھم کا تلمیذ تھا جو کہتا تھا نہ تو اللہ نے حضرت ابراھیم کو اپنا خلیل بنایا اور نہ حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔ عبداللہ قسری نے اپنی ولایت وامارت کے زمانہ میں ۱۲۴ھ کو عید قربان کے دن قتل کر دیا تھا معلوم ہوا کہ استاد وشاگرد دونوں گمراہ تھے۔ اور اپنی گمراہی کو اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔

جہم بن صفوان کے بعض عقائد یہ ہیں:

(۱) جنت ودوزخ فنا ہوں گی، کوئی ابدی دائمی نہیں ہیں۔

(۲) صرف معرفت کا نام ایمان ہے اور کفر جہل ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ شیء نہیں ہے۔ (۴) قرآن مخلوق ہے۔

(۵) خدا زندہ نہیں ہے۔ (۶) قیامت کے دن دیدار خداوندی کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔

(۷) انسان محض پتھر کی طرح مجبور ہے، نہ اس کا ارادہ ہے نہ قدرت۔

(۸) صفات حق تعالیٰ کا منکر تھا اور سخت جبری عقیدہ پر تھا۔

علما اہل سنت نے اپنی کتابوں میں اس کا رد کیا ہے اور گمراہ کہا ہے، اور یہ جو بعض عقائد جہم بن صفوان اور اس کے ماننے والوں کے ذکر کیے ہیں بالکل عقائد اہل سنت اور جماعت کے خلاف تھے اور کوئی بھی سنی ان عقائد کا ماننے والا نہیں تھا اور نہ ہے، مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ صاحب کتاب الماتریدیہ نے بالعموم تمام علماء اہل سنت حنفیہ ماتریدیہ اور

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اشعریہ پر شدید تنقید کی ہے اور بالخصوص امام ابو منصور محمد بن محمد ماتریدی حنفی انصاری (متوفی ۳۳۳ھ) کے خلاف بہت تنقیصی اور عام زبان استعمال کی ہے اور نازیبا الفاظ لکھے ہیں، اور اس نے اپنے زعم باطل میں یہ بات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ اھل سنت و جماعت حنفیہ ماتریدیہ ہرگز اہل سنت و جماعت سے نہیں ہیں بلکہ معاذ اللہ بدعتی جھمیہ فرقہ ہے اور فرقہ جھمیہ کے پیروکار ہونے کا جھوٹا الزام لگایا ہے جو بالکل، غلط اور کذب ہے۔ حضرت ابو منصور ماتریدی پکے اہل سنت حنفی تھے، ان کا فرقہ جھمیہ سے ہرگز کوئی تعلق نہ تھا بلکہ آپ کی تبلیغ سے خراسان اور قرب و جوار کے دیگر شہروں سے مذھب جھمیہ ختم ہو گیا تھا اور اہل سنت و جماعت کا مسلک سب پر چھا گیا تھا۔

نیز حضرت امام ابو منصور ماتریدی مختلف طریقوں سے سب باطل فرقوں کا رد فرماتے تھے اور بالخصوص جھم بن صفوان کا نام لے کر تردید کیا کرتے تھے، اس کی بہت سی مثالیں ہیں صرف یہاں ایک مثال ھدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ ایک آیت شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام ابو منصور ماتریدی فرماتے ہیں:

فَالْاٰیَةُ تَرُدُّ عَلٰی جَهْمِیَّةِ قَوْلَهُمْ لِاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ بِفَنَاءِ الْجَنَّةِ وَمَا فِیْهَا۔ الخ

(تاویلات اھل سنت ۷۶ ج۱)

ترجمہ: کہ یہ آیت جھمیہ کے قول کا رد کرتی ہے، جو کہتا ہے جنت اور اس کی نعمتیں فناہ ہو جائیں گی ہمیشہ نہیں رہے گی۔

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاویلات اھل سنت اور کتاب التوحید شائع ہو چکی ہیں ہر منصف مزاج والا مطالعہ کر کے انصاف کر سکتا ہے' زیادہ تفصیلات کا یہ موقع نہیں ہے پھر آئندہ کسی وقت مزید کچھ لکھا جائے گا۔

(۴) فرقہء جبریہ جو انسان کو محض مجبور مانتا ہے چنانچہ امام ابوشکور محمد سالمی رحمہ اللہ اس فرقہ کے عقائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَالْعَبْدُ كَوَرَقِ الشَّجَرِ اِذَا حَرَّكَهَا الرِّيْحُ تَحَرَّكَ فَكَذَالِكَ الْعَبْدُ مَجْبُوْرٌ كَشَجَرٍ وَهٰذَا كُفْرٌ (اتمهيدفی بيان التوحيد ص ۱۹۳)

(۵) فرقہ قدریہ جو انسان کو اپنے افعال کا پیدا کرنے والا قرار دیتا ہے اور اس کے بھی بہت سے فرقے ہیں جو مختلف عقائد رکھتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں اللہ خیر کا خالق ہے اور شر ہماری اور شیطان کی طرف سے ہے اور یہ کفر ہے کیونکہ اس طرح کہنے میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا انکار لازم آتا ہے۔

قرآن کو مخلوق کہتا ہے جنت اور دوزخ کے پیدا ہونے کا قائل نہیں ہے۔ اور جنت دوزخ فانی ہیں ان میں سے بعض تو پل صراط میزان، حساب کے بھی منکر ہیں اور یہ سب باتیں کفر ہیں۔ (تمھید فی بیان التوحید ۱۹۱)

(۶) جیسے روافض' خوارج' مرجۂ' مجسمہ وغیرہ ہیں مگر ان آٹھ فرقوں سے صدھا فرقے پیدا ہوئے ہیں جو سب کے سب اہل سنت و جماعت کے مخالف ہیں' ان کے حالات مقالات

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسلامیین (اصول الدین بیان المذاہب ۲۴۱)، اسلامی مذاہب، مذاہب اسلام وغیرہ میں ملاحظہ کریں۔

حضرت امام علامہ حجۃ الاسلام ابوجعفر طحاوی نے جن گمراہ فرقوں سے بیزاری کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے ان کے عقائد سے محفوظ رہنے کی دعا کی ہے تو شیخ ناصر الدین البانی نے یہاں حاشیہ پر اماموں کی تقلید کرنے والوں کو بھی ان ہی مذکورہ گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کالْمُقَلِّدَةِ الَّذِیْنَ جَعَلُوْا التَّقْلِیْدَ دِیْنًا وَّوَاجِبًا عَلٰی کُلِّ مَنْ جَاءَ بَعْدَ الْقَرْنِ الرَّابِعِ مِنَ الْھِجْرَةِ وَاَعْرَضُوْا بِسَبَبِ ذٰلِكَ عَنِ الْاِھْتِدَاءِ بِنُوْرِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ (عقیدۃ الطحاویہ مع شرح وتعلیق ص ٦١)

لیکن حضرت امام طحاوی تو مقلد تھے۔ پھر ان کی کتاب پر شرح و تعلیق لکھنے کا کیا فائدہ تھا جب کہ مقلدین کو گمراہ قرار دیا ہے۔ تو کیا امام طحاوی علیہ الرحمۃ کے متعلق یہی گمراہی کا فتوی لگایا جائے گا، جن کو گمراہ کہتے ہیں انہی کی کتاب کو عقائد میں معتبر مانتے ہیں۔ نیز بعض مسائل میں امام طحاوی پر تنقید بھی کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا مغالطہ دیا جاتا ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ مقلدین اہل سنت کتاب و سنت سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ الزام ہے کہ انہوں نے تقلید کو دین میں واجب جان کر کتاب و سنت سے اعراض کیا ہے اور یہ بات بھی درست نہیں کہ تقلید کا آغاز چوتھی صدی ہجری میں یا اس کے بعد ہوا ہے بلکہ تقلید شخصی کا

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثبوت بعض صحابہ وتابعین کے زمانہ میں بھی ملتا ہے جیسا کہ کتابوں میں تفصیلاً مذکور ہے. اللہ تعالیٰ سب کو توفیق وہدایت دیئے اور تعصب اور حسد کی مرض سے شفاء بخشے۔

خیال رہے کہ شرعی مسائل تین طرح کے ہیں:

(۱) عقائد جن کا سمجھ لینا اور دل میں راسخ و محفوظ کر لینا ضروری ہے۔ چونکہ یہ اصول دین ہیں اس لیے ان میں کوئی ترمیم و تنسیخ کی کمی بیشی نہیں۔

(۲) وہ احکام جو قرآن وحدیث سے صراحتاً ثابت ہیں، کسی مجتہد کے قیاس یا اجتہاد کو ان کے ثبوت میں کوئی دخل نہیں مثلاً پانچ وقتی نمازیں، روزہ ماہ رمضان، حج، زکوۃ وغیرہ فرائض ایسے ہی دیگر احکام۔

(۳) وہ احکام جو قرآن وحدیث میں اجتہاد کر کے نکالے جائیں۔

ان میں سے اصول عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں۔ یوں ہی جو احکام قرآن وحدیث سے صراحتاً ثابت ہیں ان میں بھی کسی کی تقلید روا نہیں۔ تیسری قسم کے مسائل جو قرآن و حدیث و اجماع امت سے اجتہاد کر کے نکالے جائیں ان میں غیر مجتہد پر میں تقلید ضروری ہے. اور مجتہد کے لئے تقلید نہیں. اور دنیا میں اکثریت مقلد مسلمانوں کی ہے یعنی حنفی مالکی شافعی اور حنبلی ہیں۔ بعض مسلمان تقلید کے منکر ہیں. حالانکہ علماء کرام مسئلہ تقلید کو کتاب وسنت سے ثابت کرتے ہیں. اور وہ ان آیات سے استدلال کرتے ہیں:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. (فاتحہ ۵،۶)

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترجمہ: دکھا ہمیں سیدھا راستہ, راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا۔

فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ.

ترجمہ: اے ایمان والو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اہل علم کی۔

ان آیات میں نیکوں کے طریقہ پر چلنے' ان سے دریافت کرنے اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے. اور اولی الامر سے ائمہ مجتھدین کو مراد لیا گیا ہے.

فتنوں کا آغاز

حضرت سعید بن میتب متوفہ ۹۴ ہجری فرماتے ہیں فتنہ اولی (پہلا) حضرت عثمانؓ کی شہادت کے وقت برپا ہوا یعنی آپ کی شہادت پہلا فتنہ تھا اور اس نے اصحاب بدر میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ پھر دوسرا فتنہ واقعہ ہوا تو اصحاب حدیبیہ میں سے کسی کو بھی باقی نہ رہنے دیا۔ پھر تیسرا فتنہ ہوا تو وہ ختم نہ ہوا کہ لوگوں میں کچھ قوت باقی ہو اور خوارج وشیعہ پہلے فتنہ میں پیدا ہوئے اور قدریہ مرجہ دوسرے فتنہ میں پیدا ہوئے۔ جھمیہ اور اس جیسے دیگر فرقے تیسرے فتنہ کے بعد ظاہر ہوئے۔ تو یہ ایسے فرقے تھے جنہوں نے دین اسلام کے ماننے والوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ (شرح عقیدۃ الطحاویہ ج ۲ بہاری حدیث ۴۰۲۴)

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب۔ لَآاِلٰهَ اِلَّا

اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ۔

بندہ مسکین۔

غلام حسین عاصم ماتریدی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

Marfat.com

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلام اللہ
تاویلات اہل السنۃ (تفسیر ماتریدی)	امام ابو منصور محمد بن محمد ماتریدی
تفسیر روح البیان	شہاب الدین سید محمود الوسی
بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری
مسلم	ابوالحسین مسلم بن حجاج
سنن ابوداود	ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی
سنن ترمذی	ابو عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ ترمذی
مشکوۃ	ولی الدین محمد بن عبداللہ تبریزی
اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابن ماجہ	ابو عبداللہ محمد بن یزید قزوینی
کتاب التوحید	امام ابو منصور محمد ماتریدی
الفقہ الاکبر	امام ابو حنیفہ
فتح الباری شرح بخاری	امام ابن حجر عسقلانی
شرح عقیدۃ الطحاویہ	صدر الدین علی بن محمد ابن العز
نور الیقین فی اصول الدین شرح عقیدۃ الطحاویہ	علامہ حسن کافی الاقحصاری بوسنوی
اظہار العقیدۃ السنیہ شرح عقیدۃ الطحاویہ	علامہ عبداللہ ھرری افریقی
تمہید فی بیان التوحید	امام ابو شکور محمد سالمی
شرح عقیدۃ الطحاویہ	علامہ عبد الغنی دمشقی
بحر الکلام فی علم التوحید، تبصرۃ الادلہ	ابو معین نسفی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تکمیل الایمان	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
شرح بدءالامالی	علامہ محمد سلیمان حلبی
شرح عقائد نسفی	علامہ سعدالدین تفتازانی
البصائر	مولانا احمد اللّٰی الداجوی
تفسیر غرائب القرآن	علامہ نظام الدین حسین
تفسیر بحرالعلوم	امام ابواللیث سمرقندی
نورالایضاح	علامہ حسن بن عمار شرنبلالی
نصرۃ الدینیہ (قلمی)	
طوالع الانوار من مطالع الانظار	قاضی ناصرالدین البیضاوی
مواقف	قاضی عبدالرحم بن احمد الایجی

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرح المواقف	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی
شرح مقاصد	علامہ سعد الدین تفتازانی
تفسیر مظہری	قاضی ثناء الدین پانی پتی
شرح فقہ	ملا علی قاری
شرح فقہ	ابوالمنتھی
المعتقد المنتقد	امام فضل اللہ تورپشتی
کنز الفرائد	عبدالواحد
کتاب الروح	ابن قیم
المسامرہ	کمال الدین محمد بن محمد بن ابی بکر
التفسیر المنیر	ڈاکٹر وھبہ زحیلی

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شرح بدء الامالی	ابوبکر احمد جصاص حنفی
التقریب والتیسیر	امام ابوزکریا یحیی نووی
نبراس شرح شرح العقائد	علامہ عبدالعزیز پرہاروی
اسلامی مذاہب	شیخ محمد ابوزھرہ
مذاہب اسلام	نجم الغنی
اظہار السنۃ شرح عقیدۃ الطحاویہ	عبداللہ ھرری
کتاب الاربعین فی اصول الدین	امام فخر الدین رازی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مؤلف کی دیگر تالیفات

(1) الفتح القدسی فی تفسیر آیۃ الکرسی

(2) حیات امام ابومنصور محمد ماتریدی

(3) شرح اسماء الحسنٰی

(4) شرح اسماء المصطفٰی

(5) شرح حدیث جبریل

(6) مصباح الفرائد فی ترجمۃ العقائد

(7) شرح عقائد نسفی

(8) شرح فقہ اکبر

(9) شرح العقیدۃ الطحاویہ

(15) فضائل رمضان

(16) حلیۃ النبی ﷺ

(17) شان اولیاء اللہ

(18) کتاب الاحسان

(19) شرح دعا قنوت

(20) مقالات امام ماتریدی

(21) خلاصۃ الصرف

(22) خلاصۃ النحو

(23) ذکر حضرت سیدنا حسین ؓ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(10) شرح عمدۃ العقائد

(11) عظمت قرآن مجید

(12) سیرت خاتم النبیین ﷺ

(13) معراج مصطفیٰ ﷺ

(14) سبیل الرشاد فی حقوق العباد

(29) شرف المصطفیٰ فی تفسیر سورۃ الضحیٰ

(30) ذکر خلیل

(31) فضائل مکہ

(24) محبوب کائنات

(25) ذکر النبی ﷺ

(26) طریقہ حج وعمرہ اور دعائیں

(27) فضائل مصطفیٰ ﷺ

(28) کتاب الحج

(32) فضائل درود وسلام

(33) ذکر اجداد النبی ﷺ

(34) فضائل مدینہ

Marfat.com
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari